﴿بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ﴾ ﴿......اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾(آل عمران:74) ﴿......عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا﴾ (بنی اسرائیل:80)

ہفت روزہ
الفضل
انٹرنیشنل

مدیر اعلیٰ :- نصیر احمد قمر

جلد17 | جمعۃ المبارک08/اکتوبر 2010ء — 28/شوال 1431 ہجری قمری ۞ 08/اخاء 1389 ہجری شمسی | شمارہ 41

گمراہی سے بچنے کی دعا

حضرت ام سلمہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ جب گھر سے نکلتے تو یہ دعا کرتے :

اے اللہ مَیں پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ مَیں گمراہ ہو جاؤں یا گمراہ کیا جاؤں یا پھسل جاؤں یا پھسلا دیا جاؤں یا ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے یا مَیں جہالت کروں یا میرے ساتھ جہالت کی جائے۔

(سنن ابی داؤد کتاب الادب باب ما یقول الرجل اذا خرج من بیتہ۔ حدیث نمبر 4430)

اسلام امن اور محبت کا مذہب ہے ۔مسجد بیت الفتوح اس علاقہ میں روشنی کا مینار ہے ۔

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد پر جو ظلم ہو رہا ہے یہ بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے۔ اسلامی دنیا کے لئے جماعت احمدیہ جو عظیم خدمات کر رہی ہے اس پر ہم جماعت کے شکر گزار ہیں۔

(مختلف مسلم اور غیر مسلم معزز مہمانوں کی طرف سے جماعت احمدیہ کی انسانی خدمات اور امن پسندی کو خراج تحسین ۔ لاہور میں ہونے والی شہادتوں پر اظہار تعزیت اور جماعت احمدیہ کے لئے نیک تمناؤں کا اظہار)

تعلیمی انعامات واعزازات کی تقسیم۔آئندہ سال کے لئے احمدیہ مسلم امن انعام (Peace Prize) جناب عبدالستار ایدھی صاحب آف کراچی (پاکستان) کو دیا جائے گا۔

(حدیقۃ المہدی کے وسیع اور خوبصورت مرکز میں جماعت احمدیہ برطانیہ کے 44 ویں جلسہ سالانہ کے تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی کی مختصر رپورٹ)

(رپورٹ: نسیم احمد باجوہ ۔ ناظم رپورٹنگ جلسہ سالانہ UK)

(نویں قسط)

تیسرے روز بعد دوپہر کے اجلاس کی کارروائی

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز کے بعد دوپہر کے اجلاس کے باقاعدہ آغاز سے قبل ان مرحومین کے نام احباب کو سنائے گئے جو گزشتہ سال کے دوران برطانیہ میں وفات پا گئے ہیں اور ان کے لئے دعائے مغفرت کی گئی۔ یہ کارروائی حضرت مسیح موعودؑ کے ایک ارشاد کے مطابق ہر سال ہوتی ہے تاکہ احباب اپنے فوت شدہ بھائیوں کو ہمیشہ اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بعد ازاں مکرم رفیق احمد صاحب حیات امیر جماعت احمدیہ یوکے کی زیر صدارت تلاوت قرآن کریم سے اجلاس کی کارروائی کا آغاز ہوا جو مکرم احمد کمال شمس صاحب طالب علم جامعہ احمدیہ یوکے نے کی۔ اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے یکے بعد دیگرے چند معزز مہمانوں کو حاضرین سے خطاب کی دعوت دی۔ ان خطابات کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۞...... **CLLR. David Willoughby** کونسلر ڈیوڈ ولوبی آلٹن ٹاؤن کونسل **Mayor of Alton Town Council** کے میئر ہیں اور حدیقۃ المہدی کی جلسہ گاہ انہیں کے علاقے میں واقع ہے۔ انہوں نے اپنے خطاب کے آغاز میں سب مہمانوں کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ مَیں آپ کے جلسہ میں پہلی دفعہ شامل ہو رہا ہوں۔ مَیں آپ کے انتظامات کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا ہوں۔ انہوں نے کہا جب پہلی دفعہ اس جگہ جلسہ منعقد ہوا تو اردگرد کے لوگ بہت پریشان تھے کہ پتہ نہیں کیا ہونے والا ہے لیکن آہستہ آہستہ باہمی ملاقاتوں سے تمام خدشات دور ہو گئے۔ انہوں نے کہا کہ حدیقۃ المہدی جس جگہ واقع ہے یہ جگہ اس علاقہ کی تاریخ کے لحاظ سے ایک غیر معمولی اور تاریخی مقام ہے جہاں لوگ دور دور سے آیا کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم سب ایک خدا کو مانتے ہیں۔ جس طرح حضرت عیسیٰ عیسائیت کے بانی ہیں اسی طرح حضرت محمدؐ اسلام کے بانی ہیں۔ ہمیں سب کا احترام کرنا چاہئے۔ آخر میں انہوں نے کہا کہ خدا کرے یہ جلسہ ہر طرح خیریت سے گزرے۔

۞...... **CLLR. Donagh Moulton، Mayor of Merton** ۔مرٹن کونسل کی میئر کونسلر اونہ مولٹن صاحبہ جلسہ کے احترام کے لئے سر پر دوپٹہ لے کر آئیں۔ انہوں نے السلام علیکم سے اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ مَیں لندن کی مرٹن کونسل کی طرف سے امام جماعت احمدیہ اور ساری عالمگیر جماعت کے لئے خیرسگالی کے جذبات لے کر آئی ہوں۔ مرٹن میں جماعت احمدیہ اور کونسل کے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ بیت الفتوح مسجد اس علاقے میں روشنی کا مینار ہے۔ اسلام امن اور محبت کا مذہب ہے۔ مجھے آپ سے مل کر اسلام کے متعلق بہت اچھی معلومات ملی ہیں۔

آپ بنی نوع انسان کی خدمت کے جو کام کر رہے ہیں قابل تعریف ہیں۔ خدا کرے کہ آپ ہمیشہ ان کاموں کو جاری رکھیں۔ انہوں نے سانحہ لاہور کے متعلق اظہار افسوس کرتے ہوئے کہا کہ بیت الفتوح میں تعزیتی رجسٹر کا مَیں نے ہی افتتاح کیا تھا۔ وزیر اعظم برطانیہ ڈیوڈ کیمرون نے بھی سانحہ لاہور پر مذمت کی تھی۔ اس عظیم جلسہ سالانہ کے انعقاد پر میں آپ سب کو مبارکباد دیتی ہوں اور میں آپ کے دعوت نامہ کا بھی شکریہ ادا کرتی ہوں۔ اسی طرح میں آپ کی ان خدمات پر بھی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جو آپ مرٹن کے علاقہ میں اور بیرونی دنیا میں بنی نوع انسان کی کر رہے ہیں۔

گیانا کے وزیر اعظم اور وزیر محنت کے پیغامات

۞...... گیانا کے وزیر اعظم نیز وزیر محنت جناب منظور نادر صاحب کے پیغامات مکرم فرید احمد صاحب سیکرٹری امور خارجیہ یوکے نے پڑھ کر سنائے جن میں ہر دو معززین نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا اور جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد دی۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ گیانا میں جماعت احمدیہ قابل قدر خدمات بجا لا رہی ہے اس طرح انہوں نے ان خدمات کو بھی خراج تحسین پیش کیا جو جماعت احمدیہ ساری دنیا میں کر رہی ہے۔ انہوں نے اس بات پر نہایت افسوس کا اظہار کیا کہ گزشتہ دنوں لاہور میں دو احمدیہ مساجد میں دہشتگردوں نے جمعہ کے مقدس دن کے تقدس کو پامال کرتے ہوئے احمدیوں کو شہید کیا۔

بلجیم کے ممبر آف پارلیمنٹ کا پیغام

۞...... جناب Georges Dallemagre جو کہ بلجیم کے ممبر آف پارلیمنٹ ہیں نے بھی جلسہ کے لئے پیغام بھیجا۔ انہوں نے اپنے پیغام میں لاہور کے واقعات پر دلی دکھ اور رنج اور تعزیت کا اظہار کیا اور کہا کہ یہ کارروائی اسلام اور ساری دنیا کے لئے ایک خطرناک واقعہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم آپ کے ہمیشہ دوست رہیں گے۔ بلجیم میں جماعت احمدیہ کے ساتھ ہمارے بہت اچھے تعلقات ہیں۔ اس وقت یورپین یونین کی صدارت بلجیم کے پاس ہے اس لئے ہم جو بھی مدد کر سکتے ہیں ضرور کریں گے۔ انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

۞...... **Hon Yinia Dubabu Governor of Bassam in Ivery Coast** ۔آئیوری کوسٹ کے علاقہ باسم کے گورنر جناب آنریبل یینیا دوبالو صاحب نے حاضرین سے فرانسیسی زبان میں ہی خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم خالد محمود صاحب نے پیش کیا۔ موصوف نے السلام علیکم کا تحفہ پیش کیا اور کہا کہ میں حضور انور کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے دعوت نامہ بھیجا۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنی طرف سے اور اپنے ملک آئیوری کوسٹ کی طرف سے سانحہ لاہور پر دلی طور پر اظہار تعزیت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت احمدیہ آئیوری کوسٹ سکولوں، ہسپتالوں کے قیام کے ذریعہ عوام کی گرانقدر خدمت کر رہی ہے اسی طرح صاف پانی مہیا کرنے کے لئے بھی کامیابی کے ساتھ کام کر رہی ہے۔ انہوں نے ہر قسم کے تعاون کی پیش کش کی اور آخر میں جماعت احمدیہ کے جلسہ کے انتظامات کو حیرت انگیز قرار دیتے ہوئے شمولیت پر خوشی کا اظہار کیا۔

Mr. Fomba K Kanneh Senator Lofa County, Liberia۔لائبیریا کے سینیٹر جناب فومبا کانے صاحب نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہم یہاں آ کر بہت خوش ہوئے ہیں۔ جماعت احمدیہ لائبیریا میں بھی ملکی ترقی کے لئے پوری طرح کوشاں ہے جس کی ہم بہت قدر کرتے ہیں۔ ہیومینٹی فرسٹ نے ضرورتمند لوگوں کی بہت خدمت کی ہے۔ کئی جگہوں پر ہینڈ پمپ لگا کر صاف پانی مہیا کیا ہے۔ اسی طرح کمپیوٹر ٹریننگ کے ادارے بھی قائم کئے ہیں جس سے نوجوانوں کو بہت فائدہ ہو رہا ہے اسی طرح کسانوں کی مدد کے پروگرام بھی جاری ہیں۔ احمدیہ سکولوں کے نتائج ہمیشہ بہترین ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں جماعت احمدیہ کو دعوت دیتا ہوں کہ وہ ہمارے ملک میں آئیں اور خالی پڑی ہوئی زمینوں کو آباد کر کے لوگوں کی مزید مدد کریں۔ انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

Mr Dambaba Mouhaman Dahirou Advisor to the President of Benin بینن کے صدر مملکت کے مشیر جناب ڈمبابا مہامن داہرو صاحب نے فرنچ زبان میں خطاب کیا جس کا ترجمہ مکرم رانا فاروق صاحب نے پیش کیا۔ آپ نے السلام علیکم سے اپنے خطاب کا آغاز کیا اور کہا کہ مَیں جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے مجھے اس جلسے میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ وہ تمام رضا کاران جو ایک لمبے عرصہ سے اس جلسہ کے انتظامات کی کامیابی کے لئے کام کر رہے ہیں میں ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ لاہور کے شہداء کے حوالے سے میں اپنے سارے ملک کی طرف سے آپ کے ساتھ تعزیت کرتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ آج ہمارے ملک کی 50ویں سالگرہ ہے جس کی وجہ سے غیر معمولی مصروفیت تھی پھر بھی حکومت نے ضروری سمجھا کہ آپ کے جلسے میں وفد بھیجا جائے۔ بینن میں جماعت احمدیہ کے دو سکول عوام کی بہترین خدمت کر رہے ہیں۔ سارے ملک میں احمدیہ مساجد ہیں جہاں سے امن و سلامتی کا پیغام دیا جاتا ہے۔ جماعت احمدیہ نے تمام مذاہب کو ایک دوسرے کے قریب کرنے کے لئے بین المذاہب کونسل قائم کی ہے جو بہت اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

Hon Justice Abdullah Sheikh Fofanan Sierra Leon۔سیرالیون کے آنریبل جسٹس عبداللہ شیخ خوفانا صاحب نے اپنے ایڈریس میں بتایا کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے وہ 2008ء میں جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے۔ سیرالیون کی حکومت جماعت احمدیہ کی شکر گزار ہے کہ وہ 1936ء سے ملک کی خدمت کر رہے ہیں۔ اس غرض کے لئے جماعت احمدیہ نے سیرالیون میں مساجد تعمیر کی ہیں۔ سکول بنوائے ہیں۔ ٹریننگ کالج کھولے ہیں۔ احمدیہ سکولوں کے تعلیم یافتہ طالب علم آج سیرالیون کی عظیم خدمت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم احمدیت کو سچا اسلام سمجھتے ہیں جو رواداری اور امن و محبت کا پیغام دیتی ہے۔

Ivanov Vladamir Aleksandrovkh Chief Inspetor Incharge of Relegious Communities Kazkastan۔قازاقستان کے چیف انسپکٹر برائے مذہبی امور جناب اواناف ملوڈا میر الکسانڈ روف نے روسی زبان میں تقریر کی جس کا ترجمہ مکرم خالد احمد صاحب نے پیش کیا۔ موصوف نے اپنے خطاب کا آغاز کرتے ہوئے فرمایا کہ میں سب سے پہلے حضور اور تمام معزز مہمانوں کی خدمت میں السلام علیکم اور جلسہ کی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ یہاں ایک واقعی روحانی اور علمی اجتماع ہے۔ یہاں سچے مسلمان ہیں جو خدائے واحد پر ایمان رکھتے ہوئے اپنے دین پر عمل کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ساری دنیا میں پھیلی ہوئی احمدیہ مساجد اور جمعہ کی نمازیں احمدیہ جماعت کے مسلمان ہونے کی دلیل ہیں۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ قازقستان میں بھی جماعت احمدیہ کی مسجد کی تعمیر کا کام ہو رہا ہے۔ انہوں نے شہداء لاہور کے حوالے سے ساری جماعت احمدیہ سے تعزیت کی اور کہا کہ جماعت احمدیہ نے اس عظیم سانحہ کے وقت جس طرح صبر اور دعا کا دامن پکڑے رکھا ہے وہ انتہائی قابل تعریف نمونہ ہے۔ آخر میں انہوں نے جلسہ کے کامیاب انعقاد پر دوبارہ حاضرین کو مبارکباد پیش کی۔

Mr. Godfrey Bloom Member of European Parliamnet from Yorkshire, U.K.۔یارکشائر UK سے یورپین پارلیمنٹ کے ممبر جناب گاڈفری بلوم صاحب کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ انہوں نے یورپین پارلیمنٹ میں سانحہ لاہور کا مسئلہ ایوان کے سامنے پیش کیا اور یورپین پارلیمنٹ کو ضروری نوٹس لینے کی طرف توجہ دلائی۔ موصوف نے اپنے ایڈریس کا آغاز السلام علیکم سے کیا اور کہا کہ ایک مہذب معاشرے کی علامت یہ ہے کہ اس میں ہر شخص کا جان و مال اور عزت محفوظ ہو۔ پاکستان میں جماعت احمدیہ کے افراد پر جو ظلم ہو رہا ہے یہ بین الاقوامی قوانین کے خلاف ہے۔ انگلستان ایک ہزار سال پرانا ملک ہے اور پاکستان نیا ملک ہے لیکن انگلستان کا فرض ہے کہ وہ اپنی حفاظت بھی کرے اور پاکستان کو بھی توجہ دلائے کہ اسے بالغ نظری کا ثبوت دینا چاہئے۔ آخر میں انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

Hon.Alhaji Ahmadu Yaqubu Ejeh of Ankra First Class Chief Koji State Nigeria۔نائیجیریا کی کوجی سٹیٹ کے چیف جناب الحاجی احمدو یعقوبو ایجے صاحب نے یوروبا زبان میں ایڈریس کیا جس کا بعد ازاں پیش کیا گیا۔ موصوف نے اپنے ایڈریس میں فرمایا کہ جماعت احمدیہ نے نائیجیریا میں عوام کی کئی رنگ میں خدمت کی ہے۔ سکول کھولے ہیں۔ ہسپتال قائم کئے ہیں اور ڈش اینٹینا بھی لگا کر دئے ہیں تا کہ لوگ دینی تعلیم حاصل کر سکیں۔ انہوں نے کہا کہ تشدد پسند اور مخالف احمدیت لوگ کہتے ہیں کہ احمدی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے جو کہ بالکل جھوٹ ہے۔ اسلامی دنیا کے لئے جماعت احمدیہ جو عظیم خدمات کر رہی ہے ہم سب اس پر شکر گزار ہیں۔ آخر میں انہوں نے دعوت نامہ کا شکریہ ادا کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ میں تشریف آوری

چار بج کر بیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ گاہ میں تشریف لائے۔ تمام احباب نے پُرجوش اسلامی نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ بقیہ کارروائی حضور انور کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ اور حضور انور نے مکرم امیر صاحب کو ارشاد فرمایا کہ پروگرام جاری رکھیں۔ مکرم امیر صاحب UK نے اگلے معزز مہمان کا تعارف کروایا اور انہیں خطاب کی دعوت دی۔

Ms.Jane Ellison ،MP for Batterses, London: برطانیہ کی ممبر پارلیمنٹ محترمہ جین ایلیسن نے حضور انور اور تمام حاضرین کو گرمجوشی سے خوش آمدید کہا۔ اسی طرح انہوں نے جلسہ میں شریک خواتین کو بھی اپنے خیر سگالی کے جذبات پہنچائے۔ انہوں نے کہا کہ مَیں حضور انور اور حاضرین جلسہ کے درمیان زیادہ دیر حائل نہیں ہونا چاہتی کیونکہ حاضرین جلسہ بشدت حضور انور کے خطاب کا انتظار کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کا جماعت کے ساتھ بہت گہرا اور قریبی تعلق ہے۔ اسی طرح انہوں نے یہ بھی کہا کہ UK کا ملک برداشت، انصاف اور احترام کے اصولوں پر یقین رکھتا ہے اور اس ملک میں انتہا پسندی اور شدت پسندی کو کبھی قبول نہیں کیا جاتا۔ اور وہ اور ان کے ساتھی ہمیشہ اس بات کے لئے کوشش کرتے رہیں گے کہ اس ملک میں انتہا پسندی کو کبھی برداشت نہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جماعت احمدیہ کے ساتھ مل کر ہمیشہ محبت اور احترام کے فروغ کے لئے کام کرتے رہیں گے۔

Minister of state for Foreign Affairs، Hon.Mr.Okello Henry Oryam: یوگنڈا کے وزیر خارجہ جناب اوکیلو ہنری اوریم صاحب نے تمام حاضرین کو السلام علیکم کہا اور انہوں نے حضور کا شکریہ ادا کیا کہ انہیں جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی۔ اسی طرح انہوں نے جلسہ کے منتظمین اور رضا کاران کا شکریہ ادا کیا جنہوں نے ان کی بہت اچھی طرح مہمان نوازی کی۔ انہوں نے کہا کہ شمالی یوگنڈا میں طوفانی بارشوں کی وجہ سے بہت تباہی ہوئی ہے اور اس موقع پر جماعت احمدیہ نے خوراک، ادویات اور ملبوسات کے ذریعہ غیر معمولی مدد کی ہے جس پر وہ جماعت کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر جماعت احمدیہ نے ڈاکٹروں کی ٹیم بھجوا کر بہت سی جانوں کو بچایا ہے۔ اسی طرح انہوں نے لاہور میں شہید ہونے والے احمدیوں کی شہادت پر اظہار تعزیت کیا اور ان مظالم کی پُر زور مذمت کی۔ اپنے خطاب میں انہوں نے یہ بھی کہا کہ یوگنڈا میں جماعت احمدیہ کا مستقبل بہت روشن ہے اور آخر میں انہوں نے یوگنڈا کے صدر مملکت کی طرف سے جلسہ کے انعقاد پر مبارکباد پیش کیا اور دعا کی درخواست کی۔

تیسرے روز کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز

معزز مہمانوں کی تقاریر کے بعد حضور انور کی زیر صدارت جلسہ سالانہ UK کے آخری اجلاس کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جس کے لئے حضور انور نے مکرم عبدالمومن طاہر صاحب مبلغ سلسلہ کو ارشاد فرمایا۔ موصوف نے سورۃ الجمعہ کی آیات 1 تا 9 تلاوت کیں اور ان کا اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد عرب احمدی بھائیوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا عربی قصیدہ خوش الحانی سے پیش کیا جس کا اردو ترجمہ مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد، امام مسجد فضل لندن نے سنایا۔ اس کے بعد اردو نظم پیش کی گئی جو کہ مکرم داؤد احمد ناصر صاحب از جرمنی نے پیش کی۔ اور یہ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ کا تھا جس کا آغاز ان بابرکت الفاظ سے ہوتا ہے ؎

نشاں کو دیکھ کر انکار کب تک پیش جائے گا ارے اک اور جھوٹوں پر قیامت آنے والی ہے

اس دوران سال گزشتہ کے واقعات کے پس منظر میں حاضرین جلسہ نے انتہائی جوش و خروش سے نعرے لگائے جس سے فضا ایک خاص روحانی کیفیت اختیار کر گئی۔

تعلیمی انعامات واعزازات کی تقسیم

اس کے بعد تعلیمی اعزازات وانعامات کی تقسیم کی کارروائی عمل میں آئی۔ حضور انور نے اپنے دست مبارک سے جن احباب کو اعلیٰ نتائج کی وجہ سے انعامات واعزازات سے نوازا ان کے نام درج ذیل ہیں۔

(1) مکرم عادل سہیل رحمٰن بٹ صاحب GCSE، (2) مکرم عقیل انجم بٹ صاحب GCSE، (3) مکرم طٰہٰ احمد ملک صاحب GCSE، (4) مکرم احمد ندیم شاہ صاحب A-Level، (5) مکرم قاسم شاہد صاحب A-Level، (6) مکرم بلال احمد صاحب A-Level، (7) مکرم عبدالغالب خان صاحب A-Level، (8) مکرم عطاء الرحمٰن خان صاحب A-Level، (9) مکرم منصور شیخ صاحب Msc، (10) مکرم وسیم احمد بشیر دین صاحب BSc(Hons)، (11) مکرم انس احمد رانا صاحب MSc، (12) مکرم ڈاکٹر مبارک محمود اشرف ججہ صاحب MRCGP، (13) مکرم ڈاکٹر سیف احمد صاحب MRCP، (14) مکرم ڈاکٹر عمران ملک صاحب MRCP، (15) مکرم مبارز الیاس صاحب A-Level، (16) مکرم طیب شاہ صاحب BA(Hons)، (17) مکرم ڈاکٹر احمد زیدان صاحب MBBS، (18) مکرم محمد عارف صاحب (کراچی یونیورسٹی میں اول پوزیشن)، (19) مکرم عدنان محمود ملک صاحب BSc (Hons)، (20) مکرم صداقت احمد صاحب MA in Russian۔

احمدیہ مسلم امن انعام (Peace Prize) کا اعلان

حضور انور کی اجازت سے گزشتہ سال خلافت جوبلی کے حوالہ سے جماعت احمدیہ UK نے سالانہ پیس پرائز (Peace Prize) کے اعلان کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ اس کا طریق کار یہ ہے کہ یہ انعام کسی ایسی شخصیت یا ادارہ کو دیا جاتا ہے جنہوں نے امن کے قیام کے لئے غیر معمولی کام کیا ہو۔ اس غرض کے لئے تمام ممالک کے امراء جماعت موزوں نام پیش کرتے ہیں اور ساتھ ان کے کارناموں کا ذکر کیا جاتا ہے۔ ایک سنٹرل کمیٹی تمام ناموں اور ان کی خدمات کا جائزہ لینے کے بعد حضور انور کی خدمت میں انعام کی مستحق شخصیت کا نام بطور سفارش پیش کرتی ہے۔ انعام کی رقم دس ہزار پاؤنڈ مقرر کی گئی ہے۔ گزشتہ سال اس انعام کے لئے ہیومین رائٹس کے لئے کام کرنے والی UK کی ایک ممتاز شخصیت لارڈ ایوبری کا انتخاب ہوا تھا جنہیں حضور انور نے اپنے دست مبارک سے مسجد بیت الفتوح لندن میں منعقد ہونے والے پیس سمپوزیم (Peace Symposium) میں انعام اور میڈل دیا تھا۔

امسال حضور انور کی منظوری کے بعد مکرم امیر صاحب UK نے جلسہ پر اعلان کیا کہ انعام اور میڈل پاکستان کی معروف سماجی شخصیت جناب عبدالستار ایدھی صاحب کو دیا جائے گا جو کہ انشاء اللہ آئندہ پیس سمپوزیم میں حضور انور عطا فرمائیں گے۔ جناب عبدالستار ایدھی صاحب نے کراچی (پاکستان) میں خدمت انسانی کے لئے ایک ٹرسٹ بنایا ہوا ہے جو سالہا سال سے دکھی انسانیت کی بے لوث خدمت کر رہا ہے اور اسے بین الاقوامی شہرت حاصل ہو چکی ہے۔ ان بے لوث خدمات کے اعتراف میں امسال احمدیہ پیس پرائز کے لئے ان کا نام منتخب کیا گیا ہے۔

(باقی آئندہ)

مَصالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے
حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات،
گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

قسط نمبر113

مکرم محمد شریف عودہ صاحب
(4)

فریضۂ تبلیغ حق

انبیاء کی تاریخ گواہ ہے کہ ان کی بعثت دنیا کی اصلاح اور ہدایت کی طرف راہنمائی اور خدا تعالیٰ سے بندے کا رشتہ قائم کرنے کی غرض سے ہوتی ہے۔ان کا پیغام ہر خاص وعام کے لئے ہوتا ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کسی نبی نے آکر یہ کہا ہو کہ مَیں صرف غریبوں کا نبی ہوں یا مَیں صرف امراء کے لئے مبعوث ہوا ہوں، یا مَیں اپنی قوم میں سے صرف فلاں طبقے کا نبی ہوں۔ بلکہ اس کا پیغام اپنی قوم کے سب لوگوں کے لئے ہوتا ہے اوران تک پیغام پہنچانا اس کی ذمہ داری اور فرائض منصبی میں شامل ہوتا ہے۔یہ سوچ کہ چونکہ فلاں کا تعلق کسی خاص طبقہ فکر یا مذہب سے ہے، یا فلاں ظالم اور جابر اور راہ راست سے اس قدر برگشتہ ہے کہ اس کی ہدایت کی امید نہیں اس لئے اس سے بات تک کرنا جائز نہیں ہے دراصل پرانے مذاہب کی بگڑی ہوئی سوچ ہے۔پرانے مذاہب میں جب بگاڑ پیدا ہوا تو ان کے ماننے والوں نے سمجھ لیا کہ یہ دین صرف ایک خاص طبقہ کے لئے ہے، جسے یہ حق ہے کہ اس کی تعلیمات سے فائدہ اٹھائیں اور وہی خدا کے چہیتے ہیں۔اسی میں سے ہی نبی ہوں گے جبکہ باقی قومیں ان کی چاکر اور حقیر ہیں جن کو یہ حق بھی حاصل نہیں ہے کہ وہ ان کی کتاب مقدس کا حرف تک بھی سن سکیں۔چنانچہ کسی مذہب نے ایسا کرنے والے کے کان میں سیسہ ڈالنے کا مشورہ دیا تو کوئی آج تک اپنی مذہبی کتب وتعلیمات صرف اپنے اہل مذہب تک ہی محدود رکھتے ہیں۔اور کسی نے اس قدر شدت پسندی سے کام لیا کہ یہاں تک بھی کہہ دیا کہ اپنے موتی (یعنی مذہبی تعلیم) کتوں کے آگے نہ ڈالو۔لیکن اگر ادیان سابقہ کی ابتدا اور اصلی تعلیم پر غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ وہاں ایسی تفریق روا نہیں رکھی گئی۔

مثال کے طور پر حضرت موسیٰ علیہ السلام مبعوث ہوئے تو آپ کو یہ ارشاد ہوا کہ: اِذْھَبْ اِلٰی فِرْعَوْنَ اِنَّہٗ طَغٰی (طٰہٰ:25) حالانکہ اس وقت فرعون بہت جابر بادشاہ تھا اور بنی اسرائیل کی حالت قومی لحاظ سے نہایت خستگی کا شکار تھی، خواہ ایسے جابر اور ظالم کی ہدایت کی امید ہو یا نہ ہو اس پر حجت قائم کرنا ضروری تھا۔اسی لئے موسیٰ علیہ السلام کو ارشاد ہوا کہ اس کے پاس جاؤ اور اسے کہو کہ: فَقُلْ ھَلْ لَّکَ اِلٰٓی اَنْ تَزَکّٰی۔ وَاَھْدِیَکَ اِلٰی رَبِّکَ فَتَخْشٰی (النازعات:19-20)

اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ (الحجر:95) اور بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ (المائدۃ:68) پر عمل فرماتے ہوئے عامۃ الناس، رؤسائے قبائل اور شرفاء کو تبلیغ کے علاوہ اپنے وقت کے جابر حکمرانوں کو بھی فرداً فرداً خطوط ارسال فرمائے اور انہیں اسلام کے روشن اور سیدھے راستہ کی طرف بلایا، نیز اس قسم کی تبلیغ کو آپ نے افضل الجہاد قرار دیا، آپ نے فرمایا: اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ الْحَقِّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ۔ یعنی ظالم اور جابر حکمران کے سامنے کلمہ حق کہنا افضل الجہاد ہے۔

اپنے آقا کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اور انہی کے نور سے روشنی پاتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی اپنے وقت کی عظیم حکومت کی سربراہ ملکہ وکٹوریا کو اسلام کی طرف بلایا۔ نیز آپ نے فرمایا

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار

اور آج تک جماعت احمدیہ اپنا یہ فرض نبھا رہی ہے۔اور خلافت کے سائے اور راہنمائی میں ہر علاقے میں پہنچ کر اور ہر قسم کے لوگوں تک رسائی حاصل کر کے پیغام حق پہنچا رہی ہے۔دعوت الی اللہ کیلئے ہمارا میدانِ عمل پوری دنیا ہے اور ہمارے مخاطب تمام اقوام اور سب اہل ادیان ہیں۔ہم اپنا فرض سمجھتے ہیں کہ اپنے تمام تر وسائل کو بروئے کار لاتے ہوئے بلاتمیز رنگ ونسل وقوم اور بلاتفریق مذہب وملت وعقیدہ ہر ایک تک حق پہنچائیں۔

اس تمہید کے بعد اب مکرم محمد شریف عودہ صاحب کی بعض حکمرانوں کو تبلیغ کے کچھ واقعات ان کی زبانی پیش ہیں۔

امریکی صدر کو پیغام حق

✿...... مکرم محمد شریف عودہ صاحب بیان کرتے ہیں کہ جب امریکی صدر جورج بش پہلی مرتبہ تل ابیب آئے تو مجھے بھی حکومت کی طرف سے دعوت نامہ بھیجا گیا۔مَیں نے حضور انور سے اجازت لی تو حضور نے فرمایا کہ اگر جانا ہے تو اتمام حجت کے لئے اپنے ساتھ جماعت کا کچھ لٹریچر لے جائیں اور ہو سکے تو انہیں عدل وانصاف کے تقاضے پورے کرنے کی طرف توجہ دلائیں۔مَیں ایئر پورٹ پر کھڑا تھا اور یہ دعا کر رہا تھا کہ اے خدا تو جانتا ہے کہ ہم ایک عظیم پیغام کے حامل ہیں اور اس کی تبلیغ کئے بغیر نہیں رہ سکتے۔اور یہ پیغام پہنچانے کا ارشاد مجھے تیرے خلیفہ نے فرمایا ہے اس لئے مجھے اس شخص کے سامنے جو فرعونِ عصر اور جابر زمانہ ہے حق بات کہنے کا حوصلہ اور جرأت عطا فرما۔جب پریذیڈنٹ بش میرے قریب آئے اور کچھ رسمی کلمات کہے تو مَیں نے انہیں کہا: "Mr. Presedent dont forget justice and love."

یعنی جناب صدر صاحب! انصاف اور محبت کو کبھی فراموش نہ کریں۔

یہ بظاہر بہت معمولی الفاظ تھے لیکن اس کا اتنا اثر ہوا کہ جب صدر بش سب کو سلام کر کے تقریر کرنے کیلئے کھڑے ہوئے تو اپنی تقریر انہوں نے انہی کلمات سے شروع کی کہ ابھی مجھے ایک عالم دین نے کہا ہے کہ:

"Mr. Presedent dont forget justice and love."

اور پھر میرے ان الفاظ کے پیچھے چھپے متوقع سوالات کا جواب دینا شروع کر دیا۔آپ سوچ سکتے ہیں کہ کسی ملک میں امریکا کا صدر پہلی مرتبہ جاتا ہے تو اس کا خطاب پہلے سے تیار ہوتا ہے کہ اس نے کیا کہنا ہے۔لیکن بفضلہ تعالیٰ حضور انور کے ارشاد کی تعمیل میں اور آپ کی دعا کی برکت سے میرے ان ٹوٹے پھوٹے الفاظ نے وہ اثر دکھایا کہ صدر بش نے اسے اپنی تقریر کا موضوع بنا لیا۔اپنا خطاب ختم کر کے صدر بش تو ہیلی کاپٹر میں سوار ہو کر چلے گئے لیکن اسرائیل کا صدر میرے پاس آکر کہنے لگا آپ نے صدر بش کو کیا کہا ہے جس کی وجہ سے اس نے اپنے خطاب کا موضوع ہی بدل دیا۔مَیں نے کہا یہ فکر اور یہ تعلیم دنیا کو تبدیل کرنے کے لئے آئی ہے۔یہی تعلیم ہے جو حقیقی امن وآشتی کی ضامن ہے۔حقیقی امن اسلحہ کے زور سے ہرگز قائم نہیں ہوسکتا۔یہ بات سن کر صدر صاحب بغیر کچھ بولے چل دیئے۔

ازاں بعد حضور انور کے ارشاد کے مطابق جماعت کا تبلیغی لٹریچر بھی صدر بش تک پہنچایا گیا۔جس کے جواب میں انہوں نے امریکا جا کر مجھے شکریہ کا خط لکھا جو میرے پاس موجود ہے۔

ظلم کی حکومت زیادہ دیر قائم نہیں رہتی

✿......مَیں لندن میں تھا کہ ہماری حیفا کی بلدیہ کے صدر کے نمائندے نے فون کر کے کہا کہ صدر مملکت حیفا کے دورہ پر آرہے ہیں۔ان کے دورہ کے موقعہ پر سیاسی اور سماجی شخصیات کے علاوہ مختلف دینی جماعتوں اور مذاہب کے نمائندگان کو بھی دعوت دی گئی ہے۔اور آپ کو نہ صرف دعوت ہے بلکہ مختصر تقریر کرنے کی بھی درخواست ہے۔

مَیں نے حضور انور کی خدمت میں ساری صورتحال لکھ کر راہنمائی اور دعا کے لئے درخواست کی۔ حضور انور نے فرمایا کہ اپنی تقریر میں انہیں کہیں کہ اگر انہوں نے عدل وانصاف قائم نہ کیا تو پھر ان کو ان کے ہمسایوں سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ملے گی۔

میری عادت ہے کہ مَیں نے کبھی لکھی ہوئی تقریر نہیں کی۔بہر حال جب میری باری آئی تو مَیں نے کہا ہم صدر مملکت کو یہاں پر حیفا میں خوش آمدید کہتے ہیں جو مختلف دینی اور مذہبی جماعتوں اور گروہوں کے باہم امن وامان اور ہم آہنگی واحترام سے رہنے کی مثال پیش کرتا ہے۔لیکن یہ خاص صفت حیفا کے حصے میں ہی کیوں آئی؟ دراصل یہودیوں کی پرانی کتب میں لکھا ہے کہ ان کے 36 پارسا اور مقدس بزرگ ہیں جو کہ آج تک غائب ہیں۔لیکن مَیں آج آپ کو بتاتا ہوں کہ مَیں نے ان میں سے دو کا پتہ لگا لیا ہے ایک یہاں کے یہودی حاخام ہیں جبکہ دوسرے صدر بلدیہ حیفا ہے۔ کیونکہ یہ تورات کے اس قول کے مطابق عمل کرتے ہیں کہ:

''تو مسافر کو نہ تو ستانا، نہ اس پر ستم کرنا، اس لئے کہ تم بھی ملک مصر میں مسافر تھے''۔(خروج 21-22)

نیز یہ دونوں توریت کے اس حکم پر بھی عمل کرتے ہیں کہ:

''تو اپنے کنگال لوگوں کے مقدمہ میں انصاف کا خون نہ کرنا''۔(خروج 6:23)

(عربی میں تو یہ نص بہت واضح ہے، لیکن اردو ترجمہ سے ایسے احساس ہوتا ہے کہ اس سے خاص قوم کے افراد مراد ہیں۔ایسا نہیں بلکہ کنگال لوگوں سے مراد فقیر اور غریب عوام ہیں جن کے حق مارے جاتے ہیں اور وہ اپنا دفاع کرنے سے قاصر ہیں جیسا کہ بعض تفسیری تراجم میں اس کی صراحت پائی جاتی ہے)

مَیں اس موقعہ پر توریت کا یہ قول پیش کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ:

''تو اپنے تھیلے میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے باٹ نہ رکھنا۔تو اپنے گھر میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے پیمانے بھی نہ رکھنا۔تیرا باٹ پورا اور ٹھیک اور تیرا پیمانہ بھی پورا اور ٹھیک ہو، تاکہ اس ملک میں جسے خداوند تیرا خدا تجھ کو دیتا ہے تیری عمر دراز ہو''۔(استثناء 13:25 تا 15)

مَیں اس موقعہ پر توریت کا یہ قول پیش کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ:

''تو اپنے تھیلے میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے باٹ نہ رکھنا۔تو اپنے گھر میں طرح طرح کے چھوٹے اور بڑے پیمانے بھی نہ رکھنا۔تیرا باٹ پورا اور ٹھیک اور تیرا پیمانہ بھی پورا اور ٹھیک ہو، تاکہ اس ملک میں جسے خداوند تیرا خدا تجھ کو دیتا ہے تیری عمر دراز ہو''۔

(استثناء باب25 آیات13 تا 15)

میرے ان الفاظ نے پورے ملک میں ایک شور برپا کر دیا۔ریڈیو اور ٹی وی نے خاص طور پر اس کو نمایاں کر کے پیش کیا۔اس کے بعد صدر بلدیہ حیفا ہمارے جماعت کے مرکز میں تشریف لائے اور کہنے لگے کہ شریف صاحب کی تقریر سن کر صدر مملکت کو ہارٹ اٹیک ہونے والا تھا۔کیونکہ یہ واضح الفاظ میں کہہ رہے تھے کہ اگر تم عدل قائم نہیں کرو گے تو اللہ تعالیٰ تم پر تباہی مسلط کر دے گا اور تمہارے ظلم کی حکومت کی عمر دراز نہیں ہوگی۔مَیں نے اسے کہا کہ میری تمنا ہے کہ حیفا کی مقامی سیاست کا اثر مرکزی سیاست پر بھی پڑ جائے تو ہم دیکھیں گے کہ یہ پورا علاقہ ہی آپس میں امن وآشتی کے ساتھ رہنے کے لحاظ سے پوری دنیا میں ایک مثال بن جائے گا۔

اس تقریر کا صدر مملکت پر اس قدر اثر ہوا کہ انہوں نے ہمارے مرکز جماعت میں آنے اور جماعت کے عقائد وافکار کے بارہ میں مزید جاننے کا فیصلہ کیا۔ ہمارا کام تو ہر ایک کے پاس جا کر اسے خدا کے راستہ کی طرف بلانا ہے لہذا اگر کوئی خود آکر ہم سے پوچھتا ہے تو یہ تو ہمارے لئے تبلیغ کا کام مزید آسان کرنے والی

بات ہوگی۔ بہر حال صدر صاحب ہمارے مرکز میں آئے اور دو گھنٹے تک رہے جہاں انہیں نے جماعت کے عقائد اور تعلیمات کے بارہ میں مفصل بتایا گیا۔اس موقعہ پرانہوں نے اپنے تاثرات میں کہا کہ جماعت کے عقائد گہری تاثیر اور دور رس نتائج کے حامل ہیں۔

علاوہ ازیں جرمنی کے سابقہ صدر کو بھی جرمن ترجمہ قرآن کریم تحفہ دینے کا موقعہ ملا۔ اسی طرح موجودہ فرانسیسی صدر کے ساتھ بھی جماعت کے بارہ میں مختصراً بات ہوئی۔

زیارتِ قادیان

2004ء میں مجھے پہلی دفعہ قادیان جانے کی توفیق ملی۔قادیان کے حوالے سے جذبات کی عجب کیفیت تھی۔ جوں جوں مَیں قادیان کے قریب جارہا تھا میرے قلب وذہن میں تصورات وخیالات کا ہجوم بڑھتا جارہا تھا۔وہ بستی جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام رہائش پذیر رہے، جس کے گلی کوچوں میں آپ کے قدم مبارک پڑے، اور جس کے در و دیوار پر آپ کی نظر مبارک پڑی، جس میں آپ نے نمازیں پڑھیں اور رقت آمیز دعائیں کیں، وغیرہ وغیرہ۔ ان خیالات کے جھرمٹ میں جب مَیں دہلی ائیرپورٹ پراترا تو ایسے لگا کہ جیسے مَیں کسی اور سیّارہ پر آ گیا ہوں۔ دہلی میں رات رہ کر اگلے روز ہم بذریعہ ٹرین امرتسر پہنچے جہاں سے مکرم حمید کوثر صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان ہمیں لے کر قادیان پہنچے۔ابھی ہم قادیان کی حدود میں داخل ہوئے ہی تھے کہ کوثر صاحب نے مجھے کہا دیکھو یہاں سے منارۃ المسیح کا منظر کتنا خوبصورت لگ رہا ہے۔میری نظر منارۃ المسیح پر پڑی تو جذبات اُمڈ آئے اور ضبط کا پیمانہ ایسا چھلکا کہ اشکوں کی برسات ہونے لگی ساتھ ساتھ میری پیاس بجھنے کی بجائے اور بڑھ گئی اور دل ادھر ہی کھچا جانے لگا کہ جتنی جلدی ہو وہاں پہنچ جاؤں۔ بہرحال مَیں اس عجیب کیفیت کے عالم میں سیدھا مسجد مبارک پہنچا اور مسجد کے قدیم حصہ کے چپے چپے پر نوافل ادا کئے تا یقین ہوجائے کہ مَیں نے بھی اس جگہ پر دعائیں کی ہیں جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نمازیں پڑھیں اور دعائیں کی تھیں۔ وہاں پر بہشتی مقبرہ، لنگر خانہ اور قادیان کے گلی کوچوں میں جانے کا لطف اس لحاظ سے دوبالا ہو جاتا جب یہ بات ذہن میں آتی کہ ان گلیوں اور ان پتھروں پر مسیح موعود علیہ السلام کی نظر پڑی ہوگی، حضورؑ یہاں ٹھہرے ہوں گے، ان راستوں پر چلتے ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ان تصورات سے وہاں گزارے ہوئے دنوں کی یاد آج بھی جذباتی کردیتی ہے۔

الَاَزْہَر پر اتمام حجت

2004ء کی ہی بات ہے کہ جماعت احمدیہ کبابیر کے ایک قدیم مخلص احمدی مکرم ابراہیم اسعد عودہ صاحب کو مصر کے شہر اسکندریہ میں کسی موضوع پر لیکچر کے لئے بلایا گیا۔انہوں نے وہاں پر شیخ الأزہر محمد سید الطنطاوی سے ملاقات کی خواہش کا اظہار کیا تو منتظمین نے اس ملاقات کا انتظام کر دیا۔شیخ الأزہر سے ملاقات کے دوران ابراہیم اسعد عودہ صاحب نے انہیں جماعت کا تعارف کروانے کے بعد کہا کہ اگر آپ پسند فرمائیں تو جماعت کا ایک وفد بھی آپ کے پاس بھیجا جاسکتا ہے جو آپ کے استفسارات کے جواب دینے کے علاوہ وضاحت کے ساتھ جماعت کے عقائد آپ کے سامنے پیش کردے تاکہ اس سے غلط فہمیاں دور ہوسکیں۔ شیخ الأزہر نے رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ حضور انور سے اجازت اور راہنمائی میں ایک وفد تشکیل دیا گیا جو خاکسار رئیس الوفد کے علاوہ ان افراد پر مشتمل تھا: مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب، مکرم ابراہیم اسعد عودہ صاحب از کبابیر اور مکرم محمد منیر ادلبی صاحب از شام۔ہم نے مصر میں شیخ الأزہر سے ملاقات کی۔ انہوں نے بڑی گرمجوشی سے ہمارا استقبال کیا اور بلاوجہ تکفیر کے فتاوی صادر کرنے کی بیماری کی سخت مذمت کی۔اس کے بعد انہوں نے ہمیں مجمع البحوث کے سربراہ شیخ فوزی زفزاف کے ساتھ ملنے کو کہا جنہوں نے یہ وعدہ کیا کہ اگر آپ ہمیں جماعت کی کتب فراہم کریں تو ہم نئے سرے سے پڑھ کر کسی نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں۔چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد ہم نے انہیں کتب بھی مہیا کردیں۔ اس دفعہ بھی ان کی طرف سے بہت گرمجوشی سے استقبال کیا گیا اور بڑی آؤ بھگت کی گئی۔ہم شیخ فوزی زفزاف کے گھر کے برآمدے میں بیٹھے تھے جب انہوں نے کہا: آج جماعت احمدیہ کے علاوہ اسلام کی خدمت کرنے والی کوئی جماعت نہیں ہے۔لیکن شاید یہ حق بات علی الاعلان کہنے کی جرأت ان میں نہ تھی۔

جب اس ملاقات کے بعد مَیں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سب کہانی سنائی تو مَیں نے دیکھا کہ حضور انور نے اس میں کوئی خاص دلچسپی کا اظہار نہ فرمایا۔

مجھے یاد ہے انہی دنوں کی بات ہے مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں اور مکرم عبد المومن طاہر صاحب الأزہر کی پرانی عمارت میں ہیں اور نماز پڑھنے کے لئے جگہ ڈھونڈ رہے ہیں، لیکن ہر طرف گند اور پرندوں کا فضلہ بکھرا پڑا ہے اور ہمیں کوئی جگہ بھی صاف نہیں مل رہی۔

اس کے بعد الأزہر کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا کہ انہیں کتابی شکل میں جماعت کے عقائد لکھ کر دیئے جائیں۔ چنانچہ یہ کتاب تیار کرنے کی تجویز حضور انور کی خدمت میں منظوری کے لئے پیش ہوئی تو حضور انور نے فرمایا: کرلیں، ان پر اثر تو کوئی نہیں ہونا، ہاں اسی بہانے ایک کتاب بن جائے گی۔

چنانچہ اس کے نتیجہ میں مکرم عبد المؤمن طاہر صاحب نے مکرم تمیم ابودقہ صاحب سے مل کر یہ کتاب تیار کی جس کا نام ہے:"الجماعة الإسلامية الأحمدية، عقائد، مفاهيم ونبذة تعريفية" ۔اس کتاب میں جماعت کے عقائد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کے حوالے سے بیان ہوئے ہیں۔

یہ کتاب الأزہر میں اپریل 2005ء میں پیش کی گئی لیکن بجائے اس کے کہ اس پر کوئی معقول ردّعمل ظاہر کیا جاتا الأزہر والوں نے مزید مطالبے شروع کردیئے مثلاً یہ کہ ہمیں فلاں فلاں اخبار اور فلاں فلاں مجلّہ اور فلاں فلاں کتاب چاہئے حالانکہ ہم نے انہیں قبل ازیں ہی جملہ کتب کی سی ڈیز اور بعض مطبوعہ کتب دے دی تھیں۔

خلیفۂ وقت کی زبان مبارک سے نکلنے والے کلمات دراصل خدائی راہنمائی اور القاء کا نتیجہ ہوتے ہیں اس لئے بالآخر ساری کوششوں کا نتیجہ وہی ہوا جو حضور انور نے فرمایا تھا کہ ان پر اثر تو کوئی نہیں ہوا، لیکن اسی بہانے کتاب بن گئی۔

ایم ٹی اے پر
لائیو (Live) پروگرامز کی ابتدا

2005ء تک ایم ٹی اے پر سوائے حضور انور کے خطبہ کے اور کوئی لائیو پروگرام نہ تھا۔ہم نے عربی میں بھی اس وقت تک سینکڑوں پروگرام ریکارڈ کئے تھے لیکن لائیو پروگرام کوئی نہ تھا۔2005 کی ابتدا کی بات ہے کہ ایک دن خاکسار اور مکرم ہانی طاہر صاحب اور عبدالمؤمن طاہر صاحب مسجد فضل سے ملحقہ نصرت ہال میں بیٹھے تھے کہ جب اس بارہ میں بات ہوئی` چنانچہ اسی وقت حضور انور کی خدمت میں خط لکھا گیا اور حضور انور نے ازراہ شفقت عربی زبان میں لائیو پروگرام کرنے کی منظوری عطا فرمائی۔

(2005 کے تاریخی واقعات میں الحوار المباشر کے بارہ میں تفصیلی طور پر بعد میں لکھا جائے گا۔ ان شاءاللہ العزیز)

بعض ابتدائی لائیو پروگرامز کا حال

مجھے یاد ہے جب پہلا عربی لائیو پروگرام شروع ہوا تو ہمارے پاس ہر چیز ہی بہت ابتدائی درجہ کی تھی۔ تکنیکی اعتبار سے بھی بہت معمولی سازوسامان کے ساتھ پروگرام شروع کیا گیا۔کئی دفعہ تو پروگرام کے دوران ہی بعض کارکنان کو پیچھے سے گزرنا پڑتا تھا۔اسی طرح ہمیں الجزائر اور تیونس وغیرہ کے عرب احباب کے لوکل لہجہ سے واقفیت نہ تھی بلکہ اسے سمجھنا کافی مشکل تھا۔ایک دفعہ الجزائر کے کسی دوست کا فون آیا اور مجھے کچھ سمجھ نہ آئی، میں نے یہ سوچا کہ ہانی صاحب کو سمجھ آ گئی ہوگی اس لئے انہیں کہا کہ آپ ان کے سوال کا جواب دیں۔ چند سیکنڈ کے لئے ہانی صاحب میری طرف اور میں انکی طرف دیکھتے رہے پھر مجھے اپنی ہنسی پر اختیار نہ رہا۔ کیونکہ ہم میں سے کسی کو بھی کچھ سمجھ نہ آئی تھی۔

(وضاحت کے لئے عرض ہے کہ عرب دنیا میں اصل فصحی عربی زبان جو کتابوں میں لکھی جاتی ہے اور جو قرآن کریم کی زبان ہے اس وقت کسی بھی عربی ملک میں نہیں بولی جاتی بلکہ اس عربی زبان کی بگڑی ہوئی صورت ہی رائج ہے جو ہر علاقے میں اپنے رنگ بدلتی ہے اور ایک ملک میں ہی کئی لہجے پائے جاتے ہیں۔اور وہ اتنے معروف ہیں کہ محض بولنے سے ہی ایک ملک کے باشندے متکلم کے علاقے کے بارہ میں جان جاتے ہیں، مصری تو ''ج'' کو ''گ'' بولنے سے ہی پہچانے جاتے ہیں۔لیکن الجزائر وغیرہ کے ممالک پر فرانسیسی تسلط کی وجہ سے یہاں کی بگڑی ہوئی عربی میں نہ صرف فرانسیسی اور امازیغی قبائلی زبان کثرت سے شامل ہوگئی ہے بلکہ انکے لہجے پر بھی ان زبانوں کا بہت گہرا اثر ہے اس لئے دیگر علاقوں کے عرب ان کے لہجہ کو آسانی سے نہیں سمجھ سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ابتدا میں شرکائے 'الحوار المباشر' کے لئے بھی اس مذکورہ علاقہ سے فون کرنے والوں کی زبان سمجھنا مشکل تھا۔)

دریدہ دہن عیسائی پادری کا ردّ

''الحوار المباشر'' اور دریدہ دہن عیسائی پادری کے مزاعم کے ردّ کے بارہ میں مفصل طور پر تو علیحدہ لکھا جائے گا لیکن یہاں پر مکرم شریف عودہ صاحب کی زبانی ایک واقعہ کا ذکر مناسب معلوم ہوتا ہے۔

مکرم عادل ابومزحیہ صاحب جو اردن کے سابقہ شیعہ عالم دین تھے بیان کرتے ہیں کہ جب پادری زکریا بطرس نے اسلام اور نبیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف بدزبانی اور حملہ شروع کیا تو ہم شیعہ مولویوں نے اس کے ردّ کا سوچا، بلکہ میں نے کہا کہ اس کیلئے ہمیں کتب اور بعض علماء کی مدد اور بہت بڑے بجٹ کی ضرورت ہو گی۔ہم ابھی اسی سوچ بچار میں تھے کہ جماعت احمدیہ نے اس کے ردّ میں پروگرام شروع کر دیئے۔ میں ان پروگراموں میں بیٹھنے والوں کو دیکھ کر کہنے لگا کہ یہ تو کل کے بچے ہیں یہ اس پادری کا جواب کیسے دے سکتے ہیں جس کے ساتھ ایک بہت بڑی آرگنائزیشن کام کر رہی ہے۔عادل ابومزحیہ صاحب اردن میں مکرم تمیم ابودقہ صاحب کے ساتھ اکثر بحث مباحثہ کرتے رہے تھے۔ لیکن الحوار المباشر کے ان پروگرامز کو دیکھنے کے بعد انہیں یقین ہوگیا کہ جس طرح کے جواب یہ دیتے ہیں یہ ان کی اپنی طرف سے نہیں ہوسکتے، ضرور کوئی خدائی ہاتھ اور اس کی تائید ان کے شامل حال ہے۔ اس بات نے انہیں جماعت کی طرف مائل کرنا شروع کر دیا، چنانچہ پروگرامز دیکھتے دیکھتے بالآخر یہ اس یقین پر پہنچ گئے کہ خدائی تائید اور حق یقیناً ان لوگوں کے ساتھ ہے۔اور پھر 2008ء کے جلسہ سالانہ UK میں بطور مہمان تشریف لائے تو دل میں یہ ارادہ رکھتے تھے کہ اگر مطمئن ہو کر بیعت کرنے کے مرحلہ تک پہنچ بھی گئے تب بھی چھ ماہ سے قبل بیعت نہیں کریں گے تا کہ مزید سوچ سمجھ لیں اور ہر طرح کی تحقیق کرلیں۔ لیکن جلسہ کے دوسرے دن ہی ان کی کایا پلٹ گئی اور انہوں نے بیعت کرلی اور عالمی بیعت میں نومبایع کی حیثیت سے شرکت کی۔

حقیقت یہی ہے کہ یہ سب تاثیر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے علم کلام کی ہے اور یہ سب حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خاص دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

مکرم محمد شریف عودہ صاحب کے بیان کردہ بعض مزید واقعات کا ذکر تاریخی اعتبار سے ان کی مناسب جگہ پر کیا جائیگا۔ انشاءاللہ

(باقی آئندہ)

خریداران الفضل انٹرنیشنل سے گزارش

کیا آپ نے الفضل انٹرنیشنل کا سالانہ چندہ خریداری ادا کردیا ہے؟ اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت میں ادائیگی فرما کر رسید حاصل کرلیں اور اپنے ملک کے مرکزی شعبہ اشاعت کو مطلع فرمائیں۔ رسید کٹواتے وقت اپنے AFC نمبر کا حوالہ ضرور درج کروائیں۔شکریہ

(مینجر)

خطبہ جمعہ

یہ آئر لینڈ کا میرا پہلا سفر ہے اور اس سفر کا مقصد اس ملک میں جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنا ہے۔

یہ مسجد گالوے (Galway) میں تعمیر ہوگی۔ گالوے بھی ایک لحاظ سے دنیا کا کنارہ بنتا ہے۔

مساجد بنانے کا ہمارا یہی مقصد ہے کہ جہاں ہم اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے، اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بناتے ہوئے مساجد میں پانچ وقت جمع ہو کر اس کے آگے جھکیں اور اس کی عبادت کریں وہاں توحید کا پیغام بھی اس ذریعہ سے دنیا کو پہنچائیں۔

اللہ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش اور دعا بھی ہونی چاہئے تبھی مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کیا جاسکتا ہے۔

مجھے امید ہے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ بھی مجبور کئے جائیں گے کہ تبلیغ میں وسعت پیدا کریں لیکن اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کو جو یہاں رہتا ہے اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز- فرمودہ 17/ستمبر 2010ء بمطابق 17/تبوک 1389 ہجری شمسی بمقام گالوے (Galway) آئرلینڈ

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِالْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَاالضَّآلِّيْنَ۔

وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلَ ۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا۔ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ۔ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا۔ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ (البقرة:128-129)

اور جب ابرہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے کہ) اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے رب! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے۔ اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار اُمّت پیدا کر دے۔ اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تُو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

یہ آئر لینڈ کا میرا پہلا سفر ہے اور اس سفر کا مقصد اس ملک میں جماعتِ احمدیہ کی پہلی مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنا ہے۔ بڑے عرصہ سے آپ لوگ جو یہاں کی جماعت کے رہنے والے ہیں، اس مخمصہ میں پڑے ہوئے تھے کہ مسجد Dublin میں بنائیں یا Galway میں بنائیں؟ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ میرے کہنے پر جس کی بعض وجوہات بھی تھیں تقریباً تمام احباب نے اس بات کو خوشی سے مان لیا کہ ٹھیک ہے پہلی مسجد Galway میں تعمیر کی جائے۔

اگر دیکھا جائے تو Galway بھی ایک لحاظ سے دنیا کا کنارہ بنتا ہے۔ سمندر کے کنارے واقع ہے۔ Atlantic Ocean (یا بحیرہ اوقیانوس) یہاں سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد سیدھی لائن میں تو یورپ کے اور کوئی جزیرے نہیں ہیں۔ یہاں سلسلہ ختم ہو جاتا ہے۔ اور اگر لائن کھینچیں تو سمندر کے بعد کینیڈا، امریکہ وغیرہ کے علاقے پھر شروع ہو جاتے ہیں۔ اس لحاظ سے یہ بھی ایک کنارہ ہے جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے والوں کو ایک مسجد بنانے کی انشاء اللہ تعالیٰ توفیق مل رہی ہے تاکہ وحدانیت کا اعلان اس علاقہ سے بھی دنیا کو پہنچے۔ اور مساجد بنانے کا ہمارا یہی مقصد ہے کہ جہاں ہم اپنے دلوں کو پاک کرتے ہوئے، اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کا عبادت گزار بندہ بناتے ہوئے مساجد میں پانچ وقت جمع ہو کر اس کے آگے جھکیں اور اس کی عبادت کریں وہاں توحید کا پیغام بھی اس ذریعہ سے دنیا کو پہنچائیں۔ لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی صدا بلند کرتے ہوئے یہ پیغام دنیا کو پہنچائیں۔ اور دنیا کے ہر کونے سے جب یہ صدا بلند ہو کر عرش پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں میں ہمارا بھی شمار ہو۔

اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کو اسی لئے دنیا میں بھیجا ہے۔ پہلے انبیاء نے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد ایک عاشقِ صادق کے آنے کی جو خبر دی تھی اس کا یہی کام اور مقصد تھا کہ وہ اَللّٰهُ اَكْبَر کا نعرہ دنیا میں لگائے اور لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا پیغام دنیا کو دے کر انہیں ایک ہاتھ پر جمع کر کے اللہ تعالیٰ کے حضور جھکنے والا بنا دے۔ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں لا ڈالے۔ اس کے علاوہ تو اور کوئی پیغام نہیں ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام لے کر آئے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے جب آپ کو الہاماً یہ خوشخبری دے کر وعدہ فرمایا تھا کہ مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا تو اس سے مراد اسی پیغام کی تبلیغ تھی جو اللہ تعالیٰ کے پیارے اور آخری رسول خاتم الانبیاء فخر الرسل حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے۔ جس نے شریعت کو کامل کیا تھا اور جس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی انتہا سے اس دنیا کو جو اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تلاش میں تھی فیضیاب کیا تھا۔ پس جب اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ 'مَیں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا' تو اس سے مراد یہ پیغام ہے جس کے دنیا میں پھیلانے کے لئے آپ کو اس قدر فکر اور تردد تھا کہ آپ علیہ السلام نے اپنے آقا کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے اپنی جان ہلکان کی ہوئی تھی۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس دین نے دنیا میں غالب آنا ہے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین ہے۔ اور اے مسیح محمدی! تجھے مَیں نے اس دین کے غلبہ کے لئے ایک ذریعہ بنا کر کھڑا کیا ہے۔ پس اب یہ میرا وعدہ ہے اور یہی تقدیر ہے کہ اسلام نے ہی دنیا میں آخری فتح دیکھنی ہے تو پھر تُو اپنی کمزوری، اپنے وسائل کی کمی اور راستے کی بے شمار روکوں کی وجہ سے پریشان نہ ہو۔ اے مسیح محمدی! مَیں نے جو کام تیرے سپرد کیا ہے یہ صرف تیرا کام ہی نہیں ہے بلکہ یہ تقدیرِ الٰہی ہے اور جب یہ تقدیرِ الٰہی ہے تو پھر میری تائید و نصرت بھی تیرے ساتھ ہے۔ پس ان تمام وسائل کی کمیوں، بشری کمزوریوں اور راستے کی بے شمار روکوں کے باوجود مَیں تیرے مشن کو جو دراصل دنیا کو میرے اور میرے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے لانے کا مشن ہے، مَیں اپنی تمام تر قدرتوں کے ساتھ پورا کروں گا۔ اور جماعت احمدیہ کی تاریخ گواہ ہے کہ ہر قدم پر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت کے نظارے ہم دیکھتے ہیں اور دیکھ رہے ہیں اور دیکھتے رہے ہیں۔ ایم ٹی اے کا ہی ذریعہ لے لیں کس طرح اس ذریعہ سے دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے۔ اور خلیفۂ وقت جہاں دورہ پر جائے پھر وہاں سے ہی دنیا میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے خلیفہ کی آواز اس ذریعہ سے پہنچ رہی ہے۔ اور پھر جیسا کہ مَیں نے کہا، پہلے بھی مَیں فجی میں اور بعض اور جگہوں پر اس کا ذکر کر چکا ہوں کہ ان کناروں سے مسیح محمدی کا پیغام آپ کے خلیفہ کے ذریعے دنیا کے کناروں تک پہنچ رہا ہے۔ گویا دنیا کے کناروں سے دنیا کے مرکز اور خشکی اور تری اور پھر تمام کناروں تک یہ پیغام پہنچ رہا ہے۔ پس یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی سچائی کی کتنی بڑی دلیل ہے۔ اور آپ کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کے وعدے پورے ہونے کی دلیل ہے۔ اگر کوئی دیکھنے والی نظر ہو تو دیکھے۔ آج یہاں سے نشر ہونے والا خطبہ بھی اسی کی ایک کڑی ہے کیونکہ میرے نزدیک جیسا کہ

مَیں نے کہا یہ بھی دنیا کا ایک کنارہ ہے۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ جو کام اللہ تعالیٰ نے مسیح محمدی کے سپرد کیا ہے وہی کام آپ کے ماننے والوں کے سپرد بھی ہے۔ اور ہمیں ہمیشہ اور ہر وقت اس بات کو پیشِ نظر رکھنا چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے وعدے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو فکر تھی۔ بار بار تسلی بھرے الفاظ سے تسلی دلانے کے باوجود نہ ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے اپنی کوشش میں کمی کی، نہ ہی آپ نے اپنی دعاؤں میں کمی کی، نہ ہی آپ کی فکر میں کمی ہوئی کہ کہیں ان تمام چیزوں میں کمی کی وجہ سے خدائی وعدے ٹل نہ جائیں۔ کہیں کوئی کمزوری خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث نہ بن جائے۔ اور یہ سب کچھ آپؑ نے اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے سیکھا تھا۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں، پڑھتے ہیں اور کئی بار پڑھ چکے ہیں اور سن چکے ہیں کہ جنگِ بدر میں خدا تعالیٰ کے تمام تر وعدوں کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بے چین ہو ہو جاتے تھے۔ دعاؤں اور رقّت کی حالت میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم اس قدر جھٹکے لیتا تھا کہ آپ کے کندھے پر پڑی چادر گر گر جاتی تھی۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بار بار تسلی دیتے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے آپ کے ساتھ ہیں۔ اگر ہم مٹھی بھر ہیں اور کمزور ہیں تو کیا ہوا۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ نے ہماری مدد کی ہے، آج بھی کرے گا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اور کون اس بات کو جان سکتا تھا کہ یقیناً خدا تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں اور یقیناً فتح ہماری ہے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی باتوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ وزاری جاری رکھی۔ اسی میں مگن رہے اور دعاؤں میں شدت پیدا کرتے چلے گئے اور اللہ تعالیٰ سے آپ یہ دعا مانگ رہے تھے کہ کہیں ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے وعدے ٹل نہ جائیں۔ پس جہاں اللہ تعالیٰ کے پیارے اس یقین پر قائم ہوتے ہیں اور اس سے پُر ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے وعدے ضرور بالضرور پورے ہوں گے وہاں ان کو یہ فکر بھی ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بے نیاز ہے۔ ہماری طرف سے کوئی ایسی بات نہ ہو جائے جو اللہ تعالیٰ کے وعدوں کو ٹالنے کا باعث بن جائے۔ پس یہی رہنما ہے اور یہی اصل ہے جس کو حقیقی متبعین پکڑتے ہیں اور پکڑنا چاہئے۔ وہ نہ ہی اپنی کوششوں میں کمی کرتے ہیں، نہ ہی اپنی دعاؤں میں کمی کرتے ہیں، نہ ہی اپنے اعمال اور اپنی قربانیوں پر انحصار کرتے ہیں بلکہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی خشیت دل میں قائم رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ اور کبھی یہ خیال دل میں نہیں لاتے کہ جو کچھ انعامات ہمیں مل رہے ہیں یہ ہماری کسی کوشش کا نتیجہ ہیں۔ یہی سبق ہمیں ان آیات میں ملتا ہے جن کی مَیں نے تلاوت کی ہے۔

ابوالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ کے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی مثال دے کر، ان کا واقعہ بیان کر کے خدا تعالیٰ نے ہمیں اسی طرف توجہ دلائی ہے۔ ان پر غور کریں تو یہی سبق ہے۔ جب یہ دونوں باپ بیٹا خدا تعالیٰ کے سب سے پہلے گھر کی دیواریں اور بنیادیں نئے سرے سے کھڑی کر رہے تھے تو کمال عاجزی اور انکسار سے یہی دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! ہماری اس قربانی کو قبول فرما جو ہم تیرے حکم کے مطابق کر رہے ہیں۔ یہ بھی کمال عاجزی ہے کہ ایک کام جس کے بارہ میں تو ان کو خود نہیں پتہ تھا۔ خانہ کعبہ کی بنیادوں کا علم تو اللہ تعالیٰ کی نشاندہی پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہوا تھا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بتایا تھا کہ یہ سب سے قدیم گھر ہے۔ اور یہ وہ گھر ہے جس نے اب رہتی دنیا تک وحدانیت کا نشان اور symbol بن کر قائم رہنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس عمارت کو اپنی توحید کا نشان بنانا ہے۔ لیکن پھر بھی یہ دعا ہے کہ اے اللہ! ہم جو تیرے حکم سے اس کی تعمیر کر رہے ہیں تو اس تعمیر کے ساتھ ہماری قربانیوں کو بھی وابستہ کر دے۔ ہمیں یہ خوف نہیں ہے کہ اس تعمیر کے بعد اگر ہم اپنی قربانیوں کو اس سے وابستہ کر کے قبولیت کی دعا کریں گے تو ہمیں اور ہماری نسلوں کو اس ویران جگہ کی آبادی بھی کرنی پڑے گی۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہماری دعاؤں کو قبول کر کے جن فضلوں کا تو وارث بنائے گا ان کے مقابلے پر یہ قربانی بالکل حقیر قربانی ہے۔ اور پھر یہ بھی کہ قربانی کا قبول کرنا بھی تیرے فضل پر ہی منحصر ہے۔ ہم اگر سمجھ بھی رہے ہیں کہ ہم قربانی کر رہے ہیں تو ہمیں کیا پتہ کہ حقیقت کیا ہے؟ یہ قربانی ہے بھی کہ نہیں۔ پس تُو جو دعاؤں کا سننے والا ہے، تیرے سے ہم عاجزانہ طور پر یہ دعا کرتے ہیں کہ تیرا گھر جو تیرے حکم سے تعمیر ہو رہا ہے اس کی تعمیر میں جو کچھ بھی ہم نے پیش کیا ہے تُو محض اور محض اپنے فضل سے قبول فرما لے۔ اور قبول فرمانے کا نتیجہ اس طرح ظاہر ہو کہ ہمارا نام بھی اس سے وابستہ ہو جائے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کی صفتِ سمیع کا حوالہ دے کر دعا کی قبولیت کی بھیک مانگ رہے تھے وہاں اللہ تعالیٰ کی صفتِ علیم کا حوالہ دے کر یہ بھی دعا کر رہے تھے کہ اے اللہ! تو علیم ہے۔ جانتا ہے کہ ہمارے دل میں کیا ہے؟ ہمارے دل کی حالت تیرے سے تو مخفی نہیں ہے۔ تُو یقیناً جانتا ہے کہ ہم خالص ہو کر تیرے سامنے جھکے ہیں اور جھکنا چاہتے ہیں۔ پس ہمیں قبول فرما اور اس عمارت سے وابستہ انعامات کا ہمیشہ ہمیں وارث بنا دے۔ اور جب تک یہ دنیا قائم ہے اور جب تک تیری توحید کا نام یہاں سے بلند ہونا ہے، ہمارا نام بھی اس سے منسلک رکھ۔ ہم یہ دعا کرتے تھے کہ اس گھر میں آ کر دعائیں کرنے والے بھی ہمیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اور جو جو بھی ان سے وابستہ ہیں وہ بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ ان باپ بیٹے نے وہ قربانیاں دی تھیں کہ آج تک ہم یاد رکھتے ہیں۔ مسلمان جب ہر نماز میں درود پڑھتے ہیں اور ہر نفل کی آخری رکعت میں جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں تو ساتھ ہی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر بھی اور آپؑ کی آل پر بھی اس حوالہ سے درود بھیجتے ہیں۔ یہ اعزاز حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو آپ کی وفا اور کامل طور پر خدا تعالیٰ کی راہ میں قربانی کے لئے تیار ہونے کی وجہ سے ملا۔ اس بات کو اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں اس طرح بھی بیان فرمایا ہے کہ وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم:38) اور ابراہیم جس نے وفا کی اور عہد پورا کیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اس بارے میں ایک جگہ یوں فرماتے ہیں کہ:

"جب تک انسان صدق و صفا کے ساتھ خدا تعالیٰ کا بندہ نہ ہو گا تب تک کوئی درجہ ملنا مشکل ہے۔ جب ابراہیم کی نسبت خدا تعالیٰ نے شہادت دی کہ وَاِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم:38) کہ ابراہیم وہ شخص ہے جس نے اپنی بات کو پورا کیا تو اس طرح سے اپنے دل کو غیر سے پاک کرنا اور محبتِ الٰہی سے بھرنا، خدا تعالیٰ کی مرضی کے موافق چلنا اور جیسے ظلّ اصل کا تابع ہوتا ہے ویسے ہی تابع ہونا کہ اس کی اور خدا کی مرضی ایک ہو۔ کوئی فرق نہ ہو۔ یہ سب باتیں دعا سے حاصل ہوتی ہیں"۔ (البدر جلد 2 نمبر 43 مورخہ 16 نومبر 1903ء صفحہ 334)

پھر آپ فرماتے ہیں:

"نامرد، بزدل، بے وفا جو خدا تعالیٰ سے اخلاص اور وفاداری کا تعلق نہیں رکھتا بلکہ دغا دینے والا ہے وہ کس کام کا ہے۔ اس کی کچھ قدر و قیمت نہیں ہے۔ ساری قیمت اور شرف وفا سے ہوتا ہے۔ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو جو شرف اور درجہ ملا وہ کس بناء پر ملا؟ قرآنِ شریف نے فیصلہ کر دیا ہے اِبْرَاهِيْمَ الَّذِيْ وَفّٰى (النجم: 38) ابراہیم وہ ہے جس نے ہمارے ساتھ وفاداری کی۔ آگ میں ڈالے گئے مگر انہوں نے اس کو منظور نہ کیا کہ وہ ان کافروں کو کہہ دیتے کہ تمہارے ٹھاکروں کی پوجا کرتا ہوں"۔ (الحکم جلد 8 نمبر 4 مورخہ 31 جنوری 1904ء صفحہ 1,2) یعنی اللہ تعالیٰ کی عبادت کے علاوہ کسی اور کی عبادت سے انکار کر دیا۔ یہ کامل وفا تھی۔

پس ہم عموماً اپنی مساجد کی بنیادوں اور افتتاحوں کی تقریبوں میں جو ان آیات کی تلاوت کرتے ہیں تو یہ روح ہے جو ہمیں اپنے سامنے رکھنی چاہئے. ہم یہ تعمیر اور اس تعمیر کے لئے کسی بھی قسم کی قربانی اگر کر بھی رہے ہیں تو ہمیں نہیں پتہ کہ وہ دکھاوا ہے یا حقیقی قربانی ہے، یہ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ اس لئے ہمیں ہمیشہ ان قربانی کرنے والوں میں شامل کر جو حقیقی قربانی کرنے والے ہیں۔

آپ یہ مسجد بنائیں گے اور ظاہر ہے ہماری مساجد افرادِ جماعت کی مالی قربانیوں کے ذریعہ ہی تعمیر ہوتی ہیں تو ہمیں اپنے دلوں کو ٹٹولتے ہوئے خدا تعالیٰ کے حضور اس دعا کے ساتھ یہ قربانیاں دینی ہوں گی کہ اے خدا! ہماری اس قربانی کو اپنی رضا کے حصول کا ذریعہ بنا دے۔ کبھی ہمارے دل میں یہ خیال نہ آئے کہ یہ کوئی بہت بڑی قربانی ہے جو ہم نے دی ہے یا ہم دے رہے ہیں۔ یہاں تو آپ میں سے بہت سے ایسے بھی ہیں جو اچھا کمانے والے ہیں۔ پاکستان میں اور افریقہ وغیرہ کے ممالک میں اور دوسرے غریب ممالک میں تو احمدی اللہ تعالیٰ کے گھروں کی تعمیر کے لئے اپنے پیٹ کاٹ کر قربانیاں کر کے دے رہے ہیں اور دیتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے ہیں جن کی پھر بھی یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا تعالیٰ اور توفیق دے تو اور دیں۔ افریقہ میں ایسے بہت سے افریقن احمدیوں کو میں جانتا ہوں جن کے حالات پہلے تو اچھے نہیں تھے لیکن اس کے باوجود وہ قربانیاں دیتے رہے۔ تو پھر خدا تعالیٰ نے ان میں سے بعض کے دن پھیرے۔ آمدنیوں کے ذریعے بڑھ گئے۔ کاروبار میں وسعت پیدا ہوئی تو انہوں نے اپنی قربانیوں کے معیار اور بڑھا دیئے۔ زائد آمد سے اپنے آرام و سکون کا خیال نہیں رکھا بلکہ مساجد کی تعمیر کے لئے بے انتہا دیا۔ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اکیلے ہی ایک ایک مسجد خود تعمیر کی اور بڑی بڑی اچھی خوبصورت مساجد تعمیر کی ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب قربانیاں کرنے والے دل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کی جماعت کو عطا فرمائے ہیں۔ اور انہیں پھر کبھی یہ احساس بھی نہیں ہوتا کہ ہم نے کوئی قربانی کی ہے۔ مَیں نے شروع میں ذکر کیا تھا کہ اکثریت نے خوشدلی سے اس فیصلہ کو قبول کر لیا لیکن شاید چند ایک ایسے بھی ہوں جو Dublin میں مسجد کی تعمیر پہلے چاہتے ہوں۔ ایک دو نے تو مجھے خط بھی لکھے تھے۔ جماعت کی تعداد وہاں زیادہ ہے اس لئے ان کی خواہش بھی جائز ہے۔ لیکن بعض اَور وجوہات ایسی ہیں جن کی وجہ سے یہاں تعمیر کا پہلے فیصلہ کیا گیا۔ اس لئے اب وہ لوگ بھی جن کی مرضی کے خلاف یہ تعمیر ہو رہی ہے ان کو اس کی تعمیر میں کھلے دل سے حصہ لینا چاہئے اور یہ احساس نہیں ہونا چاہئے کہ ہم Dublin میں رہتے ہیں اس لئے وہاں کی مسجد کی پہلے تعمیر ہو یا جب بھی وہاں مسجد تعمیر ہو گی تو ہم اس میں حصہ لیں گے۔ یہ ایک مرکزی پراجیکٹ ہے، منصوبہ ہے، اس لئے یہاں بھی سب کو حصہ لینا چاہئے اور جب Dublin میں انشاء اللہ تعالیٰ مسجد بنے گی تو وہاں بھی سب حصہ لیں گے۔ یہ تو ایک راستہ ہے جو کھولا جا رہا ہے۔ یہ مسجد بننے کے بعد مساجد کی تعمیر بند تو نہیں ہو جائے گی۔ یہی چیز ہے جو حقیقی وفا کی نشاندہی کرتی ہے۔ وفا دکھانے کا یہ مطلب بھی ہے کہ عہد کو پورا کرنا۔ پس ہر احمدی نے یہ عہد کیا ہوا ہے کہ مَیں اپنی جان، مال، وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر دم تیار رہوں گا۔ تو وفا اور عہد کو پورا کرنے کا معیار تبھی قائم ہو گا جب بے نفس ہو کر حتی الوسع اس مسجد کی تعمیر کے لئے ہر احمدی حصہ لے گا۔ آج جو مطالبہ آپ سے ہو رہا ہے وہ یہ ہو رہا ہے۔ مختلف وقتوں میں مختلف مطالبے ہوتے ہیں۔ پس اس بات کو ہمیشہ اپنے سامنے رکھیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرب وفاؤں کے معیار قائم کرنے اور عہدوں کو پورا کرنے سے ملتا

ہے۔اور جو عمارت بن ہی خدا کے گھر کے طور پر خدا والوں کی عبادت کے لئے رہی ہو اس سے زیادہ اور کون سی چیز اس بات کی حق دار ہے کہ اس کی خاطر اپنے مال میں سے کچھ قربان کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے لئے تو اللہ تعالیٰ کے ان برگزیدوں کے پاس جو کچھ تھا انہوں نے پیش کر دیا۔اور خدا تعالیٰ نے ان کی اس قربانی کو قبول فرما کر ان کی نسل میں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنا سب سے پیارا نبی پیدا فرمایا وہاں ان دونوں کے نام بھی تا قیامت اپنے اس پیارے کے ساتھ جوڑ دیئے۔

پس یہ ایسی قربانی ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں انتہائی مقبول ہوئی۔اور آج ہمیں بھی حکم ہے کہ تم اس قربانی کی مثال کو سامنے رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کرو۔اور ان کا رخ بھی اللہ تعالیٰ کے اس قدیم گھر کی طرف رکھو تا کہ جہاں تمہاری توجہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف رہے وہاں ان فرستادوں کی قربانیاں بھی یاد رہیں۔ان کی وفاؤں کے نمونے سامنے رکھ کر ہمیں بھی اپنی وفاؤں کے پرکھنے کی طرف توجہ رہے۔ ہمیشہ ہماری دعائیں اللہ تعالیٰ کے حضور سنی جاتی رہیں۔

پس یہ روح ہے جو مسجدیں تعمیر کرنے والوں کو ہر وقت قائم رکھنی چاہئے۔اور اس روح کو قائم رکھنے کے لئے اگلی آیت میں مزید کھول کر بتایا ہے۔(یہ دو آیات تھیں) کہ اس وفا کو قائم رکھنے اور قربانیوں کی روح کو دوام بخشنے کے لئے بعض اعمال بھی ہیں جو ہمیشہ ہمیں پیشِ نظر رکھنے چاہئیں۔بعض دعائیں بھی ہیں جو ہمیں کرتے رہنا چاہئیں۔ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کے پیارے اسی طرح دعا کرتے تھے کہ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَکَ یعنی ہمیں بھی اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے۔پس عبادت گاہ بنانے والوں کی پہلی شرط یہ ہے کہ وہ کامل فرمانبردار ہوں۔ یہاں پھر وفا کی طرف مضمون پھیرا گیا ہے کہ کامل وفا کے ساتھ ہی کامل فرمانبرداری ہوتی ہے۔یا کامل فرمانبرداری کا اظہار وہی لوگ کر سکتے ہیں جو کہ وفاؤں کے معیار قائم کرنے والے ہوں۔ جب انسان کامل فرمانبردار ہو تو تبھی یہ معیار بھی قائم ہوتے ہیں۔ایک بندہ خدا تعالیٰ کے ساتھ کامل فرمانبرداری کا عہد کرے یا دعا مانگے تو اس کا مطلب ہے کہ اس بات کی حتی المقدور کوشش کرے گا کہ اطاعت کے اعلیٰ ترین نمونے دکھانے کی طرف توجہ رہے۔اور اطاعت کا اعلیٰ ترین نمونہ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر اپنی پوری استعدادوں کے ساتھ عمل کرنا ہے اور اس کے لئے کوشش کرنا ہے۔اور ان حکموں میں جہاں اللہ تعالیٰ کے حقوق کی ادائیگی ہے وہاں بندوں کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ جہاں عبادت کے معیار بلند کرنے کی کوشش ہے وہاں نظامِ جماعت کی کامل اطاعت کے لئے پوری کوشش کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔لوگوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف بھی پوری کوشش کی ضرورت ہے۔ اور جب یہ نمونے انسان خود قائم کرتا ہے اور اس کے لئے دعا بھی کرتا ہے تو پھر یہ خیال آتا ہے کہ میری نیکیاں کہیں میرے تک ہی نہ ختم ہو جائیں اور میرے بعد یہ نیکیاں آگے نہ چلیں۔اس لئے خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ یہ دعا بھی سکھا دی کہ ہماری اولاد میں سے بھی ایک پاک اور فرمانبردار جماعت پیدا کر جو تیری عبادت کی طرف توجہ دینے والے ہوں۔نظامِ جماعت سے بھی جڑے رہنے والے ہوں اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے دوسروں کے حقوق بھی ادا کرنے والے ہوں۔

بہت سے لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں آپ کی بیعت کی (سرحد کے علاقے میں تو ابھی بھی بہت ہیں) لیکن اپنی بیویوں کی اور اپنی اولادوں کی اس نہج پر تربیت نہیں کر سکے اور ان کو جماعت سے جوڑ نہیں سکے جس کی وجہ سے آہستہ آہستہ اگلی نسلیں علیحدہ ہو گئیں، ان کا پتہ ہی نہیں لگا۔تو جہاں یہ دعا انسان کرتا ہے کہ مَیں بھی کامل فرمانبردار رہوں، مَیں بھی خدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنے والا رہوں اور جس کا ہاتھ پکڑا ہے اس کا ہاتھ پکڑے رکھوں، وہاں اپنی نسل کے لئے بھی دعا کرتا ہے اور اس کے لئے کوشش بھی کرتا ہے تو تبھی کامیابیاں ملتی ہیں۔پس یہ ایک ایسا سلسلہ دعا ہے جس کو ہمیشہ جاری رہنا چاہئے اور اس دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کے گھر کی تعمیر کے مقصد کے حصول کی کوشش ہوتی ہے اور ہونی چاہئے، اور جو اگر حاصل ہو جائے تو انسان کی دنیا و آخرت سنور جاتی ہے۔

حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہم السلام کی دعا کو تو خدا تعالیٰ نے ایسا قبول فرمایا کہ جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ جگہ تمام دنیا کی مساجد کا محور بن گئی اور اس کو اللہ تعالیٰ نے بنانا تھا۔اور ان دونوں کی ذریت سے وہ عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے جنہوں نے فرمانبرداری اور اطاعت اور عبادت کے بھی نئے اور عظیم معیار قائم کر دیئے۔اور اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام سے بڑھ کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات میں دعاؤں اور عبادتوں کے معیار قائم کروا دیئے اور پھر ہمیں حکم دیا کہ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (سورۃ الاحزاب: 22)۔یقیناً تمہارے لئے اللہ تعالیٰ کے رسول میں اُسوہ حسنہ ہے۔اور اُس اُسوہ حسنہ میں ہم نے کیا دیکھا؟ آج مسجد کے حوالے سے مَیں بات کرتا ہوں تو عبادتوں کے جو نئے سے نئے معیار قائم ہو رہے ہیں۔ یہ نہ صرف خود قائم کئے بلکہ صحابہ میں وہ روح پھونک دی کہ جنہوں نے عبادتوں کے نئے سے نئے معیار قائم کئے۔ایک جگہ جمع ہو کر نماز پڑھنے کے لئے مدینہ میں پہنچ کر سب سے پہلا کام یہ کیا کہ مسجد کی بنیاد رکھی تا کہ اُمّت کے افراد خدائے واحد کی عبادت کرنے کی طرف متوجہ رہیں۔ایک جگہ جمع ہو کر سب عبادت کر سکیں۔ پھر دنیا نے یہ بھی دیکھا کہ مسجدِ نبوی دن رات خدا تعالیٰ کی عبادت کرنے والوں کی آماجگاہ بن گئی اور آج تک یہ سلسلہ جاری ہے۔پس اللہ کے گھر کی تعمیر کے ساتھ اپنی نسلوں کو خدا تعالیٰ کے ساتھ جوڑنے کی کوشش اور دعا بھی ہونی چاہئے۔تبھی مسجد کی تعمیر کے مقصد کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ ورنہ اینٹ، سیمنٹ، لکڑی کے جو ڈھانچے ہیں یہ کھڑے کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ پس یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ ہم کچھ مالی قربانی کر کے مسجد کی تعمیر کر دیں گے تو ہماری ذمہ داری ختم ہو جائے گی۔ مسجد کی تعمیر کی جو بنیادی اینٹ ہے اس سے لے کر چھت تک پہنچنے والی ہر اینٹ جب رکھی جا رہی ہو تو اسے پہنچانے کے لئے ہم میں سے ہر ایک کا فرض بنتا ہے کہ اس کی آبادی کے لئے بھی دعا کرتے رہیں تا کہ ہمارے دل بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف خالص ہو کر مائل رہیں اور ہماری اولاد کے دل بھی خدا تعالیٰ کی عبادت کی طرف مائل رہیں، ان کو توجہ پیدا ہوتی رہے۔ ایسی مسجدیں بھی ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں مثال دی کہ ان کی بنیاد ہی فساد پر تھی۔لیکن ہم نے تو وہ مسجد اٹھانی ہے جس کی بنیاد تقویٰ پر اٹھائی گئی تھی۔ پس مسجد کی بنیاد کی اصل خوشی یہ ہے کہ یہ ہمیں پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنے والا بنا دے۔اور جب اس کی تعمیر مکمل ہو تو عبادت کے لئے بے چین دلوں سے یہ بھر جائے۔

پھر اس آیت میں یہ بھی دعا ہے کہ ہمیں اپنی ایسی عبادتوں کے طریق سکھا، ہمیں ایسی قربانیوں کے طریق سکھا جو تیرے حضور مقبول ہونے والی ہیں۔ ہماری عبادتوں کے معیار بھی پہلے سے بڑھتے چلے جائیں۔اور ہماری قربانیوں کے معیار بھی پہلے سے بڑھتے چلے جائیں۔ پس یہ مسجد، یہاں رہنے والوں پر بہت بڑی ذمہ داری ڈالنے جا رہی ہے، اگر اس اصل کو پکڑ لیں گے تو ہم اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے فضل سے مقبول ہو جائیں گے۔

آخر میں پھر اس آیت میں یہ دعا کی گئی ہے کہ تُبْ عَلَیْنَا۔ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔یعنی چاہے جتنی بھی ہم کوشش کریں، اپنی عبادتوں کی طرف توجہ دیں، حقوق العباد کی طرف توجہ دیں، اپنی اولاد کی اصلاح کی طرف توجہ دیں، تیرے پیغام کو پہنچانے کی طرف توجہ دیں تو پھر بھی ہمارے کاموں میں خامیاں رہ جائیں گی۔ یہ بشری تقاضے ہیں۔کمیاں بھی رہ جائیں گی۔ایسا نہ ہو کہ ہماری سستیوں کی وجہ سے یہ کام جو ہمارے سپرد ہیں یہ آگے ٹل جائیں۔ پس ہم یہ دعا مانگتے ہیں کہ اے اللہ! اپنے فضل سے ہماری طرف توجہ رکھنا اور ہمیں معاف کر دیا کرنا۔اگر یہ سستیاں اور خامیاں رہ جائیں تو ہم سے درگزر کرنا۔تُو بہت زیادہ توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔پس توبہ اس کی قبول ہوتی ہے جو جان بوجھ کر غلطیوں میں نہ پڑے اور بار بار رحم بھی اس پر ہوتا ہے جو بار بار رحم مانگتا ہے۔پس دعاؤں کا اور نیک اعمال بجالانے کا، اور برائیوں سے بچتے رہنے کا اور اس کے لئے کوشش کرتے چلے جانے کا یہ تسلسل ہے۔اگر یہ ایک تسلسل قائم رہے تو خدا تعالیٰ بھی فضل اور رحم فرما دیتا ہے۔اور مسجد کی تعمیر اور خدا کے گھر کی تعمیر کے ساتھ اس کو جوڑ کر جیسا کہ مَیں نے پہلے بھی کہا ہے ہمیں اپنی بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔

آج اس مسجد کی بنیاد رکھنے کی تقریب کے ساتھ پریس اور میڈیا کے لوگوں کو بھی توجہ پیدا ہو گی۔ بہت سے احمدی جن کو پہلے کوئی نہیں جانتا تھا یا جماعت کا تعارف اس طرح نہیں تھا، شاید اس تقریب کے بعد لوگوں کی توجہ پیدا ہو۔ بلکہ مختلف ممالک کے تجربے سے یہی پتہ چلتا ہے کہ لوگوں کی توجہ پیدا ہوتی ہے۔ جوں جوں عمارت بلند ہوتی جائے گی یہ عمارت مزید توجہ کھینچے گی اور جب توجہ کھینچے گی تو ہر وہ احمدی جو یہاں رہتا ہے اس کی اہمیت بھی بڑھے گی تو اس کو یہ احساس بھی ہونا چاہئے کہ میری اہمیت بڑھ رہی ہے۔آپ لوگ یہاں مقامی لوگوں کی نظر میں آئیں گے تو اس سے مجھے امید ہے کہ جہاں تبلیغ کے راستے کھلیں گے اور تبلیغ میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہو گی وہاں آپ کو مختلف طریقوں سے لوگوں تک پیغامِ حق پہنچانے کی بھی پہلے سے بڑھ کر کوشش کرنی ہو گی۔ جیسا کہ مَیں اکثر بیان کیا کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ اگر اسلام کا تعارف کروانا ہے اور پیغامِ حق پہنچانا ہے تو جس علاقے میں یہ مقصد حاصل کرنا ہے وہاں مسجد بنا دو۔تو مجھے امید ہے کہ مسجد کی تعمیر کے ساتھ آپ بھی مجبور کئے جائیں گے کہ تبلیغ میں وسعت پیدا کریں۔اگر اپنے عہدوں کو پورا کرنا ہے، اگر اپنی وفا کا ثبوت دینا ہے تو نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کو وسعت پیدا کرنی پڑے گی۔لیکن اس کے ساتھ ہی ہر احمدی کو جو یہاں رہتا ہے، مرد ہو یا عورت، جوان ہو یا بوڑھا، اپنے نمونے بھی قائم کرنے ہوں گے۔اور اللہ تعالیٰ کے حضور توبہ اور استغفار بھی کرتے رہنے کی ضرورت ہو گی تا کہ اللہ تعالیٰ طاقت بخشے کہ نیک اعمال بجالانے کی توفیق ملتی رہے۔

Earlsfield Properties

We will manage your property at 0% commission

Guaranteed rate schemes for 3 & 5 years

Free management Service

Guaranteed vacant possession

175 Merton Road London SW18 5EF

Tel: 020-8265-6000 or 020 8877 - 0762 Fax: 020 8874 9754

دیکھیں حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام تو خانہ کعبہ کی بنیادیں کھڑی کرتے وقت صرف دو افراد تھے، لیکن جب تعمیر شروع کی تو اس یقین پر قائم تھے کہ اللہ تعالیٰ جو اتنا اہم کام کروا رہا ہے تو آئندہ ہماری نسل میں بھی وسعت پیدا کرے گا۔ اس لئے ان کے لئے بھی ساتھ ہی دعا کی کہ جو بھی ذریت آنے والی ہے وہ بھی اس اہم مقصد کو پیشِ نظر رکھے۔ لیکن ہم جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمّت ہیں۔ اور پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کے ساتھ وابستہ ہیں ہم تو اس بڑھتی ہوئی ذریت اور اُمّت کو دیکھ بھی رہے ہیں۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو بھی ابراہیم کے الہامی نام سے پکارا ہے۔ پس اس ابراہیم کی دعائیں بھی قبول ہوئیں اور ہو رہی ہیں۔ ہم نے مشاہدہ کی ہیں اور کرتے ہیں، کر رہے ہیں۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے ایک عربی الہام میں اس طرح فرمایا تھا کہ ''اُرِیۡحُکَ وَلَا اُجِیۡحُکَ وَاُخۡرِجُ مِنۡکَ قَوۡمًا کہ مَیں تجھے آرام دوں گا اور تیرا نام نہیں مٹاؤں گا اور تجھ سے ایک بڑی قوم پیدا کروں گا''۔

آپ فرماتے ہیں کہ ''اس کے ساتھ ہی دل میں یہ تفہیم ہوئی جس کا مطلب یہ تھا جیسا کہ مَیں نے ابراہیم کو قوم بنایا''۔ (الہام 27 مئی 1906ء تذکرہ ایڈیشن چہارم 2004ء صفحہ 530)

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق کے ذریعے جو قوم بن رہی ہے وہ تو خدا تعالیٰ کی خاص تائید اور نصرت کے ذریعہ بن رہی ہے۔ اور اس قوم کی عبادت کے سامان کے لئے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے مساجد بھی بنانے کی توفیق عطا فرماتا چلا جا رہا ہے۔ لیکن اس تعمیر کی برکات سے صحیح رنگ میں فائدہ اٹھانے کے لئے ہمیں توبہ واستغفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے ساتھ مضبوط تعلق میں ہر دم بڑھتے چلے جانے کی بھی ضرورت ہے تاکہ ہم بھی اور ہماری نسلیں بھی اس کے پھل ہمیشہ کھاتی چلی جائیں۔ ہماری قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور قبول ہو جائیں۔ ہماری عبادتوں کے معیار بلند ہوتے رہیں اور ہم اپنی نسلوں میں بھی احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے ساتھ مضبوط تعلق کی روح قائم کرتے چلے جانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

کھیوڑہ سالٹ مائنز کے کلینک میں دمہ کا انوکھا علاج

(مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

پاکستان منرل ڈویلپمنٹ کارپوریشن کے زیر اہتمام Allergological Asthma Resort Khewra Salt Mines کھیوڑہ سالٹ مائنز میں ایشیا کا Asthma کے علاج کا واحد سنٹر موجود ہے۔ اس کا پرانا سنٹر Main کان کے اندر تھا جسے بعض فنی اور تکنیکی بنیادوں پر ختم کرنا پڑا، ماہرین کی رائے میں پرانے سنٹر میں Dust اور دھواں اندر کی فضا میں شامل تھا اس لئے اس سنٹر کو ختم کر کے نئے کمپلیکس کا سنگ بنیاد 20 دسمبر 2004ء کو مینیجنگ ڈائریکٹر جناب بریگیڈیئر خالد سجاد صاحب کھوکھر نے رکھا اور تقریباً سوا دو سال بعد 26 مارچ 2007ء کو بریگیڈیئر موصوف نے ہی اس کا افتتاح کیا۔

یہ کمپلیکس کھیوڑہ کان کی Main انٹرنس اور تفریحی ایریا سے آگے ہے۔ اس کمپلیکس کی سرنگ 450 فٹ لمبی ہے اور آخر میں مریضوں کے لئے چھ کیبن بنائے گئے ہیں، ہر کیبن میں دو بیڈ ہیں اسی طرح 12 مریضوں کو زیر علاج رکھنے کی گنجائش موجود ہے۔ ان کے ساتھ ٹی وی لاؤنج اور ہال موجود ہے، مریض ریسٹ ایریا میں بیٹھ کر ٹی وی دیکھ سکتے ہیں۔

خاکسار کی بیماری کا پس منظر یہ ہے کہ خاکسار نائیجیریا میں 16 سال تک رہا، نائیجیریا میں بعض دوستوں کو استھما (Asthma) کی تکلیف ہوگئی، مجھے بھی سال میں متعدد بار نزلہ، زکام، کھانسی اور چھینکوں کی تکلیف ہو جاتی تھی جو اس مرض کی ابتدائی حالت تھی۔ پاکستان آکر بھی یہ تکلیف اسی طرح رہی، اب Asthma کے مریض کے طور پر پچھلے دو سال سے طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج رہا، مکرم ڈاکٹر انوار الدین صاحب نے مزید ٹیسٹ اور رائے اور مرض کی تشخیص کے لئے لاہور میں سپیشلسٹ ڈاکٹر کے پاس بھی بھجوایا۔ علاج ہوتا رہا مرض بھی بڑھتا گیا، متعدد بار ہسپتال میں داخل ہونا پڑا۔ 26 جون سے 5 جولائی تک Allergological Asthma Resort Khewra میں داخل ہونا پڑا۔

کھیوڑہ پہنچ کر ڈاکٹر بخاری صاحب انچارج Asthma Resort سے ملاقات ہوئی، ان سے بڑی دلچسپ بات چیت ہوئی انہوں نے خاکسار کو بتایا کہ یہ ایشیا کا واحد Allergological Asthma Resort ہے۔ اس کے علاوہ ساری دنیا میں دو اور اس قسم کے کلینک ہیں، ایک یوکرائن میں اور دوسرا پولینڈ میں ہے۔ نیز یہ بھی بتایا کہ جہاں تک میڈیکل سائنس اور سائنٹیفک ریسرچ کا تعلق ہے ہم اس طریقہ علاج کو نہیں مانتے لیکن لوگ چونکہ یہاں آتے ہیں اور ٹھیک ہو کر جاتے ہیں اس لئے ہم کچھ کہہ بھی نہیں سکتے۔

ان کی اس بات کی تصدیق خاکسار کے ایک دوست جو میری عیادت کے لئے ہسپتال میں آئے، انہوں نے بھی کی۔ وہ چونکہ PCSIR میں بطور کیمسٹ کام کرتے رہے ہیں انہوں نے کہا کہ آپ بے شک سالٹ مائنز میں علاج کے لئے جائیں لیکن میرے خیال میں نمک کی کان کے اندر رہنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔

عزیزم ڈاکٹر انوار الدین طاہر انسٹیٹیوٹ ربوہ کی رائے اس سے مختلف تھی۔ ڈاکٹر انوار الدین خدا کے فضل سے جماعت کے دیرینہ مخلص اور خادم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب مرحوم آف کانو کے فرزند ارجمند اور باپ کی True Copy ہیں اللہ تعالیٰ اس خاندان پر اپنے بے شمار فضلوں اور رحمتوں کی بارش برسائے۔

خاکسار طاہر ہارٹ میں بغرض علاج جب بھی عزیزم ڈاکٹر انوار الدین صاحب سے ملا انہوں نے مذاقاً یہی کہا کہ دمہ کی دوائیں تو یہی ہیں جو ہم آپ کو دے رہے ہیں، اگر ٹھیک ہونا ہے تو نائیجیریا واپس بھجوا دیتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ ان کے والد محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب کی پوسٹنگ پہلے سیرالیون میں ہوئی تھی۔ سیرالیون میں انہیں دمہ کی تکلیف ہوگئی تو نائیجیریا کانو میں بھجوا دیئے گئے اور یہاں کانو میں حالانکہ ڈسٹ بھی بہت ہوتی ہے لیکن آب و ہوا اور جگہ کی تبدیلی سے پھر یہ تکلیف انہیں ساری زندگی نہیں ہوئی۔ میرے ایک بہنوئی عزیزم سعید احمد گورایہ صاحب کو نائیجیریا میں دمہ کی تکلیف ہوگئی، پاکستان آنے کے بعد رفع نہ ہوئی اب وہ کیلگری کینیڈا میں مقیم ہیں اور وہاں جا کر دمہ کی تکلیف یکدم آب و ہوا اور جگہ کی تبدیلی سے دور ہوگئی۔

ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی بتایا کہ آپ کو کم از کم اس کمپلیکس کے اندر 10 دن قیام کرنا ہوگا۔ میڈیسن کوئی نہیں لینی۔ بات چیت سے پرہیز کرنا اور زیادہ سے زیادہ گہرے سانس لینے ہیں۔ صبح آٹھ بجے سے رات آٹھ بجے تک کمپلیکس کے اندر گزارنا ہوں گے رات کو باہر رہنا ہوگا۔ اس کے لئے PMDC نے ٹرانسپورٹ اور رہائش کا انتظام کیا ہوا ہے جہاں رات کو مریضوں کو رکھا جا سکتا ہے۔

کمپلیکس کے اندر کوئی کھانے کی چیز آپ نہیں لے جا سکتے صرف پینے کا پانی رکھا جا سکتا ہے۔ ٹائیلٹ کمپلیکس کے باہر ہے، ٹائیلٹ جانے کے لئے ہر مریض کو 900 فٹ پیدل چل کر آنا جانا پڑتا ہے۔

خاکسار نے دس دن اس سنٹر میں گزارے۔ پہلے دن ہی یہاں 12 گھنٹے گزارنے کے بعد خاکسار کا سینہ کھلنا شروع ہو گیا۔ سانس لینے میں دقت محسوس نہیں ہو رہی تھی خاکسار چند قدم نہ چل سکتا تھا لیکن یہاں قیام کے دوران پہلے دن ہی سے ایک میل کی لازمی Walk تو چار پانچ دفعہ دن میں ٹائیلٹ جانے تک ہو ہی جاتی تھی۔ دمہ کے مریضوں کو اکثر کھانسی کے دورے پڑتے ہیں۔ کھانسی سے برا حال ہو جاتا ہے۔ بلغمی کھانسی بھی ہوتی ہے۔ مجھے تو دس دن قیام کے دوران ایک دفعہ نہ کھانسی آئی نہ بلغم حالانکہ یہاں ربوہ سے جانے سے قبل مجھے ایسا محسوس ہوتا تھا کہ میرے جسم میں بلغم کے علاوہ کچھ بنتا ہی نہیں۔

خاکسار نے یہ تبدیلی باقی مریضوں میں بھی دیکھی کہ کسی بھی مریض کا کھانسی سے برا حال نہیں۔ بلکہ سوائے ایک دو دفعہ کے کھانسی کی آواز تک نہیں آئی اور نہ بلغمی کھانسی کی آواز۔ سانس لینے سے جو سیٹی کی آواز آتی تھی وہ فوراً بند ہوگئی، جسم جو سو جاتا ہے وہ کھلنا شروع ہو گیا۔ خاکسار کے معالج برادرم عزیزم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نے مشورہ دیا تھا کہ ضرور جائیں ایک تجربہ ہو جائے گا۔ خاکسار تمام دمہ کے مریضوں اور افادہ عام کے لئے عرض کرنا چاہتا ہے کہ یہ علاج کوئی مہنگا بھی نہیں ہے۔ دس دن کے قیام اور رہائش کی فیس صرف -/5300 روپے ہے۔ کھانا کینٹین سے مل جاتا ہے کوئی اور خرچہ نہیں۔

کھیوڑہ میں قیام کے دوران میرے نزدیک روزانہ پندرہ سے بیس گلاس پانی ضرور پینا چاہئے یا زیادہ سے زیادہ جتنا آپ پی سکتے ہیں میں نے محسوس کیا ہے کہ یہاں پینے کا جو پانی میسر ہے وہ بھی دمہ کو دور کرنے میں ممد ثابت ہوتا ہے۔ خاکسار پانی پینے کے نتیجے میں یہ محسوس کرتا رہا، کہ پانی سانس کی نالیوں/انتڑیوں اور جگر وغیرہ کو صاف کر رہا ہے اور پیشاب کے ذریعہ نالیوں کی Blockage دور ہو رہی ہے اور سانس کی نالیاں بھی کھل رہی ہیں۔

کھیوڑہ میں ٹائیلٹ کو 450 فٹ سنٹر سے دور رکھ کر اسے لازمی پیدل چل کر جانے کی ورزش کا ذریعہ بنا دیا گیا ہے۔ اس سے ہر مریض جو پانی کا استعمال زیادہ کرتا ہے اسے 12 گھنٹے کے دوران تقریباً 5 دفعہ پیدل چل کر ٹائیلٹ تک جانا پڑتا ہے اور اس میں وہ تقریباً 4500 فٹ لازمی پیدل چلتا ہے۔ پیدل چلنے کی ورزش بھی اسی بیماری کے علاج میں اہم کردار ادا کر رہی ہے۔

اس بات کا ذکر نہایت اہم ہے کہ PMDC کا یہ Asthma Clinic موجودہ زمانہ میں ایک شاہکار اور کارنامہ ہے۔ مزید برآں خاکسار نے کسی بھی گورنمنٹ کے ادارہ کو اس طرح مستعدی اور احساس ذمہ داری سے کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا جس طرح یہاں انسانیت کی خدمت کی جا رہی ہے۔ سارا عملہ فعال اور مستعد تھا لازمی طور پر اس کا کریڈٹ M.D، پراجیکٹ مینیجر، انچارج کو جاتا ہے اور خاکسار انتظامیہ کے حسن انتظام اور کارکردگی کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

جماعت احمدیہ ٹوگو (Togo) کے جلسہ سالانہ کا شاندار انعقاد

(رپورٹ: عرفان احمد ظفر۔ مبلغ انچارج ٹوگو)

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ ٹوگو کو اپنا چوتھا جلسہ سالانہ مورخہ 28 تا 30 مئی 2010ء منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ یہ جلسہ جماعت نوچے میں منعقد ہوا۔

جلسہ سالانہ کا آغاز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ کے ساتھ ہوا۔ امسال ہمسایہ ممالک بینن، برکینا فاسو اور نائیجر کے امراء بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے۔

پہلے سیشن کی صدارت مکرم خالد محمود صاحب امیر جماعت برکینا فاسو نے کی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم امیر صاحب نے ''دنیا کا امن خلافت سے وابستہ ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔ نماز مغرب وعشاء اور کھانے کے بعد مجلس سوال وجواب ہوئی۔

دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز کے بعد درس دیا گیا۔ سیشن کا آغاز صبح مکرم امیر صاحب نائیجر کی صدارت میں ہوا۔ جس میں ''اسلام امن کا مذہب ہے'' اور ''امام مہدی کی آمد'' پر لوکل مبلغین نے تقاریر کیں۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نائیجر نے ''سچا احمدی کون ہے'' کے موضوع پر تقریر کی۔

ہفتہ کی رات ایک مقامی ہوٹل میں تبلیغی سیمینار ہوا۔ جس میں مقامی انتظامیہ، عیسائی اور مسلمانوں نے شرکت کی جس میں جماعت کا تعارف کروایا گیا اور جماعت پوری دنیا میں امن کے لئے جو کوششیں کر رہی ہے بیان کیا گیا۔

30/مئی کو حسب روایت نماز تہجد سے آغاز ہوا۔ نماز فجر کے بعد ''اسلام میں شادی'' کے موضوع پر درس دیا گیا۔

لاہور میں ہونے والے اندوہناک حادثہ کی وجہ سے جلسہ کو مختصر کر دیا گیا۔ اس موقع پر لوگوں کے جذبات اور ایمانی حالت قابل دید تھی۔ اور ہر شخص ان شہداء کے لئے دعائیں کر رہا تھا۔

اللہ تعالیٰ یہ جلسہ سب شاملین کے لئے بابرکت کرے۔ آمین۔

اُذْكُرُوا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ

محترم الحاجی محمد امین صاحب (مرحوم) آف نائیجیریا

ڈاکٹر طارق احمد مرزا ۔ آسٹریلیا (سابق انچارج احمدیہ ہسپتال اوجوکورو۔ نایجیریا)

اس زمانہ کے روحانی ماہتاب کی کرنیں جب احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے پیغام کی صورت میں ارض بلال کے افق پہ جلوہ گر ہوئیں تو ہزاروں لاکھوں سعید فطرت رووں کے وجود اس نور کے عکس کا پرتو بن کر تاریخ احمدیت بلکہ یوں کہیں کہ عالم انسانیت کے آسمان پر ہمیشہ کے لیے چمکتے ہوئے روشن ستارے بن کر نمودار ہوئے۔

آج ان سطور میں ایک ایسی ہی سعید فطرت روح مکرم الحاجی محمد بعیدوامین صاحب مرحوم (Alhaji Muhammad Baidhu Adebayo Ameen) کا ذکر خیر مقصود ہے جو گزشتہ برس مورخہ 10 ر مئی 2009ء کو ہم سے جسمانی طور پر ہمیشہ کے لیے جدا ہوگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّااِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مگر ان کی جاوید یادیں اور علمی و عملی خدمات دینیہ ہمیشہ کے لیے آنے والی نسلوں کے لئے ایک مشعل راہ کا کام دیتی رہیں گی۔

آپ کی گوناں، گوں علمی خدمات میں سب سے نمایاں کام بحیثیت چیئرمین دورکنی کمیٹی یوروبا (Yoruba) زبان میں ترجمہ قرآن کریم پہ از سرنو نظر ثانی کر کے تدوین کرنا اور تاریخ احمدیت نائیجیریا (1916ء تا سن 2000ء) کی تالیف ہے۔ یہ ہر دو انتہائی اہم اور محنت طلب کام آپ کی شب وروز کی مجاہدانہ، مخلصانہ اور رضا کارانہ محنت کا نتیجہ ہیں جو آپ نے خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے بڑی ذمہ داری، بشاشت اور جذبہ سے اپنی زندگی میں باوجود سن رسیدگی، اور مناسب سہولیات کے فقدان کے سرانجام دئے۔

خاکسار نے خود دیکھا کہ آپ بسا اوقات سخت حبس والی راتوں میں موم بتیوں کی روشنی میں مچھروں اور پتنگوں کے جھرمٹ کی پروا کیے بغیر اور بعض دفعہ شدید ملیریا بخار کی حالت میں بھی اس دینی علمی خدمت میں مصروف بلکہ ڈوبے ہوتے۔ یہ (معمول کی) نوبت تب آتی جب کئی کئی دن تک بجلی کی مسلسل بندش اور پٹرول اور مٹی کے تیل کی عدم دستیابی یا مرمت طلب جنریٹر کے جواب دے جانے پر لوگ ایک اعصاب شکن اور ناگفتہ بہ ماحول میں ایک بے بس قیدی کی طرح رہنے پر مجبور ہوتے مگر آپ کے ماتھے پہ جھنجھلاہٹ کی ایک شکن تک نمودار نہ ہوتی۔

قرآن کریم کا یہ ترجمہ اب طباعت کے آخری مراحل میں ہے۔ اس کا ذکر امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطاب جلسہ سالانہ یوکے 2010ء میں بھی کیا۔ (واضح رہے کہ دنیا میں یوروبا زبان بولنے والوں کی تعداد اندازاً 30 ملین ہے)۔

الحاجی امین صاحب مورخہ 30 ر دسمبر 1924ء کو پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا اپنے وقت کے ایک مشہور اور مقتدر مذہبی شخصیت اور ایک دینی مدرسہ کے بانی مبانی تھے۔ جبکہ آپ کے والد صاحب ایک وسیع زرعی کاروبار کے مالک تھے۔ آپ کی پیدائش سے قبل آپ کی والدہ سولہ (16) مرتبہ امید سے ہوئیں مگر ماں نہ بن پائیں۔ 9 برس کی عمر میں آپ والد کے سایہ عاطفت سے محروم ہوگئے۔ والدہ کی زیرنگرانی اور زیرحکم اپنے والد کا چھوڑا ہوا کاروبار کچھ عرصہ چلایا مگر دادا کی طرف سے جو علمی اور مذہبی رجحان اور ماحول وراثت میں پایا وہ دنیا داری پہ غالب آ گیا۔ والدہ سے اجازت لے کر تحصیل علم میں لگ گئے۔ رسمی تعلیم کے ساتھ دادا کے کتب خانہ سے خوب فائدہ اٹھایا۔ سعید فطرت تھے لہٰذا جوں ہی حضرت امام مہدیؑ کی آمد کی منادی سنی تو عین عنفوان شباب میں جبکہ آپ کی مسیں بھیگی نہ تھیں سَمِعْنَا وَ اَطَعْنَا کہتے ہوئے سلسلہ احمدیہ کی آغوش میں آ گئے۔

تعلیم مکمل کر کے اور کچھ مختلف النوع ملازمتوں کے بعد بالآخر صحافت کا میدان بطو پیشہ چنا۔ ایک ایسا میدان جو ایک باعزت ذریعہ معاش ثابت ہونے کے ساتھ ساتھ آپ کے علمی و ادبی ذوق وشوق کی تسکین کا سامان بھی مسلسل مہیا کر سکے۔ نائیجیریا کے مشہور کثیر الاشاعت انگریزی اخبار دی ڈیلی ٹائمز آف نائیجیریا (Daily Times of Nigeria) سے منسلک ہوگئے جہاں آپ کی صلاحیتوں کے جوہر کھلنے پر ادارہ کی طرف سے جدید جرنلزم میں مزید ٹریننگ کے لئے آپ کو لندن بھجوایا گیا۔

یہاں یہ بیان کرنا مناسب ہوگا کہ نائیجیریا کے مسلمان نوجوانوں میں صحافت کا رجحان پیدا کرنے کا سہرا بھی احمدیت کے سر ہے۔ چنانچہ نائیجیریا میں پہلا مسلم نمائندہ اخبار دی ٹرتھ (TheTruth) حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ کے دور خلافت میں مکرم مولانا نسیم سیفی صاحب مرحوم نے جاری کیا جو آج بھی باقاعدگی سے شائع ہوتا ہے۔ مکرم مولانا موصوف نائیجیرین یونین آف جرنلسٹس کے نائب صدر بھی منتخب ہوئے تھے۔

مکرم الحاجی محمد امین صاحب کے سینکڑوں مضامین قومی اور جماعتی اخبارات ورسائل کی زینت بنے۔ ریڈیو لیگوس سے بھی آپ کے علمی مذہبی پروگرام باقاعدگی سے نشر ہوتے رہے۔ آپ کو سالہا سال مختلف جماعتی عہدوں پہ بھی فائض رہ کر قابل قدر خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ صدسالہ خلافت جوبلی جلسہ UK میں آپ کو جماعتی وفد کے رکن کی حیثیت سے شمولیت کا اعزاز ملا اور آپ کا انٹرویو ایم ٹی اے پر بھی براہ راست نشر ہوا۔

مکرم امین صاحب ایک ہردلعزیز شخصیت تھے۔ آپ بذلہ سنج اور باغ و بہار طبیعت کے مالک تھے۔ جنہیں پیار اور بے تکلفی سے لوگ الحاجی ایم بی اے (جو آپ کے نام کا مخفف بنتا ہے) کہہ کر مخاطب کرتے۔ آپ کا ایک خاص وصف یہ تھا کہ آپ کسی بھی تنازعہ یا گرما گرمی والی بحث یا جھگڑے کو ایک لطیفہ یا کہاوت سنا کر ٹھنڈا کرا دیتے، اور وہی مجلس زعفران زار ہو جاتی۔ اگر کوئی شخص اپنے لمبے چوڑے دکھڑے یا مسائل لے کر آتا تو ساری بات پوری توجہ سے سن لینے کے بعد یہی کہتے کہ دیکھو اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ کی دعا اللہ نے ہمیں کس لئے سکھائی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو بلا کا حافظہ عطا کیا تھا۔ برسہا برس پرانے واقعات بھی تمام تر جزوی تفصیلات کے ساتھ یوں سناتے گویا چند گھنٹوں یا دنوں پہلے کی کوئی بات ہو۔ آپ منکسر المزاج ہونے کے ساتھ ساتھ سادہ بود و باش رکھتے تھے۔ خاکسار کو آپ کے گھر جانے کا بھی موقع ملا۔ قدیم لیگوس شہر کے بیچوں بیچ ایک پُرپیچ تنگ گلی میں چھوٹی سی رہائش گاہ ۔ کمرے میں پتہ نہیں لگتا تھا کہ کتابوں، رسالوں اور مسودات سے بھری الماری کہاں آ کر ختم ہوئی اور آپ کا 'بستر' کہاں شروع ہوا۔ آپ کی وفات کے بعد آپ کی اولاد نے آپ کا جمع کردہ کتب کا وسیع اور قیمتی خزانہ احمدیہ مرکزی لائبریری میں آپ کے نام سے مختص سیکشن میں بطور صدقہ جاریہ عطیہ کر دیا ہے ۔

فجزاهم الله احسن الجزا۔

الحاجی محمد بعیدوامین صاحب نے اپنے پسماندگان میں دو بیوگان اور نو بچے چھوڑے ہیں جو اعلیٰ تعلیم یافتہ (ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، بینکر، ماہر تعلیم، سائنسدان، ماہر تاریخ، بزنس ایڈمنسٹریٹر وغیرہ) ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو بھی اور ان کی آئندہ آنے والی نسلوں کو بھی الحاجی امین صاحب کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خلافت احمدیہ کے سائے تلے دین حق کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وہ اپنا عہد بصد شان کر گئے پورا

ثبوت دے دیا عشاق نے محبت کا
نصیب ہو گیا رُتبہ انہیں شہادت کا
کٹا دئے رہِ حق میں انہوں نے سر اپنے
نگوں نہ ہونے دیا سر مگر صداقت کا
ہزار وار سہے جسم و جاں پہ اک اک نے
ہدف وہ بن گئے ہر قسم کی شقاوت کا
نثار کر دی ہر اک چیز پاس تھی جو بھی
کیا دریغ نہ کچھ جان و مال و عزت کا
وہ اپنا عہد بصد شان کر گئے پورا
نشان بن گئے اسلام و احمدیت کا
خدا قبول کرے جاں نثار یاں اُن کی
ہمیشہ سایہ ہو اُن پر خدا کی رحمت کا
اُنہیں کے نقش قدم پر ہمیں سارے
ادا کریں گے یقیناً جو حق ہے بیعت کا
ہم اپنے خون سے سینچیں گے باغ احمدؑ کو
بلند رکھیں گے جھنڈا سدا خلافت کا
اٹھیں گے جتنے بھی فتنے گزرتے جائیں گے
نہیں رہے گا زمانہ غموں کی شدّت کا
خدائے پاک ہماری مدد کو آئے گا
خدائے پاک کا وعدہ ہے ہم سے نصرت کا
ہزار سنگِ گراں آئیں راہ میں اشرف
رواں رہے گا سدا کارواں جماعت کا

(محمد شفیع اشرف۔ مرحوم)

THOMPSON & CO SOLICITORS
New Office in Morden
Consult us for your legal requirements
such as Immigration & Nationality, Conveyancing, Personal Injury, Family & Ancillary Proceedings, Wills & Probate, Criminal Litigation.
Contact: Anas A.Khan, John Thompson, Naeem Khan, David Brocklesby (Member of Family Law Panal) & David Wilson.
Head Office: 1st floor 48 Tooting High Street London SW17 0RG Tel: 020 8767 5005
Branch Office: 14-16 Mitcham Road, SW17 9NA Tel: 020 8682 4040
Morden Branch: 164 Kenley Road - Morden SW19 3DL Tel: 020 8545 0697
Mobile: 07702896350 -- 24hrs Crime Line: 07533667921

بقیہ: رپورٹ دورہ آئر لینڈ از صفحہ نمبر 11

ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی گالوے میں تشریف آوری ہوئی۔ گالوے میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اور ممبران قافلہ کے قیام کا انتظام ہوٹل Clayton میں کیا گیا تھا۔ جونہی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی گاڑی ہوٹل کے بیرونی احاطہ میں پہنچی احباب جماعت مرد وخواتین نے اپنے ہاتھ ہلاتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔

صدر لجنہ گالوے قانتہ نونن صاحبہ نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔ اس موقع پر بچوں اور بچیوں نے استقبالیہ ترانے پڑھے۔ گالوے جماعت کے ممبران کے علاوہ Cork، Limerick اور Athlone کی جماعتوں سے بھی احباب اور مختلف فیمیلز اپنے پیارے آقا کے استقبال کے لئے یہاں پہنچی ہوئی تھیں۔ بعض لوگوں کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے۔ انہوں نے پہلی بار حضور انور کو اپنے اتنا قریب دیکھا تھا۔ یہ دن ان کے لئے بہت ساری سعادتیں اور برکتیں لے کر آیا تھا۔ ہر چھوٹا بڑا ایک ایک لمحہ سے فیضیاب ہو رہا تھا۔ ہر ایک کی نظر حضور انور کے چہرہ مبارک پر مرکوز تھی۔ ہر ایک کا دل چاہ رہا تھا کہ عشق ومحبت اور فدائیت کی یہ گھڑیاں لمبی ہو جائیں۔

اس موقع پر حضور انور کی خدمت میں عزیزم ارسلان ملک نے پھول پیش کئے اور عزیزہ ایمن نونن نے حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی خدمت میں پھول پیش کئے۔

حضور انور نے اپنا ہاتھ بلند کر کے سب کو السلام علیکم کہا اور ہوٹل میں اپنے رہائشی اپارٹمنٹ میں تشریف لے گئے۔

نماز مغرب وعشاء کی ادائیگی کا انتظام ہوٹل کے ایک کمرہ میں کیا گیا تھا جہاں آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ تمام جماعتوں سے آنے والے احباب وخواتین نے حضور انور کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت پائی۔ ان میں سے بعض ایسے افراد بھی تھے جن کی اپنے پیارے آقا کی اقتداء میں یہ پہلی نماز تھی۔ ہر ایک اپنے اپنے رنگ میں فیضیاب ہو رہا تھا اور اپنی مراد پا رہا تھا۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز از راہ شفقت احباب میں رونق افروز ہوئے اور فرداً فرداً ہر ایک سے گفتگو فرمائی۔ بعضوں سے تعارف حاصل کیا اور ان کے کام وغیرہ کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ بعض دفعہ ایسے مواقع ہوتے ہیں اور ایسی سکیمیں نکلتی ہیں کہ ان ممالک میں آنے اور امیگریشن ملنے کے چانسز ہوتے ہیں تو ان سے بھرپور فائدہ اٹھانا چاہئے۔

حضور انور نے ڈنمارک کی مثال دیتے ہوئے بتایا کہ ڈنمارک میں ایک وقت مسلمان بہت کم تھے۔ ایک غیر از جماعت دوست کی وفات ہوئی۔ اس کا جنازہ پڑھنے والا کوئی نہ تھا۔ اس وقت کے مبلغ سلسلہ مکرم میر مسعود احمد صاحب مرحوم نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ہدایت طلب کی تو حضورؒ نے فرمایا کہ جو شخص مسلمان ہے اور آنحضرت ﷺ کی طرف منسوب ہوتا ہے وہ بغیر جنازہ کے دفن نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ جماعت نے اس کی تجہیز وتکفین کا انتظام کیا۔ حضور انور نے فرمایا بعد میں دوسرے لوگوں نے ان مواقع سے فائدہ اٹھایا اور بکثرت ڈنمارک پہنچے۔ اب وہاں غیر احمدیوں کی تعداد تو لاکھوں میں ہے جبکہ احمدیوں کی تعداد چند سو تک ہے۔ اگر اس وقت فائدہ اٹھایا جاتا تو آج احمدیوں کی وہاں تعداد ہزاروں میں ہوتی۔ اس لئے امیگریشن کی جو بھی سکیمیں نکلتی ہیں، مواقع پیدا ہوتے ہیں ان سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور نظر رکھنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا یہاں آئر لینڈ میں کافی ایگریکلچر زمین خالی پڑی ہے۔ پتہ کریں یہاں زراعت کے لئے زمین مل سکتی ہے؟ اس سے فائدہ اٹھانا چاہئے۔

بعد ازاں پونے نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

اعلان

اگر آپ نے کبھی کوئی مقالہ یا کتاب لکھی ہے یا آپ کی کوئی تصنیف شائع ہوئی ہے تو درخواست ہے کہ اولین فرصت میں ہم سے رابطہ فرمائیں۔

''ریسرچ سیل'' ایسی تمام کتب/ اخبارات ورسائل اور مقالہ جات کا ڈیٹا Data اکٹھا کر رہا ہے جو 1889ء سے لے کر اب تک کسی بھی احمدی کی طرف سے شائع شدہ ہوں۔

درج ذیل کوائف کے مطابق ہمیں فیکس یا ای میل کریں۔ اگر آپ کے پاس سلسلہ کی پرانی کتب موجود ہیں تو بھی درخواست ہے کہ ہمیں مطلع فرمائیں۔ آپ کے تعاون کا شدت سے انتظار رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً۔

ضروری کوائف:

کتاب کا نام: مصنف/ مرتب/ مترجم کا نام: ایڈیشن: مقام اشاعت: تاریخ اشاعت: ناشر/ طابع: تعداد صفحات: سائز کتاب: موضوع۔

برائے رابطہ فون نمبرز: آفس: 0092476215953 ، Res:047614313, Mob: 03344290902 ، فیکس نمبر: 0092476 211943

ای میل: tahqeeq@gmail.com, ayaz313@hotmail.com, tahqeeq@yahoo.com،

(انچارج ریسرچ سیل۔ ربوہ)

آپ کے ملک میں ایسے ہونہار احمدی طلباء وطالبات یا ایسے احمدی مرد وخواتین جو علم کے میدان میں، کھیل کے میدان میں یا خدمت انسانیت کے مختلف میدانوں میں ملکی یا بین الاقوامی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کر کے شہرت پا چکے ہیں ان کے تعارف اور انٹرویوز پر مشتمل مضامین ہمیں بھجوائیں۔

(ادارہ)

کنارِ راوی لہو کے دریا بہانے والو

کنار راوی لہو کے دریا بہانے والو
رہ وفا کی ہر ایک پُر خار راہ گزر پر
بہت پُرانا ہے ساتھ اپنا
نہ تم نئے ہو نہ ہم نئے ہیں
یہ داستاں بھی نئی نہیں ہے
کہ جب بھی ارض خدا کے کعبے سے بُت اٹھانے کا وقت آیا
کوئی اتارا گیا پیمبر
بھٹکتی روحوں کو جس نے سودائے شب گماں سے
رہائی دینے کی بات چھیڑی
تم اپنے تیر وتفنگ لے کر
شریر ہاتھوں میں سنگ لے کر
رہِ وفا کے ہر اِک مسیحا کی راہ روکے کھڑے ہوئے تھے
جہاں بھی، جب بھی
کسی نے حق کا عَلم اٹھایا
اندھیری راتوں میں روشنی کا دیا جلایا
بڑھا دیئے تم نے لاؤ لشکر
تمہی نے نمرودیت کو رنگ دوام دینے کی جستجو کی
اَلاؤ دہکا کے نفرتوں کے
بھڑکتے شعلوں میں ابراہیمؑ
یقینِ وایماں کو آزمایا
تمہی نے کبر وغرورِ فرعونِ کج کلاہ کی خدائی دینے کی آرزو میں
غلام قوموں کو روند ڈالا
مسیحؑ کو مصلوب کرنے والو!
زمینِ طائف پہ وجہِ تخلیقِ دو جہاں کا
لہو مقدّس بہانے والو!
حسینؓ ابن علیؓ کو نوکِ سناں کی زینت بنانے والو!
کنارِ آبِ فرات تم نے
یزیدیّت کا علَم اٹھایا
یہ لوگ ہم تھے
ستم رسیدہ، بدن دریدہ
جنہوں نے نامِ خدا کی خاطر دُکھ اٹھائے
یہ زخم کھائے
ستم کے آگے نہ سر جھکائے
بدن کی ساری عبادتوں کو
رگوں میں بہتے لہو کی ساری حرارتوں کو
نفس کی ساری کرامتوں کو
بنام تقدیسِ خوابِ فردا
درِ محبت پہ وار آئے
زمینِ کابل پہ داستان وفا
برنگِ گلاب لکھّی

کنار راوی لہو کے دریا بہانے والو!
یقین رکھو قریب تر ہے
حساب روز جزا کی ساعت
کہ جب پکارے گا منصفی کو لہو ہمارا
تو کانپ اٹھے گا سر سے پا تک جنوں تمہارا
ہر ایک ستم کا حساب دو گے
جواب دو گے
لہو رگوں سے جو بہ گیا ہے
وہ خوں جو دامن میں بھر گیا ہے
وہ گولیاں جو مرے شہیدوں کے پاک جسموں کو
چھید کرتی گزر گئی ہیں
وہ ہچکیاں جو لبوں پہ آ کے ٹھہر گئی ہیں
وہ شورِ آہ وفغاں جو سینوں میں تھم گیا ہے
جو اشک آنکھوں کی ہنڈیوں سے اُبل پڑے ہیں
حساب دو گے
یتیم بچوں کی بے بسی کا
جو اپنے باپوں کو ڈھونڈتے ہیں
غم والَم سے نڈھال ماؤں کے قلب وجاں پہ
گزرنے والی قیامتوں کا
حساب دو گے
کہ ہم شہیدوں کی آبروئے وفا کے وارث
فرازِ طُورِ الَم پہ دستِ دعا اٹھائے
خدا کی درگاہ پہ جھک گئے ہیں
بہت دنوں سے رہِ وفا کو
نگارِ لالہ کی جستجو تھی
رہِ محبت کے شاہزادوں
کو سر فروشی کی آرزو تھی
جنوں کو شانِ قلندری کی
یقیں کو نعرۂ سرمدی کی
سو نام اپنے
فرازِ فضل پہ لکھ دیئے ہیں
چراغ مقتل میں رکھ دیئے ہیں
یہی تمنا کہ بعد اپنے
سبھی دریچوں میں قتل گاہوں کے
ان چراغوں کی روشنی ہو

(ڈاکٹر فضل الرحمٰن بشیر۔ تنزانیہ)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورۂ آئرلینڈ کی مختصر رپورٹ

ڈبلن کی مشہور Cherster Beaty لائبریری کا وزٹ۔ فیملی ملاقاتیں۔ ڈبلن سے گالوے کے لئے روانگی۔ گالوے (Galwa) میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا ورود مسعود۔ احباب جماعت کی طرف سے والہانہ استقبال۔

(آئرلینڈ میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کی مختصر جھلکیاں)

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

15 ستمبر 2010ء بروز بدھ:

نماز فجر کی ادائیگی کے لئے انتظام ہوٹل کے ایک ہال میں کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہاں ڈبلن کے وقت کے مطابق صبح چھ بجے اس ہال میں تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ ڈبلن شہر کے مختلف حصوں میں آباد خاندان صبح مختلف مقامات سے سفر کر کے نماز فجر کی ادائیگی کے لئے ہوٹل پہنچے اور اس جماعت کے مرد و خواتین نے اپنے پیارے آقا کی اقتدا میں نماز فجر ادا کرنے کی توفیق پائی۔

نماز فجر کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔

Chester Beaty Library کا وزٹ

آج یہاں کی مقامی جماعت نے Chester Beaty Library کے وزٹ کا پروگرام ترتیب دیا ہوا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دس بج کر چالیس منٹ پر ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق اس لائبریری کے وزٹ کے لئے روانگی ہوئی۔ سوا گیارہ بجے Dublin Castle پہنچے جہاں یہ لائبریری واقع ہے۔ اس جگہ پر پولیس کی گاڑی پہلے ہی پہنچی ہوئی تھی اور لائبریری تک جانے کے لئے راستہ کلیئر کیا ہوا تھا اور جب تک حضور انور کا لائبریری کا وزٹ رہا پولیس باہر ڈیوٹی پر موجود رہی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب لائبریری میں داخل ہوئے تو Mrs.Elain Wright نے اپنے سٹاف کے ساتھ حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ مسز ایلین پی ایچ ڈی ہیں اور سکالر ہیں اور بعض کتب کی مصنف بھی ہیں۔ موصوفہ نے خود بطور گائیڈ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو اس لائبریری کا مکمل وزٹ کروایا۔

یہ لائبریری ایک عجائب گھر (Museum) کی شکل میں ہے اور اس کا شمار یورپ کے بہترین عجائب گھروں میں ہوتا ہے۔ اس موجودہ لائبریری کا قیام 2000ء میں عمل میں آیا۔ Sir Albert Chester Beaty ایک Mining Engineer تھا۔ 1950ء میں اس کی Collections کو سنبھالنے اور محفوظ کرنے کے لئے اس کا قیام عمل میں آیا ہے۔

اس لائبریری میں ہاتھ کی لکھی ہوئی قدیم کتب موجود ہیں۔ نویں، دسویں صدی میں کوفی رسم الخط میں لکھے ہوئے قرآن کریم موجود ہیں۔ آنحضرت ﷺ کی سیرت اور اسلام کی تاریخ پر لکھی ہوئی قدیم، ابتدائی کتب کے نسخے یہاں رکھے ہوئے ہیں۔ اسی طرح بعد کے مختلف ادوار کے قرآن کریم اور دیگر مختلف کتب جن میں چہل احادیث اور دعاؤں کی کتب شامل ہیں اس لائبریری کی زینت ہیں۔

اسی طرح بائبل کے بعض قدیمی نسخے بھی موجود ہیں۔ بعض قدیم Scriptures موجود ہیں۔ چائنیز زبان میں ان کی قدیم مذہبی کتب بھی اس لائبریری کا حصہ ہیں۔ اسی طرح سترھویں اور اٹھارہویں صدی سے تعلق رکھنے والے جاپانی زبان میں Painted Scrolls موجود ہیں۔ بدھ ازم سے تعلق رکھنے والی بعض قدیم کتب اور نسخے بھی اس لائبریری کا حصہ ہیں۔

اس لائبریری کے ایک حصہ میں مغلیہ سلطنت، مغل بادشاہوں کے ادوار کی نادر اشیاء تصویر نما زبان میں پینٹنگ کی صورت میں اور تحریری زبان میں اور کتب کی صورت میں رکھی گئی ہیں۔ بعض قدیم فارسی اور ٹرکش زبان کی کتب موجود ہیں۔

اس لائبریری کے وزٹ کے دوران گائیڈ کے ایک سوال پر جماعت احمدیہ کا تعارف کرواتے ہوئے حضور انور نے فرمایا: ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق ایک شخص مبعوث ہوگا اور وہ مسیح بھی ہوگا اور مہدی بھی ہوگا۔ ہمارے عقیدہ کے مطابق یہ شخص حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام کی صورت میں آچکا ہے اور آپؑ غیر شرعی نبی ہیں۔ جب کہ دوسرے غیر از جماعت لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ خاتم النبیین ہیں اس لئے اب آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ ہم کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے بعد کوئی شرعی نبی، نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آسکتا لیکن ہم یہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ کی مہر کے ساتھ غیر شرعی نبی آسکتا ہے جو قرآن کریم کی تعلیم دے گا اور اسلام کی حقیقی تعلیم دے گا۔ پس ہم میں اور دوسروں میں یہ ایک فرق ہے۔

حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 1889ء میں قادیان میں جماعت کا قیام فرمایا۔ اب اللہ کے فضل سے جماعت دنیا کے 198 ممالک میں پھیل چکی ہے۔ جماعت احمدیہ کا پہلا مرکز قادیان میں تھا۔ 1947ء میں وہاں سے پاکستان ربوہ منتقل ہوا اور پھر 1984ء میں حکومت کے بعض ظالمانہ قوانین کی وجہ سے جماعت کے چوتھے خلیفہ نے پاکستان سے لندن ہجرت کی اور اس وقت سے ہیڈ کوارٹر لندن میں ہے۔ 2003ء میں چوتھے خلیفہ کی وفات ہوئی اس کے بعد اب مَیں پانچواں خلیفہ ہوں۔

حضور انور نے قرآن کریم کے تراجم کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جماعت کو دنیا کی مختلف 69 زبانوں میں قرآن کریم کا ترجمہ شائع کرنے کی توفیق مل چکی ہے۔ منتخبہ آیات کا ترجمہ سو زبانوں میں شائع کیا ہے۔ اسی طرح اسلام کے بارہ میں، آنحضرت ﷺ کے بارہ میں دنیا کی مختلف زبانوں میں ایک بہت بڑی تعداد میں لٹریچر شائع ہوا ہے۔

حضور نے MTA کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے اس ٹی وی چینل کی نشریات 24 گھنٹے جاری ہیں اور دنیا کے ہر خطہ میں دیکھی جاسکتی ہیں۔

حضور نے فرمایا ہم سو ملینز تک پہنچ چکے ہیں۔ افریقہ میں ہماری جماعت کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ غانا، نائیجیریا، سیرالیون، گیمبیا، فرانکوفون ممالک میں اور ایسٹ افریقہ میں بھی بڑی کمیونٹی ہے۔ ہر جگہ ہم مساجد اور مشن ہاؤسز تعمیر کر رہے ہیں اور یہ ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور اب آئرلینڈ میں بھی پہلی مسجد کا سنگ بنیاد رکھا جا رہا ہے۔ یہاں ڈبلن اور گالوے میں ہماری جماعت کی تعداد دو صد سے زائد ہے۔

مکرم ابراہیم نونن صاحب پاس کھڑے تھے۔ حضور انور نے فرمایا یہ ہمارے آئرش مبلغ ہیں۔ ہمارے مبلغین افریقن بھی ہیں، انگلش، کینیڈین، امریکنز اور جرمن بھی ہیں۔

حضور انور نے گائیڈ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ آپ یوکے آئیں۔ ہم کو بتائیں، ہم آپ کا انتظام کریں گے۔ حضور انور نے مکرم ابراہیم نونن صاحب مبلغ آئرلینڈ کو ہدایت فرمائی کہ قرآن کریم (5 Volume Commentry)، اسلامی اصول کی فلاسفی اور مسجد بیت الفتوح کی تصویر اور مختلف فولڈرز والا پورا پیکج ان کو دیں۔

اس وزٹ کے آخر پر لائبریری کے سٹاف نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت حاصل کی۔

بعد ازاں یہاں سے سوا بارہ بجے ڈبلن شہر میں واقع "Phoenix Park" سے گزرتے ہوئے ہوٹل کی طرف واپسی ہوئی۔

"Phoenix Park" کسی بھی شہری حدود کے اندر یورپ کا سب سے بڑا پارک ہے۔ اس کا مجموعی رقبہ 1750 ایکڑ ہے۔ اس پارک میں آئرلینڈ کے صدر کی رہائشگاہ ہے۔ پولیس کا ہیڈ کوارٹر ہے اور امریکن سفارت خانے کی رہائشگاہیں ہیں۔ اسی طرح اس پارک کے اندر Dublin Zoo بھی بنایا گیا ہے جس میں دنیا بھر سے مختلف جانور رکھے گئے ہیں۔ پارک کے بعض حصوں میں کھیلوں کی گراؤنڈ بھی ہیں اور ایک بڑا حصہ جنگلات پر مشتمل ہے۔ اس پارک کے اندر بہت لمبی چوڑی سڑکیں تعمیر کی گئی ہیں۔

اس پارک کے مختلف راستوں سے گزرتے ہوئے پونے ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہوٹل تشریف آوری ہوئی۔

فیملی ملاقاتیں

یہاں پروگرام کے مطابق سوا ایک بجے فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج ڈبلن (Dublin) جماعت کی پندرہ فیملیز کے 61 افراد نے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ہر فیملی نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے چھوٹے بچوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ اور بڑی عمر کے تعلیم حاصل کرنے والے بچوں کو قلم عطا فرمائے۔ بعض احباب اور فیملیز نے اپنی زندگی میں پہلی بار اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ ہر ایک چھوٹا بڑا اپنی خوش نصیبی پر خوش تھا۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام دو بج کر چالیس منٹ تک جاری رہا۔

ڈبلن سے گالوے کو روانگی

آج پروگرام کے مطابق ڈبلن سے گالوے (Galway) شہر کے لئے روانگی تھی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد تین بج کر پچیس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہوٹل سے مشن ہاؤس ''بیت الاحد'' کے لئے روانہ ہوئے۔ اور تین بج کر پینتیس منٹ پر مشن ہاؤس آمد ہوئی۔ جہاں حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ اور احباب جماعت کو السلام علیکم کہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ خواتین کے حصہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔

یہاں سے گالوے روانگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور چار بجے قافلہ بطرف گالوے روانہ ہوا۔

گالوے (Galway)، ڈبلن شہر سے 120 میل مغرب کی طرف ساحل سمندر پر واقع آئرلینڈ کا چوتھا بڑا شہر ہے۔ اس شہر کی دریافت تیرھویں صدی عیسوی میں ہوئی۔ اس شہر میں آباد لوگوں کی تعداد 68 ہزار ہے۔ اس شہر کو آئرلینڈ کے مغربی ساحل پر آباد ہونے کی وجہ سے یورپ کا آخری شہر بھی کہا جاسکتا ہے۔

ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور حضور انور

باقی صفحہ 10 پر ملاحظہ فرمائیں

بقیہ :خلاصہ خطبہ عید الفطر از صفحہ 16

میں اخبار میں یہ خبر آئی کہ انہوں نے یہ بیان دیا کہ اگر صدر اوباما گراؤنڈ زیرو پر مسلمانوں کے ساتھ دو نفل پڑھ لیں تو مسلم اُمّہ ان کو خلیفۃ المسلمین اور امیر المؤمنین تسلیم کر لے گی۔ حضور نے فرمایا یہ ان لوگوں کی فراست کا حال ہے کہ امیر المؤمنین اور خلیفۃ المسلمین کے لئے یہ کس قسم کے معیار انہوں نے بنا لئے ہیں اور کس قسم کے معیار رکھ کر یہ بنانا چاہتے ہیں۔ پس مسیح موعود کو نہ مان کر ان کی آنکھ بھی ہر معاملے کو دنیا کی نظر سے دیکھتی ہے۔ اس بات سے ہی اندازہ ہوتا ہے کہ اندھیروں کی کیا کیفیت ہو چکی ہے اور کہتے یہ ہیں کہ ہمیں اب کسی مسیح و مہدی کی ضرورت نہیں رہی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے بتایا کہ مسیح موعود کے آنے سے اسلام پر تنگی کا دور گزر گیا ہے۔ مسیح الزمان نے اسلام کی خوبصورت تعلیم کو روشن کر کے دنیا کے سامنے پیش کر دیا ہے۔ تمام تر روکوں کے باوجود جو اپنوں اور غیروں کی طرف سے کھڑی کی جا رہی ہیں احمدیت کا قافلہ آگے بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ مختلف مذاہب کے ماننے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو رہے ہیں اور مسلمانوں میں سے بھی سعید فطرت امام الزماں کے ہاتھ پر جمع ہو کر اس اسلام کی تعلیم کو اپنا رہے ہیں جو فرقوں کی تفریق سے آزاد قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں نے اپنے اوپر لاگو کی تھی اور جو حقیقی اسلام کی تعلیم ہے۔ یہ احمدی مسلمان وہ نمونے دکھا رہے ہیں جن کے عملی نمونے صحابہ رضوان اللہ علیہم نے ہمارے سامنے رکھے تھے۔ جنہوں نے جانوں کی قربانیاں دیں اور اسلام کے جھنڈے کو بلند رکھا۔ جنہوں نے عبادتوں کے معیار قائم کرنے کی کوشش کی اور جان اور مال کو بھی خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے بے دریغ خرچ کیا۔ جنہوں نے خدا اور اس کے رسول کی خاطر قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ پس آج احمدی ہیں جو اس عملی نمونے کی تصویر ہیں۔ جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا بلند کرنے کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے نہ صرف تیار ہیں بلکہ دے رہے ہیں۔ یہ نمونے ہمیں ہر اس مسلمان ملک میں نظر آتے ہیں جہاں احمدیت کے مخالفین احمدیت کے بارے میں لوگوں کے دلوں میں اسلام کے نام پر زہر بھر رہے ہیں۔ یا بعض حکومتیں ہیں جو اپنے غلط مفادات کے حصول کے لئے ان غلط حرکات کرنے والوں کا ساتھ دے رہی ہیں۔

حضور نے اسلام کے دورِ اوّل میں صحابہ کی قربانیوں کی مثالیں دیتے ہوئے فرمایا کہ ہر تنگی کے بعد جو کامیابی مقدر ہونے کا وعدہ دو مرتبہ فرمایا ہے وہ اس لئے ہے کہ جو نظارے دورِ اول والوں نے دیکھے تھے وہ آپ کی نشأۃِ ثانیہ میں بھی ظاہر ہوں گے۔ نام نہاد مولوی چاہیں یا نہ چاہیں، اسلام کی سرسبزی کا دور مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اور آپ کی جماعت کے ساتھ مقدر ہے۔ اگر دشمن کی طرف سے تنگیاں وارد کی جاتی ہیں تو کامیابیاں بھی پہلے سے بڑھ کر اپنی شان کے ساتھ ظاہر ہو رہی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ بھی خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا۔ چنانچہ 1883ء میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام فرمایا کہ بَعْدَ الْعُسْرِ یُسْراً۔ یعنی تنگیاں تو ہیں، مشکلات میں سے گزرنا تو پڑے گا۔ لیکن ہر مشکل، ہر تنگی بے شمار کامیابیوں کا مقدر بن کر آئے گی۔ اور یہی الٰہی جماعتوں کا خاصہ ہے۔ اور جس دین کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک اپنی شان و شوکت کے ساتھ قائم رکھنے کا وعدہ فرمایا ہے اور تمام نشانیاں بھی ہم پوری ہوتے دیکھتے ہیں اور ترقی کے قدم بھی آگے بڑھ رہے ہیں۔ تو پھر ہم کیوں نہ اس بات پر علیٰ وجہ البصیرت قائم ہوں کہ مخالفین اور علماء کی مخالفتیں ہمارا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ افراد کی جانیں قربان کرنے سے قومیں تباہ نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ جب جذبے اور جوش اور عزم کے ساتھ جانیں قربان کی جائیں اور قربانی کرنے کے عہد کئے جائیں تو وہ قوموں اور جماعت کی زندگیوں کو لمبا کرتی ہیں۔ ان کی طاقت کو مضبوط کرتی ہیں۔ اور جب خدا تعالیٰ کے وعدے ان قربانیوں اور ان عزموں کو روشن تر کر کے ایمانوں کو مضبوط کر رہے ہوں۔ تو پھر قربانیاں اور تنگیاں بالکل معمولی لگتی ہیں۔ اور ترقیاں ایک نئی شان کے ساتھ نظر آتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بھی اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا اور مختلف انداز میں مختلف موقعوں پر فرمایا۔ دعویٰ سے بہت پہلے ہی خدا تعالیٰ نے آپ کو تسلیاں دی ہیں اور دیتا رہا کہ میں جس کام کے لئے تمہیں کھڑا کرنے والا ہوں، وہ چاہے جیسا بھی مشکل کام ہو میں تمہارے ساتھ ہوں اور فتح اور غلبہ تم دیکھو گے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے بعض الہامات اور رؤیا کا ذکر بھی اس سلسلہ میں فرمایا اور فرمایا کہ پس ہمیں تو ان خوشخبریوں کی روشنی میں ذرا بھی شک نہیں ہے کہ مخالفینِ احمدیت کی طرف سے جو تنگیاں ہم پر وارد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے یا ظلموں کا نشانہ بنایا جاتا ہے اس سے جماعت احمدیہ کو کوئی نقصان پہنچ سکے گا۔ دشمنوں کے مکروں کا ناکام ہونا یا جو مقصد وہ حاصل کرنا چاہتے ہیں ان کا حاصل نہ ہونا یہ فتح کی نشانی ہے۔ لیکن فتح کا نقارہ کیا ہے۔ وہ تو عظیم الشان فتح ہوگی اور دنیا کو نظر آئے گا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے وعدہ فرمایا ہے بجے اور ضرور بجے گا۔

حضور نے فرمایا کہ دشمن جو وقتاً فوقتاً احمدیوں کو تکلیف پہنچاتے ہیں۔ چاہے وہ مصر میں ہے یا انڈونیشیا میں ہے، ملائیشیا میں ہیں یا سری لنکا میں ہیں، ہندوستان میں ہیں یا بنگلہ دیش میں یا پاکستان میں۔ ابھی گزشتہ دنوں بنگلہ دیش میں ہماری ایک چھوٹی سی جماعت ایک دور دراز کے قصبہ میں ہے جس کا نام چاند تارہ ہے۔ وہاں کی مسجد کی تعمیر کے دوران، وسیع کر رہے تھے کہ مسجد کو کہ بلوائیوں نے جن میں مولوی شامل تھے نہ صرف یہ کہ حملہ کیا، زخمی کیا لوگوں کو بلکہ مسجد بھی گرا دی۔ احمدیوں کے گھروں کو بھی نقصان پہنچایا۔ ان غریبوں کے سامانوں کو جلا دیا۔ جب ڈھاکہ مرکز سے ہمارا وفد وہاں گیا تو جب عورتوں سے حال احوال پوچھا جا رہا تھا۔ عورتیں عموماً کمزور ہوتی ہیں تو ایک عورت نے ہنس کر کہا یہ چاہیں جتنا بھی نقصان پہنچا لیں ہمارا ایمان نہیں چھین سکتے۔ صدمہ تھا تو اس عورت کو کہ ہم مسجد کی تعمیر ابھی نہیں کر سکتے، ہمارے کام کچھ رک گئے۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان کا جہاں تک سوال ہے وہاں تو ظلم و بربریت کی وہ داستانیں رقم ہو رہی ہیں کہ لگتا ہے ان لوگوں کو خدا تعالیٰ کی طاقتوں اور قدرتوں پر معمولی سا بھی ایمان نہیں۔ اگر ایمان ہوتا تو خدا تعالیٰ کے نام پر یہ ظلم روا نہ رکھتے۔ گزشتہ رمضان سے اب تک 99 شہادتیں ہو چکی ہیں اور 86 شہادتیں تو ظالموں نے ایک دن میں کی ہیں۔ ان ظالموں کے خیال میں احمدی کا خون اتنا ارزاں ہے کہ جس کی کوئی قیمت ہی نہیں ہے اور ان کے خیال میں نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کو بھی اس خون کے بہنے کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔ لیکن ان خون بہانے والوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ان ظالموں سے خون کے ہر ہر قطرے کا حساب لے گا اور ضرور لے گا۔ اور اس خون کے ہر قطرے کو قبول کر کے اس طرح نوازے گا اور نواز رہا ہے جو ہمیں اللہ تعالیٰ کے وعدہ فَتْحًا مُّبِیْنًا کے ہر دم قریب تر لے جاتے چلے جا رہے ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ کا جو تعارف لاہور کے واقعہ کے بعد دنیا میں ہوا ہے، تعارف تو شاید پہلے بھی تھا لیکن توجہ نہیں تھی تو جو توجہ جماعت کی طرف ہوئی ہے وہ توجہ اور تعارف اگر ہم اپنے وسائل کے ذریعہ سے کرتے رہتے تو شاید کئی دہائیاں لگ جاتیں۔ پس اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق ان شہداء نے نہ صرف شہادت کا رتبہ پا کر اگلے جہان میں ہمیشہ کی زندگی پا لی ہے بلکہ اس دنیا میں بھی اپنی جان کی قربانی دے کر دنیا کے کناروں تک حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیغام کو پہنچانے کا ذریعہ بن گئے ہیں۔ پیغام تو اللہ تعالیٰ نے پہنچانا ہے اور پہنچا رہا ہے اور پہنچائے گا، لیکن ذرائع اللہ تعالیٰ بناتا ہے تو ان شہداء کو بھی ایک بڑا تیز ذریعہ بنا دیا ہے اس پیغام کو پہنچانے کا۔ پس خوش قسمت ہیں یہ قربانیاں کرنے والے۔

حضور نے فرمایا کہ پاکستان میں آج کل درجنوں آدمی غیر از جماعت دوسرے مسلمان مختلف مذاہب کے بھی دہشت گردوں کا نشانہ بن کر اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں اور کئی معصوم جانیں ضائع ہو رہی ہیں۔ بچے یتیم ہو رہے ہیں، عورتیں بیوہ ہو رہی ہیں، بوڑھے ماں باپ اپنے جوان بچوں کے سہاروں سے محروم ہو رہے ہیں لیکن نہ ان مرنے والوں کو پتہ ہے کہ ہمیں کیوں مارا گیا ہے نہ ان کے لواحقین کو پتہ ہے کہ ہمارے پیاروں کو کیوں مارا گیا ہے اور کیوں مارا جا رہا ہے۔ لیکن ہر احمدی پاکستان میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر پھر رہا ہے اور جانتا ہے کہ اگر میری جان جائے گی تو ایک عظیم مقصد کے لئے جائے گی۔ اور شہداء کے لواحقین، بچے، بیوائیں، ماں باپ جانتے ہیں کہ ہمارے پیاروں نے جو قربانیاں دی ہیں وہ ایک عظیم مقصد کے لئے دی ہیں اور دے رہے ہیں اور جہاں انہوں نے جان کے نذرانے دے کر اپنی زندگی ابدی کر لی ہے وہاں پیچھے رہنے والوں کے بھی سر فخر سے اونچے کر دیئے ہیں۔ کئی خط مجھے اس مضمون کے آئے ہیں آتے ہیں اور اکثر آ رہے ہیں کہ ہمیں تو علم ہی نہیں تھا کہ ہمارے پیارے ہم سے جدا ہونے والے ہمارے مقام کو بھی کتنا بڑھا گئے ہیں اور یہ تو ذاتی فائدے ہیں، لیکن جو جماعتی فائدے ہوئے ہیں اور ہو رہے ہیں، اور ہوں گے انشاء اللہ تعالیٰ، جن میں احمدیوں کے ایمان کی مضبوطی بھی شامل ہے اس مضمون کے بھی کئی خط مجھے آتے ہیں کہ ان قربانیوں سے ہمارے خوف دور ہو گئے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا قرب پانے کی خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ پہلے جو سستیاں تھیں ان کو دور کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے۔ اور پھر جیسا کہ میں نے کہا جماعتی تبلیغ کے میدان تو مزید کھلے ہی ہیں۔

حضور نے فرمایا پس گو ہمارے شہداء نے بہت بڑی قربانی دی ہے لیکن اس قربانی کے پیچھے جس عظیم انقلاب کی تاریں ہل رہی ہیں وہ آج کے دن ہمیں اس طرف متوجہ کر رہی ہیں کہ حقیقی عید تو اس دن آئے گی جب ان قربانیوں کے صدقے دنیا اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے گی۔ جب دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔ یہ احمدیوں پر تنگ حالات بتا رہے ہیں کہ عسر کی حالت تو بے شک ہے لیکن اس عُسر کے پیچھے مسیح محمدی سے اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے مطابق جو یُسر کے حالات پیدا ہونے ہیں ان میں ان قربانیوں کے روشن باب رقم ہوں گے۔ اس عظیم الشان فتح کا نقارہ بجے گا انشاء اللہ تعالیٰ جس کا اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے وعدہ فرمایا ہے۔ آئندہ جب احمدیت اور حقیقی اسلام کی فتح کی خوشی منائی جائے گی یا فتح کی خوشی میں عید منائی جائے گی تو شہدائے احمدیت کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔ دنیا کو بتایا جائے گا کہ آج جو تم فتح کی خوشیاں اور عید منا رہے ہو یہ ان قربانیوں کی مرہونِ منت ہیں جو شہداء نے اپنے خون بہا کر دیں۔ پس دشمن سمجھتا ہے کہ احمدی کا خون ارزاں ہے۔ یہ خون تو ہر دن اپنی قیمت بڑھاتا چلا جا رہا ہے۔ قرونِ اولیٰ کے شہداء کی قربانیوں کو تاریخ نے آج تک نہیں بھلایا تو ان کے نقشِ قدم پر چلنے والوں کی کوششوں، نقشِ قدم پر چلنے والوں، نقشِ قدم پر چلنے کی کوشش کرنے والوں کی قربانیوں کو بھی تاریخ کبھی نہیں بھلائے گی۔

حضور نے فرمایا: پس شہیدوں کے بیوی بچے، ماں باپ، بھائی بہن بلکہ ہم سب، ان کو اس بات پر اپنے پیارے شہداء کا شکر گزار ہوتے ہوئے عید منانی چاہئے کہ انہوں نے زمانے کے امام کی فکروں کو دور کرتے ہوئے جہاں اپنے خون کی تاریخ، اپنے خون سے جماعت کی تاریخ رقم کی ہے وہاں ہمیں بھی عید منانے کے نئے اسلوب سکھا گئے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ چند سالوں سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ جہاں نفس کی پاکیزگی کی خاطر ہم رمضان میں جائز چیزوں کی قربانی دیتے ہیں جس کے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہم عید مناتے ہیں وہاں ہم میں سے ایسے بھی ہیں جو اپنی جانوں کی قربانیاں رمضان میں دے کر جنتوں کی بشارت پا کر حقیقی عید منانے والے بن گئے ہیں۔ اور اس مقام کو پا گئے ہیں جو خدا تعالیٰ کی رضا کا مقام ہے۔ گو پیچھے رہنے والوں کے لئے یہ بڑی تکلیف دہ صورتِ حال ہے، اپنوں کا غم تو بھلایا ہی نہیں جا سکتا، اور جب کوئی ظاہری خوشی کا موقع آئے، جب عیدیں آئیں تو یہ جدائی کا غم زیادہ ابھر کر سامنے آتا ہے۔ کئی بیوائیں ہیں جو اپنی عدت کا عرصہ پورا کر رہی ہیں اور عید کے باوجود ایک غم کی کیفیت میں ہیں۔ کئی بچے ہیں جو اس سال عید پر اپنے باپوں کی شفقت سے محروم ہیں۔ کئی مائیں ہیں جو اپنے جگر گوشوں کو سینے سے لگا کر عید مبارک دیا کرتی تھیں لیکن اس سال ان کے مزاروں پر دعا کر کے اپنے دل کی ٹھنڈک کے سامان پیدا کریں گی۔ کئی باپ ہیں جو اپنے شہید بیٹوں کے سہارے عید پڑھنے جایا کرتے تھے اب کسی اور کے سہارے ان کی قبروں پر دعا کے لئے جا رہے ہوں گے۔ یہ ایک ایسی صورت ہے جو خونی رشتوں کو بلکہ قریبی دوستوں کو بھی آج بے چین کر رہی ہے اور بے چین کر رہی ہوگی اور عید کی خوشی کے بجائے غم کی حالت پیدا کر رہی ہوگی۔ لیکن اگر ہم سوچیں تو رمضان میں اور عید کے دن دنیا میں کتنی ہی موتیں واقع ہو جاتی ہیں اور صبر کرنا پڑتا ہے۔ ان شہداء کی موت تو جماعت کو زندگی بخشنے کے لئے ہوئی ہے۔ ان شہداء نے اپنی جان تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق تھے ان سے اپنی وفا کے عہد نبھاتے ہوئے دی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے دی ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ ہم بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آج عید نہ منائیں۔ جب ہم عید منائیں گے، اس عید کے دن دل کے غموں کو خدا تعالیٰ کے حضور پیش کریں گے تو یہ دعائیں جہاں ان شہداء کے درجات مزید بلند کرنے کا باعث ہوں گی، وہاں ہمارے لئے بھی تسکین کے سامان پیدا کریں گی۔ عُسر کا عارضی دور یُسر کے وسیع دور میں تبدیل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

حضور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے عید کے متعلق تمام الہامات ہمیں عید کی خوشیوں کی خبر دیتے ہیں اس لئے یہ تو سوال نہیں پیدا ہوتا کہ اللہ تعالیٰ نے جو ظاہری عیدوں کے سامان فرمائے ہیں وہ ہم نہ منائیں اور ان خوشیوں میں شامل نہ ہوں جو خدا تعالیٰ نے اس زمانے کے امام کے ساتھ وابستہ فرمائی ہیں۔ آپ کا ایک الہام ہے، آمدن عید مبارک بادت۔ عید تو ہے چاہے کرو یا نہ کرو۔ پہلے حصے کا مطلب یہ ہے کہ عید کا آنا تیرے لئے مبارک ہو۔ پس عید کا آنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے لئے مبارک ہے اور پھر آپ کی وجہ سے جماعت احمدیہ کے لئے اور پھر کل امتِ مسلمہ کے لئے بھی مبارک ہوسکتا ہے اور ہے۔ امتِ مسلمہ کے لئے بھی حقیقی عید تبھی ہوگی جب وہ آپ علیہ السلام کو مان لیں گے۔ ورنہ اللہ تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے اور اس کی وضاحت ایک جگہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمائی ہے وہ بڑی دل کو لگتی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت سے عید کے سامان تو پیدا فرما دیئے اللہ تعالیٰ نے، جو یُسر کے ساتھ کامیابیاں مقدر کی ہیں ان کے سامان تو ہو گئے اب جو ماننے والے ہیں ان کے لئے تو عید مبارک ہے۔ جو نہیں مانتے وہ محروم ہیں، اور پھر عید کے ساتھ فتح کی نوید سناتے ہوئے خدا تعالیٰ فرماتا ہے اَلْعِیْدُ الآخِرَ تَنَالُ مِنْہُ فَتْحًا عَظِیْمًا۔ یعنی ایک اور عید ہے جس میں تو ایک بڑی فتح پائے گا پس اللہ تعالیٰ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو فتوحات کی خوشخبریاں دے رہا ہے اور خوشخبریاں بھی عید کے ساتھ اور عید کے حوالے سے دے رہا ہے تو پھر کیوں نہ ہم اپنے غموں کو بھول کر زمانے کے امام کے ساتھ عظیم تر خوشیوں میں شامل ہوں۔ ہمارے یہ غم کی حالت، اس غم کی حالت میں خدا تعالیٰ کی خوشنودی کی خاطر نکلے ہوئے آنسو ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حضور تو بہتے ہیں لیکن دشمن پر اپنی کمزوری ظاہر نہیں کرتے۔ کوئی شکوہ اور شکایت نہیں کرتے۔ یقیناً یہ آنسو ہمیں فتوحات کے قریب تر کرنے کا باعث بنائیں گے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا کہ پاکستان میں احمدیوں پر زندگی تنگ سے تنگ تر کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ اور جو ظلم ان پر ہورہا ہے اور جس بہادری اور ثابت قدمی سے وہ اس کا مقابلہ کررہے ہیں۔ یقیناً تمام دنیا کے احمدیوں کو چاہئے اور یہ ان کا فرض ہے کہ ان کے لئے دعائیں کریں۔ تمام تر خوفوں کو سامنے دیکھنے کے باوجود جس جرأت سے وہ لوگ عید منارہے ہیں۔ اصل عید تو انہی کی ہے۔ شاید باہر کی دنیا کے ہر احمدی کو پتہ نہ ہو کہ دشمن کے جو خوفناک منصوبے ہیں جس کی ایک تازہ مثال مردان کی مسجد میں خودکش حملہ کرکے بڑی تباہی لانے کی کوشش تھی لیکن اللہ نے محفوظ رکھا۔ ان لوگوں کا مسجدوں میں آنا یقیناً ایک جرأت مندانہ کام ہے اور جان کی قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہنے کی یہ عہد کی ایک عملی شکل ہے۔ بہرحال مرد تو مسجد میں آتے ہیں لیکن عورتوں، بچوں کو اس خطرے کے پیشِ نظر مسجد میں آنے اور ایک جگہ جمع ہونے سے آج کل روکا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے مجھے بعض عورتوں کے بے چینی کے اظہار کے خط بھی آتے ہیں۔ یا شاید یہ شاید پہلا موقع ہے کہ جب پاکستان میں عورتوں، بچوں کو عید پڑھنے کے لئے ایک جگہ جمع ہونے سے کلیۃً منع کر دیا گیا ہے۔ دشمن کے ظالمانہ منصوبوں کی وجہ سے یہ قدم اٹھانا پڑا۔ اور جس کی وجہ سے جیسا کہ مَیں نے کہا بچوں اور عورتوں میں شدید بے چینی بھی پائی جاتی ہے۔ پس ان عورتوں اور بچوں کو میں کہتا ہوں کہ اگر دشمنوں کے منصوبوں کی وجہ سے تمہیں مسجد میں آنے سے روکا گیا ہے اور عید گاہ میں جا کر عید پڑھنے سے روکا گیا ہے تمہاری جانوں کی حفاظت کی خاطر منع کیا گیا ہے، کیونکہ ظاہری اسباب اور احتیاطی تقاضے پورے کرنا بھی عقلاً اور شرعاً ضروری ہے۔ اگر آپ لوگ مسجد اور عید گاہوں میں عید نہیں منا سکتے۔ تو اپنے گھروں کو آہ و بکا اور گریہ وزاری سے تو بھر سکتے ہیں پس اپنے گھروں کو آہ و بکا اور گریہ وزاری سے اس قدر بھر دیں کہ خدا تعالیٰ خود آپ کے دلوں کو تسلیاں دے کر کہے کہ میری بندیو! میرے بچو! اللہ تعالیٰ کا وعدہ کہ فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا یقیناً سچا ہے۔ پس یہ یُسر آئے گا اور یقیناً آئے گا۔ اور تمہاری تنگی اور گھٹاؤ کے دن یقیناً فراخی اور کامیابیوں میں بدل کر مسیح موعود کے ساتھ کئے گئے وعدوں کو سچا کر دکھائیں گے۔ پس تم اپنے خدا کے حضور جھکنے اور گڑگڑانے سے کبھی نہ تھکو۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا ایک الہام ہے کہ لڑکے کہتے ہیں ’عید کل تو نہیں پرسوں ہے‘۔ پس ہمیں دعا کرتے رہنا چاہئے کہ وہ حقیقی عید جس نے کل نہیں تو پرسوں تو آنا ہی آنا ہے۔ وہ ہماری زندگیوں میں آ جائے۔ ہماری کسی کمزوری کی وجہ سے وہ وعدے آگے نہ ٹل جائیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ خدا تعالیٰ نے اس جماعت کو غلبہ عطا فرمانا ہے جو فتح مبین ہوگی، کب ہوگی؟ یہ وہ بہتر جانتا ہے۔

حضور انور نے فرمایک کہ جرمنی جلسے پر ایک سیشن میں میرا جرمنوں سے بھی خطاب تھا جس میں جرمن غیر از جماعت، غیر مسلم آئے ہوئے تھے، تو مَیں نے انہیں کہا کہ تم میری بات کو ایک دیوانے کی بڑ سمجھو گے لیکن ہم اس یقین پر قائم ہیں کہ جو نظام اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ذریعے سے قائم فرمایا ہے اسی نے اب دنیا میں رائج ہونا ہے اور کوئی نہیں جو اس تقدیر کو بدل سکے۔ لیکن پیار اور محبت سے، نہ حکومتوں پر قبضہ کرکے، نہ دہشت گردی کرکے، نہ معصوموں کو قتل کرکے، نہ کسی کی اقتصادیات پر قبضہ کرکے، نہ کسی کی زمین پر قبضہ کرکے، نہ سیاسی جوڑ توڑ کرکے، غرض کہ خالص ہو کر دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم کرنی ہے۔ یہی ہمارا مقصود ہے اور یقیناً اللہ تعالیٰ اسے پورا کرے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اور جب دنیا میں خدا تعالیٰ کی حکومت قائم ہوگی تو وہی دن ہمارے لئے حقیقی عید کا دن ہوگا۔ احمدی اگر شہید ہو رہے ہیں، قربانیاں دے رہے ہیں، اپنے گھر بار چھوڑ کر گھر سے بے گھر ہو رہے ہیں تو اس عید کے استقبال کے لئے جو جماعت احمدیہ کا مقدر ہے۔ یہ راتیں جو بظاہر جماعت احمدیہ پر نظر آ رہی ہیں۔ یہ خدا تعالیٰ کی نظر میں قدر کی راتیں ہیں جو عید کی خوشیوں سے پہلے ہر رمضان میں بھی آتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوں اور فرستادوں کے زمانوں میں بھی آتی ہیں۔ (اس کی تفصیل میں اپنے خطبہ میں بھی بیان کر چکا ہوں۔) یہی راتیں ہیں جو قبولیت کا درجہ پا کر انقلاب پیدا کر دیتی ہیں اور ان کے بعد ایک عید نہیں بلکہ عیدوں کا ایک سلسلہ شروع ہو جاتا ہے۔ پس کیا ہوا اگر آج پاکستان میں یا بعض اور جگہوں پر جماعت عُسر کے دور سے گزر رہی ہے۔ یہ عُسر تو ہمیں یُسر اور فتوحات کے راستوں کی نشاندہی کر رہا ہے۔ پس اس سوچ کو سامنے رکھتے ہوئے صبر اور دعا سے اللہ تعالیٰ کی مدد، اس کی نصرت، اس کا لقا مانگتے چلے جانا ہمارا کام ہے۔ ہمارے پیاروں نے جو قربانیاں دی ہیں اور جن کی وجہ سے بظاہر گھروں میں ایک صدمے کی کیفیت ہے۔ اسی طرح عورتوں اور بچوں کو عید کی خوشیوں میں شامل نہ ہونے کا جو غم ہے اس صدمے اور غم کو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنالیں۔ یہ دعا کریں کہ ہمارا صبر اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہو کر خدا تعالیٰ کی نظر میں قابلِ قدر بن جائے۔ پھر دنیا دیکھے گی کہ قربانیوں اور شہیدوں کے خون کے رنگ لانے کا کیا مطلب ہے؟ آئیں آج ہم یہ دعا کریں کہ ہمارے صبر اور ہمارے حوصلے اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے والے بن جائیں گے۔ اس کے فضلوں کی بارش کے پہلے سے بڑھ کر برسنے کا باعث بن جائیں گے۔ اور خدا تعالیٰ ہمیں حقیقی عید کی خوشیاں جو خدا تعالیٰ کی نظر میں حقیقی عید ہے، عطا فرمائے۔

حضور نے فرمایا اس کے ساتھ ہی میں آپ سب آج عید کی مناسبت سے عید مبارک بھی دیتا ہوں۔ آپ جو میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ بھی اور جو دنیا میں، دنیائے احمدیت کے جہاں جہاں بھی احمدی خطبہ سن رہے ہیں یا نہیں بھی سن رہے سب کو بہت بہت عید مبارک ہو۔ اب ہم دعا کریں گے اور دعا میں شہدائے احمدیت کے درجات کی بلندی اور ان کے پسماندگان کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیک تمنائیں پوری فرمائے۔ ان سب کو حفاظت میں رکھے۔ پاکستان میں رہنے والے ہر احمدی کو اپنی حفاظت میں رکھے۔ ان کے غموں کو خوشیوں میں بدل دے۔ اسیرانِ راہِ مولیٰ ہیں ان کی رہائی کے سامان اللہ تعالیٰ فرمائے۔ مالی قربانیاں کرنے والوں کے اموال ونفوس میں بے انتہا برکت ڈالے۔ پاکستان میں آج کل افرادِ جماعت جو جماعت کی حفاظت کے لئے، جماعتی عمارات کی حفاظت کے لئے جو قربانی کر رہے ہیں، ان کے جان و مال کی حفاظت کے لئے بھی دعا کریں۔ پاکستان کے احمدیوں کے لئے خاص طور پر جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا اور دنیا کے احمدیوں کے لئے عموماً بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ اور ہم اپنے لئے سب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا خالص عبد بنالے۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے بعد ہاتھ اٹھا کر اجتماعی دعا کروائی۔ حضور انور کا یہ خطبہ بھی حسب معمول ایم ٹی اے کے مواصلاتی رابطوں کے ذریعہ تمام دنیا میں براہ راست نشر ہوا۔ اور اس طرح لاکھوں کروڑوں افراد اس اجتماعی دعا میں شامل ہوئے۔

گزشتہ سالوں میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ عید کے خطبہ کے بعد مسجد بیت الفتوح میں آنے والے تمام مردوں کو شرف مصافحہ عطا فرمایا کرتے تھے لیکن اس دفعہ حضور نے اپنے بازو میں شدید درد اور ڈاکٹری مشورہ کی بنا پر کہ مصافحہ نہ کیا جائے، احباب سے معذرت فرمائی۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کو صحت وعافیت والی فعال لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہم سب خلافت حقہ سے کامل اخلاص اور وفا اور محبت واطاعت کے تعلق میں مضبوط سے مضبوط تر ہوتے ہوئے شاہراہ غلبۂ اسلام پر آگے ہی آگے بڑھتے چلے جائیں۔ (آمین)

(مدیر)

ہر ایک قطرۂ خوں فصلِ گُل اگائے گا

ہر ایک قطرۂ خوں فصلِ گُل اگائے گا
یہ خون اب کے انوکھا ہی رنگ لائے گا
بنے گا باعثِ تزئینِ گلشنِ احمد
لہو شہیدوں کا یوں رائیگاں نہ جائے گا
یہ ہو گا قلبِ حزیں کے سکوں کا موجب بھی
کل اس پہ دیکھنا جب برگ و بار آئے گا
گھڑی وہ آئے گی اور بَغْتَۃً ہی آئے گی
خدا ہے کس کا وہ آ کر یہ خود بتائے گا
وہ وقت آتا ہے اے ظالمو! یہ مت بھولو
نمونہ ایک قیامت کا وہ دکھائے گا
وہ دھرتی چوس رہی ہے جو خونِ معصوماں
مٹے گا ظلم یا دھرتی خدا مٹائے گا
خدا کے گھر میں اگر دیر ہے اندھیر نہیں
منا لے خیر عدو، کب تلک منائے گا
اب اس کے آنے کی آہٹ سنائی دینے لگی
گھڑی وہ جس میں خدا فیصلہ سنائے گا
وہ جس نے عُسر میں بھی یُسر کا دیا مژدہ
غموں کے بعد وہ خوشیوں سے بھی ملائے گا

(مبارک احمد ظفر۔ لندن)

الفضل ڈائجسٹ

(مرتبہ : محمود احمد ملک)

اس کالم میں ان اخبارات و رسائل سے اہم و دلچسپ مضامین کا خلاصہ پیش کیا جاتا ہے جو دنیا کے کسی بھی حصہ میں جماعت احمدیہ یا ذیلی تنظیموں کے زیرانتظام شائع کئے جاتے ہیں۔
بذریعہ e-mail رابطہ قائم کرنے کے لئے پتہ یہ ہے:-

mahmud@tiscali.co.uk
mahmud.a.malik@gmail.com

حضرت ڈاکٹر عمرالدین صاحبؓ افریقی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 13/اکتوبر 2008ء میں مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب کے قلم سے ایک مضمون حضرت ڈاکٹر عمرالدین صاحبؓ افریقی آف گولیکی گجرات کے بارہ میں شامل اشاعت ہے۔آپ بسلسلہ ملازمت افریقہ میں متعین تھے جہاں آپ کو احمدیت کا پیغام پہنچا اور احمدیوں کے اخلاق و کردار کو دیکھ کر آپ نے احمدیت قبول کرلی۔

حضرت ڈاکٹر عمرالدین صاحب ولد مکرم محمد بخش صاحب قوم پسوال 28جولائی 1879ء میں پیدا ہوئے۔تعلیم حاصل کرنے کے بعد تقریباً1900ء میں ملازمت کے لیے افریقہ پہنچے۔ دعا کے نتیجہ میں دو خوابوں کے ذریعے راہنمائی حاصل ہوئی تو 30/جون 1905ء کو بذریعہ خط بیعت کرلی اور 1907ء میں قادیان حاضر ہوکر دستی بیعت و زیارت کا شرف پایا۔ آپ کو نیروبی (کینیا) میں بطور محاسب، سیکرٹری وصایا، سیکرٹری ضیافت، ممبر انتظامیہ کمیٹی اور پریذیڈنٹ مختلف شعبوں میں خدمت دین کی توفیق ملی۔

جب آپؓ دل میں حضرت مسیح موعودؑ کی زیارت کا شوق لئے افریقہ سے روانہ ہوئے تو نذرانہ کے طور پر چار شترمرغ کے انڈے بھی لے لئے۔ جب اپنے وطن گجرات پہنچے تو اپنے والد اور بھائی کو سلسلہ کا شدید مخالف پایا۔ پھر ان کی ہدایت کے لئے ہر نماز میں رو رو کر دعائیں شروع کیں تو والد اپنے چند دوستوں کے ہمراہ جلسہ سالانہ پر جانے کے لئے راضی ہوگئے۔

آپؓ بیان فرماتے ہیں کہ ہم 1907ء کے جلسہ سالانہ پر پہنچے۔ جہاں کئی لوگ ملاقات کے انتہائی منتظر تھے۔ دو سال سے میری دلی آرزو تھی کہ حضرت اقدس کی ملاقات کا موقعہ تنہائی میں میسر آئے جو بات بنتی نظر نہ آتی تھی۔ میں نے مسجد مبارک کے نیچے گلی میں کسی بھائی سے کہا کہ میں دُور دراز ملک سے آیا ہوں اور چاہتا ہوں کہ حضرت اقدس سے تنہائی میں ملاقات ہو جاوے آپ مجھے کوئی طریقہ بتادیں۔ انہوں نے فرمایا اس دروازہ میں ایک مائی بوڑھی حضرت اقدس کی خادمہ اکثر آتی جاتی ہے اس سے کہیں، ابھی یہ بات ہو رہی تھی کہ وہ خادمہ نظر آگئی۔ میں نے بھاگ کر اُن سے درخواست کی تو مائی صاحبہ نے نہایت شفقت اور خوشی سے کہا کہ ذرا ٹھہرو میں آتی ہوں۔ وہ جاتے ہی واپس آگئی اور خوشخبری سنائی کہ حضرت اقدس نے بلایا ہے۔ میں بھاگ کر اپنے والد صاحب اور دوسرے چند غیراحمدی دوستوں کو بلا کر لے آیا۔ جب حضرت اقدسؑ نے باہر آکر سلام کہا تو میرے والد حضورؑ کے قدموں پر گر پڑے۔ حضورؑ نے از راہ کرم اپنے دست مبارک سے ان کو سر اٹھا کر کہا کہ سجدہ کے لائق ذات باری ہی ہے۔ پھر اس عاجز نے شترمرغ کے چار انڈے بطور نذرانہ پیش کیے جو حضورؑ نے از راہ کرم منظور فرمائے اور نہایت شفقت اور محبت سے میرے افریقہ رہنے اور سفر وغیرہ کے حالات دریافت کیے اور میرا ہاتھ اپنے دست مبارک میں لے کر فرمایا کہ اس دنیا میں دل نہیں لگانا چاہئے اور یہ کہ اپنے آپ کو اس مسافر کی حیثیت میں سمجھنا چاہئے جیسے کوئی مسافر خانہ میں ٹکٹ لے کر گاڑی کا انتظار کر رہا ہو اور مجھے کثرت سے استغفار پڑھنے کی حضور نے تاکید فرمائی اور فرمایا کہ باقاعدگی سے خطوں میں دعا کے لیے لکھتا رہا کروں۔ پھر حضور نے میرے والد اور دو تین دوستوں کی بیعت لی اور ہمارے لیے دعا فرمائی۔ پھر مصافحہ سے سرفراز فرمایا اور اجازت دیدی۔ اسی دن حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تقریر سکول کے صحن میں سنی۔ ان کی عمر شاید 16 یا 17 سال کی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ کی زیرصدارت یہ تقریر تھی اور پُرلطف اور پُرتاثیر تقریر حقائق اور معارف کا خزانہ تھی۔ سامعین پر اس سحر بیانی کا گہرا اثر تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے اپنی خوشنودی کا اظہار بہت سے تعریفی الفاظ میں کیا۔

حضرت ڈاکٹر عمرالدین صاحبؓ نے اپنی ساری زندگی افریقہ ہی میں گزاری وہاں سے ریٹائر ہونے کے بعد واپس اپنے وطن آئے۔ آپ نے تین شادیاں کیں، ایک بیوی نے 1918ء میں وفات پائی۔ ایک بیوی محترمہ مبارکہ بیگم صاحبہ 7جون 1928ء کی شام بیٹی کی پیدائش کے بعد وفات پاگئیں۔

حضرت ڈاکٹر صاحبؓ نے 24/جولائی 1950ء کو بعمر 74 سال گجرات میں وفات پائی جہاں آپ ریٹائرمنٹ کے بعد مقیم تھے۔ آپ موصی تھے۔

محترم مولوی فضل کریم صاحب تبسم

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 15/اکتوبر 2008ء میں مکرم محمد احمد فہیم صاحب کے قلم سے محترم مولوی فضل کریم صاحب تبسم کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

مکرم مولوی فضل کریم صاحب تبسم کا تعلق راجوری (انڈیا کشمیر) سے تھا۔ آپ کو کئی سال تک سیرالیون میں بطور مربی سلسلہ خدمات بجا لانے کا موقع ملا جہاں Yellow Fever کا اٹیک ہوا جو ایک مچھر کے کاٹنے سے ہوتا ہے۔ کئی ماہ تک آپ ہسپتال میں زیرعلاج رہے۔ سارے جسم کے خون کو تبدیل کیا گیا جس سے صحت یاب تو ہوگئے۔ لیکن آپ کی قوت سماعت اس سے متاثر ہوگئی اسی طرح زبان میں بھی لکنت آگئی کہ بولتے وقت بات کی واضح سمجھ نہ آتی تھی اور بات کو بغور سننا پڑتا تھا۔ اس بیماری کے بعد زبانی دعوت الی اللہ تو نہیں کر سکتے تھے لیکن تادم آخر نظارت اشاعت میں خدمات کی توفیق پائی اور تحقیق و مسودات کی پروف ریڈنگ و حوالہ جات کی تلاش عمیق نظر اور تندہی سے کرتے۔

تحقیقی کام کی وجہ سے آپ کو حوالہ جات کی تخریج و تکمیل و تلاش میں ملکہ تھا۔ کوئی حوالہ دریافت کیا جاتا تو چند لمحوں میں بتا دیتے کہ فلاں کتاب دیکھ لو۔ دوران کام پوری توجہ سے کام میں مشغول رہتے لیکن جب تھک جاتے تو تفریح کے طور پر کوئی مزاحیہ یا سبق آموز شعر یا فقرہ لکھ کر کاغذ اپنے ساتھ والے کے آگے رکھ دیتے۔

آپ مضبوط کسرتی جسم کے مالک تھے۔ جامعہ کے دَور میں کبڈی کے اچھے کھلاڑی رہے۔ زیادہ تر پیدل یا سائیکل پر ہی چلتے پھرتے نظر آتے۔ ایک دفعہ سیرالیون کا واقعہ سنایا جب دو چوروں نے چندے کی رقم کا تھیلا آپ کے ہاتھ سے چھیننا چاہا تو آپ نے ڈٹ کر ان کا مقابلہ کیا اور اُن کو بھاگنا پڑا۔

آپ کا زیادہ تر وقت مسجد میں ہی گزرتا۔ بعض اوقات مسجد میں ہی سو جاتے۔ ایک مرتبہ بتایا کہ میں پنجاب کے کسی گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے گیا۔ رات مسجد میں ٹھہرا۔ سخت بھوک کی حالت تھی لیکن کسی نے کھانے کو نہ پوچھا۔ اسی حالت میں لیٹ گیا۔ تھوڑی دیر گزری کہ دروازہ کھٹکا۔ ایک آدمی ہاتھ میں ٹرے لئے کھڑا تھا جس میں تازہ روٹیاں اور گرم گرم گوشت کا سالن تھا، میں نے کھایا اور خدا کا شکر ادا کیا۔ برتن ایک طرف رکھ دیئے لیکن پھر وہ آدمی نظر نہیں آیا اور نہ ہی برتن لینے آیا۔ تو اس طرح خدا تعالیٰ کی طرف سے آپ کی مہمان نوازی کا سامان پیدا ہوگیا۔

آپ کی طبیعت میں سادگی تھی۔ ویسے بھی اہل و عیال سے محروم تھے۔ اس لئے زیادہ وقت باہر ہی گزار دیتے۔ کئی دفعہ بتایا کہ تہجد کے نوافل کے لئے آنکھ کھلی نفل پڑھے اور منہ اندھیرے ہی خیال آیا کہ بہشتی مقبرہ دعا کے لئے چلتے ہیں اسی وقت چل دیئے۔ کئی مرتبہ فضل عمر ہسپتال میں ملاقات ہوئی کہ کبھی کسی مریض کا حال پوچھتے کبھی کسی کارکن سے کھڑے حال احوال پوچھ رہے ہوتے اور کبھی کسی دکاندار سے خیر خیریت پوچھ رہے ہوتے۔ دوسروں کا غم بٹاتے تھے۔ بے غرض طبیعت تھی۔ کبھی روپیہ پیسہ نہ جمع کیا اور نہ لالچ آیا۔ جتنا پاس ہوا خرچ لیا۔ درویشانہ زندگی گزاری۔ کوارٹر کے ہوتے ہوئے بھی لگتا تھا کہ آپ کا کوئی ٹھکانہ نہیں۔

وفات سے ایک دو سال قبل دل کے مریض بن گئے تھے۔ پھر بھی باوجود طبیعت کے خراب ہونے کے حوصلہ بلند رکھتے۔ ایک دفعہ کہنے لگے کہ ''ڈاکٹروں کی سمجھ نہیں آتی ساتھ کہتے ہیں خون کم ہے اور بلڈ پریشر چیک کرتے ہیں تو کہتے ہیں زیادہ ہے'' اور پھر خوب ہنسے۔

یہ سادہ دل بزرگ 18 مئی 2007ء کو اس دارفانی سے رخصت ہوئے۔

محترم مولوی نذیر احمد صاحب راجوروی

روزنامہ ''الفضل'' ربوہ 20 نومبر 2008ء میں مکرم فضل احمد شاہد صاحب کے قلم سے لاہور کے ایک مخلص خادم سلسلہ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب راجوروی کا ذکرخیر شامل اشاعت ہے۔

محترم مولوی نذیر احمد صاحب جنوری 1930ء میں کشمیر کے گاؤں چارکوٹ ضلع راجوری میں محترم دیوان علی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ گاؤں میں آٹھویں تک تعلیم کا انتظام تھا، چنانچہ مزید سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ لیکن 1943ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوگئے۔ قیام پاکستان کے نتیجہ میں جہلم ہجرت کرنی پڑی۔ کچھ عرصہ جامعہ احمدیہ احمدنگر میں پڑھے لیکن گھریلو حالات کی وجہ سے تعلیم ادھوری چھوڑ کر اورینٹل کالج لاہور میں داخلہ لے لیا۔ ستمبر 1952ء میں جماعت احمدیہ لاہور کے دفتر میں بطور کلرک ملازم ہوگئے۔ اسی دوران 1954ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کیا اور 1955ء میں میٹرک کا امتحان پاس کیا۔ 1952ء میں ہی شادی ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے دو بیٹے اور نو بیٹیاں عطا فرمائیں۔

دارالذکر لاہور کی تعمیر کے بعد آپ 1973ء میں اس دفتر کے ناظم مقرر ہوئے اور خدمت کا یہ سلسلہ 2006ء تک جاری رہا۔ آپ کو دیگر کئی جماعتی خدمات کا موقع بھی ملا اور ضلع لاہور کی عاملہ میں سیکرٹری رشتہ ناطہ بھی رہے۔ 1960ء میں مغلپورہ میں رہائش اختیار کی تو قائد مجلس خدام الاحمدیہ مقرر ہوئے اور 1966ء تک یہ خدمت سرانجام دی۔ لمبا عرصہ مغلپورہ جماعت کے جنرل سیکرٹری اور 1984ء سے 2006ء تک صدر رہے۔ کافی لمبا عرصہ ناظم اعلیٰ انصاراللہ کے طور پر بھی خدمت کی۔

قریباً 2000ء میں دل کی تکلیف ہوئی لیکن آپ کی جماعتی مصروفیات میں زیادہ کمی نہ آئی۔ بیماری میں عبادات کی طرف توجہ رہی۔ خلافت اور مراکز احمدیت سے گہرا لگاؤ تھا۔ کئی سال مجلس شوریٰ میں مغلپورہ کی نمائندگی کی۔ حقوق العباد کے پہلوؤں میں بھی پورا اترنے کی خوب کوشش کرتے۔ بہت خندہ پیشانی سے ملتے۔ خدمت خلق کے کاموں سے بہت دلچسپی تھی۔ کئی غیراحمدیوں کی بھی آپ نے سفارشیں کیں۔ اگرچہ خود ایک تاریخ تھے لیکن اگر کبھی اُن کی خدمات کا ذکر چھیڑا جائے تو بڑی انکساری سے جواب دیتے اور ذاتی خوبیوں کو مخفی رکھتے۔

6 مئی 2008ء کو آپ نے وفات پائی اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن ہوئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے از راہ شفقت نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

ماہنامہ ''مصباح'' ربوہ نومبر 2008ء میں مکرم مبارک احمد عابد صاحب کی نظم شائع ہوئی ہے جو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پوتے عزیزم سعد شریف احمد ابن صاحبزادہ مرزا وقاص احمد صاحب کی پیدائش پر ہدیۂ تہنیت پیش کرتے ہوئے کہی گئی ہے۔ اس نظم سے انتخاب ذیل میں پیش ہے:

وہ ابرِ بہار آیا ہے مسرور ہوا دل
ایک عالمِ صد کیف و مسرت ہے چمن میں
یوں شاخِ نسب تیری ثمردار ہوئی ہے
اک غنچۂ نوخیز کھلا سرو و سمن میں
صد سالہ خلافت کا ہوا جشن بھی دوچند
تبریک کے نقارے بجے کوہ و دمن میں
یہ اخترِ نَو دنیا میں تابندہ ہو یا ربّ
اور اس کا مقدر سدا رخشندہ ہو یا ربّ

Muslim Television Ahmadiyya
Weekly Programme Guide
15th October 2010 – 21st October 2010

Please Note that programme and timings may change without prior notice. All times are given in Greenwich Mean Time.
For more information please phone on +44 20 8875 4272 or +44 20 8875 4273

Friday 15th October 2010

00:00 MTA World News & Khabranama
00:40 Tilawat
00:55 Insight & Science and Medicine Review
01:30 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th March 1995.
02:30 Historic Facts
03:00 MTA World News & Khabranama
03:40 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:20 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1994.
05:20 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Historic Facts
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:35 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:35 Siraiki Service
09:25 Reply to Allegations: an Urdu programme with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra), replying to allegations made against the Jama'at, rec. on 18th May 1994.
10:15 Indonesian Service
11:10 Seerat Sahaba Rasool
12:00 Live Friday sermon
13:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
13:30 Zinda Log
14:00 Bengali Service
15:00 Real Talk
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Friday Sermon [R]
17:20 Lajna Imaillah Germany Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 11th June 2006.
18:05 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Friday Sermon [R]
21:45 Insight & Science and Medicine Review
22:30 MTA Variety
23:00 Reply to Allegations [R]

Saturday 16th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:30 Tilawat
00:45 International Jama'at News
01:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 14th March 1995.
02:20 MTA World News & Khabarnama
02:50 Friday Sermon: rec. on 15th October 2010.
03:55 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:25 Rah-e-Huda
06:05 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:40 Huzoor's Jalsa Salana Address
08:40 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra) and Urdu speaking guests. Recoded on 10th February 1984.
09:25 Yassarnal Qur'an
09:45 Friday Sermon [R]
10:55 Indonesian Service
12:00 Tilawat
12:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:50 Live Intikhab-e-Sukhan: poem request programme.
13:55 Bangla Shomprochar
14:55 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Live Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:15 Yassarnal Qur'an
18:35 Arabic Service
20:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10 Rah-e-Huda [R]
23:40 Friday Sermon [R]

Sunday 17th October 2010

00:55 MTA World News & Khabarnama
01:30 Tilawat
01:40 Liqa Ma'al Arab: rec. on 15th March 1995.
02:45 Khabarnama: daily news in Urdu.
03:05 Friday Sermon: rec. on 15th October 2010.
04:15 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:55 Faith Matters
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:20 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
07:30 Zinda Log
07:50 Faith Matters
08:55 Huzoor's Jalsa Salana Address
10:00 Indonesian Service
11:05 Spanish Service: Spanish translation of Friday sermon. Recorded on 31st August 2007.
12:00 Tilawat
12:10 Dars-e-Hadith
12:20 Yassarnal Qur'an
12:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:55 Bengali Service
13:55 Friday Sermon [R]
15:00 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
16:05 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:25 Faith Matters [R]
17:30 Yassarnal Qur'an [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:35 Food for Thought
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:15 Friday Sermon [R]
23:25 Ashab-e-Ahmad

Monday 18th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Yassarnal Qur'an
01:00 International Jama'at News
01:35 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
01:55 Liqa Ma'al Arab: a regular sitting of Arabic speaking friends with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 18th March 1995.
03:00 MTA World News & Khabarnama
03:35 Friday Sermon: rec. on 15th October 2010.
04:45 Question and Answer Session with Hadhrat Mirza Tahir Ahmad, Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 6th May 1984.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:30 International Jama'at News
07:10 Zinda Log
07:40 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:45 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1998.
09:45 Indonesian Service: Indonesian translation of the Friday sermon delivered on 2nd October 2010.
10:45 MTA Variety: Masjid Mubarak in Qadian.
11:30 Tilawat
11:40 International Jama'at News
12:20 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:00 Bangla Shomprochar
14:00 Friday Sermon: rec. on 2nd October 2009.
15:05 MTA Variety [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:20 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st March 1995.
20:35 International Jama'at News
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:10 MTA Variety [R]
22:50 Friday Sermon [R]

Tuesday 19th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat
00:45 Insight & Science and Medicine Review
01:20 Liqa Ma'al Arab: rec. on 21st March 1995.
02:25 MTA World News & Khabarnama
02:55 Rencontre Avec Les Francophones: French mulaqat with Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 7th December 1998.
03:50 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:35 Huzoor's Jalsa Salana Address
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Science and Medicine Review & Insight
07:05 Zinda Log
07:30 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.
08:40 The Meaning of Life
09:10 Question and Answer Session: recorded on 11th May 1984
10:00 Indonesian Service
11:00 Sindhi Service: Sindhi translation of the Friday sermon delivered on 4th December 2009.
12:00 Tilawat
12:15 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
12:40 Science and Medicine Review & Insight
13:15 Bangla Shomprochar
14:15 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 14th September 2003.
15:00 Historic Facts
15:30 Yassarnal Qur'an
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:15 Rah-e-Huda
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
19:30 Arabic Service: Arabic translation of Friday sermon delivered on 15th October 2010.
20:35 Science and Medicine Review & Insight
21:10 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor. [R]
22:30 Majlis Ansarullah UK Ijtema [R]
23:05 Real Talk

Wednesday 20th October 2010

00:00 MTA World News & Khabarnama
00:35 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
01:00 Liqa Ma'al Arab
02:00 Learning Arabic: lesson no. 22.
02:45 MTA World News & Khabarnama
03:15 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
04:00 Question and Answer Session: recorded on 11th May 1984.
04:50 The Meaning of Life
05:25 Majlis Ansarullah UK Ijtema: concluding address delivered by Huzoor on 14th September 2003.
06:00 Tilawat & Dars-e-Hadith
06:35 Art Class: with Wayne Clements.
07:05 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
07:40 MTA Variety
08:50 Question and Answer Session: recorded on 13th May 1984.
10:00 Indonesian Service
11:00 Swahili Service
12:15 Tilawat
12:25 Zinda Log
12:45 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 2nd May 1986.
13:45 Bangla Shomprochar
14:45 Rah-e-Huda
16:15 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:45 Faith Matters
18:00 MTA World News
18:15 Arabic Service
19:25 Real Talk
20:05 Dars-e-Hadith
20:35 MTA Variety [R]
21:45 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
22:35 From the Archives [R]
23:35 MTA World News & Khabarnama

Thursday 21st October 2010

00:10 Tilawat & Dars-e-Hadith
00:40 Liqa Ma'al Arab
01:50 MTA World News & Khabarnama
02:20 MTA Variety
03:20 Zinda Log: a documentary about the Martyrs of Ahmadiyyat.
03:45 From the Archives: Friday sermon delivered by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra) on 2nd May 1986.
04:40 Art Class: with Wayne Clements.
05:10 Huzoor's Jalsa Salana Address [R]
06:00 Tilawat & Dars-e-Malfoozat
06:30 Masih Hindustan Main: a discussion on the book by the Promised Messiah (as): 'Masih Hindustan Main'.
07:10 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
08:05 Faith Matters
09:10 English Mulaqat: question and answer session with Huzoor and English speaking guests, recorded on 15th May 1994.
10:30 Indonesian Service
11:30 Pushto Service
12:10 Tilawat
12:40 Zinda Log: a programme about the martyrs of Ahmadiyyat.
13:10 Bengali Service: Bengali translation of the Friday sermon, rec. on 15th October 2010.
14:15 Tarjamatul Qur'an class: an in-depth explanation of Qur'anic verses, by Hadhrat Khalifatul Masih IV (ra). Recorded on 8th December 1994.
15:20 Masih Hindustan Main [R]
16:00 Khabarnama: daily news in Urdu.
16:30 Dars-e-Malfoozat
16:45 English Mulaqat [R]
18:00 MTA World News
18:30 Arabic Service
20:30 Faith Matters [R]
21:40 Tarjamatul Qur'an class [R]
22:45 Gulshan-e-Waqfe Nau class with Huzoor.

Please note MTA2 will be showing French service & German service at 16:00 & 17:00 (GMT).

Al Fazl International Weekly, London

TAHIR HOUSE - 22 DEER PARK ROAD, LONDON SW19 3TL (U.K.)

ISSN: 1352 9587
Tel: (020) 8544 7603
Fax: (020) 8544 7611
Email:alfazlint@alislam.org

Vol 17 — Friday 08 October, 2010 — Issue No. 41

آیت قرآنی فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِیُسْرًا کے حوالہ سے ہرتنگی کے بعد کامیابیوں کی عظیم الشان نوید کا تذکرہ

ہرتنگی کے بعد جو کامیابی مقدر ہونے کا وعدہ دو مرتبہ فرمایا ہے وہ اس لئے ہے کہ جو نظارے دورِاول والوں نے دیکھے تھے وہ آپ کی نشأۃِ ثانیہ میں بھی ظاہر ہوں گے۔
نام نہاد مولوی چاہیں یا نہ چاہیں، اسلام کی سرسبزی کا دور مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ اور آپ کی جماعت کے ساتھ مقدر ہے۔

ہر احمدی پاکستان میں اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر پھر رہا ہے اور جانتا ہے کہ اگر میری جان جائے گی تو ایک عظیم مقصد کے لئے جائے گی۔

گو ہمارے شہداء نے بہت بڑی قربانی دی ہے لیکن اس قربانی کے پیچھے جس عظیم انقلاب کی تاریں ہل رہی ہیں وہ آج کے دن ہمیں اس طرف متوجہ کر رہی ہیں کہ حقیقی عید تو اس دن آئے گی جب ان قربانیوں کے صدقے دنیا اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرے گی۔ جب دنیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہوگی۔

آئندہ جب احمدیت اور حقیقی اسلام کی فتح کی خوشی منائی جائے گی یا فتح کی خوشی میں عید منائی جائے گی تو شہدائے احمدیت کو تاریخ ہمیشہ یاد رکھے گی۔

عُسر کا عارضی دور یُسر کے وسیع دور میں تبدیل ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

(دنیا بھر کے احمدیوں کو عید مبارک کا پیغام۔ پاکستان اور بعض دیگر ممالک کے احمدیوں کے لئے جو عُسر کے دور سے گزر رہے ہیں خصوصی دعاؤں کی تحریک)

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ عیدالفطر

(لندن 11/ستمبر 2010ء): سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز عیدالفطر مسجد بیت الفتوح لندن میں پڑھائی جہاں ہزاروں کی تعداد میں احباب وخواتین جمع تھے۔ برطانیہ میں احمدی احباب کا عیدالفطر کے لئے یہ سب سے بڑا اجتماع تھا۔ بہت سے احمدی لندن کے علاوہ دور دراز کے مقامات سے بھی حضور انور کی اقتداء میں عیدالفطر کی ادائیگی کے لئے آئے ہوئے تھے۔ نماز عید کے بعد حضور ایدہ اللہ نے خطبہ عید ارشاد فرمایا۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے سورۃ الم نشرح کی آیات فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِیُسْرًا کی تلاوت کی اور فرمایا کہ یہ سورۃ مکّہ میں نازل ہوئی تھی اور مکہ میں آنحضرت ﷺ کے تیرہ سال جن سختیوں، زیادتیوں اور ظلموں کو برداشت کرتے ہوئے گزرے اس سے ہم سب واقف ہیں۔ غریب صحابہ پر جو ظلم ہوتے، انہیں دیکھ کر آنحضرت ﷺ ہمیشہ صبر کی تلقین کرتے اور ان کے لئے دعا کرتے۔ حضور نے اس ضمن میں خصوصیت سے حضرت یاسر رضی اللہ عنہ اور ان کے اہل خانہ کو دی گئی اذیتوں کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ ان حالات میں یہ خوشخبری دی جارہی تھی کہ ہرتنگی کے بعد ایک بہت بڑی کامیابی مقدر ہے، اور یقیناً ہرتنگی کے بعد ایک اور کامیابی مقدر ہے۔ یہ تنگیاں تو ہیں، یہ جانوں کی قربانیاں تو ہیں، یہ ظلموں کے خوفناک حالات تو ہیں لیکن اس ایک ایک ظلم کے پیچھے کامیابیوں کا ایک سلسلہ شروع ہونے والا ہے۔ اور پھر ایک دنیا نے دیکھا کہ وہی کمزور و مظلوم نہ صرف تمام عرب پر چھا گئے بلکہ عرب سے باہر نکل کر بڑی بڑی حکومتوں کو آنحضرت ﷺ کی غلامی میں لا ڈالا اور صدیوں مسلمان دنیا میں ایک طاقت بن کر رہے۔

حضور نے فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میری امت پر ایک اندھیرا زمانہ آئے گا جس میں وہ جاہ و حشمت اور ساکھ نہیں رہے گی جو ایک دفعہ قائم ہو چکی تھی۔ آج ہم دیکھتے ہیں کہ کس سچائی سے یہ پیشگوئی بھی پوری ہوئی۔ باوجود اس کے کہ اسلامی حکومتیں تو ہیں لیکن اپنا امتیاز اور اپنی ساکھ گنوا بیٹھے ہیں۔ ہمارے اپنے وسائل غیروں کے تصرف میں ہیں۔ تیل نکالنا ہو یا کسی دولت سے فائدہ اٹھانا ہو جب تک ہم غیروں کی طرف نہ دیکھیں، ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ یہ تو ہے دنیاوی حالت اور دین کا یہ حال ہے کہ نام نہاد علماء نے دین کو بگاڑ کر اس میں بدعات پیدا کر دی ہیں۔ آج کا اسلام وہ اسلام نہیں رہا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلام تھا۔ وہ اسلام جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لے کر آئے تھے اور وہ اسلام جو آج کل کے نام نہاد علماء پیش کر رہے ہیں اس میں مشرقین کی دوری ہے۔ جذبہ ایمان کے اظہار بےشک کئے جاتے ہیں، لیکن عمل اس سے کوسوں دور ہیں۔ جہاد کے نام کی غلط تشریح کر کے اسلام کو بدنام کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ نام نہاد جہاد کے ہتھیاروں کے لئے پھر مسلمان غیر مسلموں کے محتاج ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بات کو بیان کرتے ہوئے ایک جگہ فرمایا ہے کہ اگر خدا تعالیٰ نے اس زمانے میں ہتھیاروں کے جہاد یا جنگوں کی اجازت دی ہوتی تو مسلمانوں کو ہتھیاروں کے معاملے میں غیروں کا محتاج نہ کرتا۔ اس لئے دین کے نام پر ہتھیار اگر اٹھاؤ گے تو ہزیمت اٹھاؤ گے۔ اور پھر یہی نہیں بلکہ اسلام کے نام پر جہاد کا اس قدر غلط استعمال کیا جا رہا ہے جس سے ظلم و بربریت کی داستانیں رقم ہو رہی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ اسلام وہ خوبصورت مذہب ہے جس کو دفاعی جنگ کی اجازت بھی اس لئے ملی تھی کہ اگر اب کفار کے ہاتھ کو نہ روکا تو نہ کوئی گرجا سلامت رہے گا، نہ یہودیوں کی عبادتگاہیں سلامت رہیں گی، نہ کوئی اور معبد سلامت رہے گا، نہ مساجد سلامت رہیں گی۔ لیکن یہ جہادی، ایسے جہادی ہیں جو خدا کے نام پر خدا کے گھروں میں ظلم و بربریت کی داستانیں رقم کر رہے ہیں۔ کلمہ گوؤں کو بلا امتیاز قتل کرتے چلے جا رہے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا تھا کہ باقاعدہ جنگ کی صورت میں بھی کسی بوڑھے کو قتل نہیں کرنا، کسی عورت کو قتل نہیں کرنا، کسی بچے کو قتل نہیں کرنا۔ پادریوں، راہبوں کو جو اپنی عبادتگاہوں میں مصروف ہیں اور اس کی تلقین کرتے ہیں، انہیں کچھ نہیں کہنا۔ قومی دولت درختوں وغیرہ کو برباد نہیں کرنا۔ لیکن آج کے جہادی تو ہم قوموں اور کلمہ پڑھنے والوں کے ساتھ وہ بہیمانہ اور ظالمانہ سلوک کرتے ہیں اور پھر خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر کہ جس کو دیکھ کر اور سن کر بھی رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یقیناً اس بات پر اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی مول لے کر اس کی پکڑ میں آئیں گے اور آرہے ہیں۔ حضور نے فرمایا کہ احمدیوں پر ظلموں کو روا رکھنے میں نہ صرف علماء بلکہ بعض حکومتیں بھی اس جرم میں ملوث ہیں اور ظالموں کی پشت پناہی کرتی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ وہ مکّی دور عسر کا تھا جس کے بعد اللہ تعالیٰ نے یسر کے حالات پیدا کئے۔ اور پھر ایک زمانہ کے بعد عسر کا دور دوبارہ آیا جس کے بعد پھر اللہ تعالیٰ نے یُسر کی پیشگوئی فرمائی ہے۔ اور وہ یُسر کا دور دینی ترقی کے لحاظ سے مسیح موعود کی بعثت کے بعد شروع ہونا تھا اور ہو گیا ہے۔ لیکن جو مسیح موعود کو نہ ماننے والے ہیں وہ ابھی بھی اندھیروں میں بھٹکنے والے ہیں اور مسیح موعود کے ماننے والوں پر تنگی وارد کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس سے بڑا اَور اُمّت کے لئے کیا المیہ ہوگا کہ جن اندھیروں سے نکالنے اور مسلمانوں کی ساکھ دوبارہ قائم کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مسیح موعود کو بھیجا، مسلمان اس مسیح موعود کی جماعت پر ہی ظلم کر کے اپنے عُسر کی حالت کو لمبا کرتے چلے جا رہے ہیں۔ مخالفینِ احمدیت تو یہ سمجھتے ہیں کہ تنگیاں وہ احمدیوں پر وارد کر رہے ہیں۔ احمدیوں پر تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق ہرتنگی کے بعد کامیابیوں کے دروازے کھولتا چلا جا رہا ہے۔ ہر مخالفت اور ظلم اور بربریت جو مخالفین اپنے زعم میں احمدیت ختم کرنے کے لئے کرتے ہیں۔ ایسی ہر مخالفت کے بعد جماعت ترقی کی ایک اور سیڑھی پر قدم رکھتی ہے اور مخالفین پر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اپنی ناراضگی کا ضرور اظہار فرماتا ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ پھر بھی لوگوں کو سمجھ نہیں آتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہمارے مخالف علماء کے حال پر رحم فرمائے کہ وہ جو کارروائی کر رہے ہیں وہ دین کے لئے اچھا نہیں بلکہ خطرناک ہے۔ وہ زمانہ ان کو بھول گیا جب وہ منبروں پر چڑھ چڑھ کر تیرھویں صدی کی مذمت کرتے تھے کہ اس صدی میں اسلام کو سخت نقصان پہنچا ہے اور آیت فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ یُسْرًا۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِیُسْرًا۔ پڑھ کر اس سے استدلال کیا کرتے تھے کہ اس عُسر کے مقابلے پر چودھویں صدی یُسر کی آئے گی لیکن جب انتظار کرتے کرتے چودھویں صدی آ گئی اور عین صدی کے سر پر خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک شخص بدعوی مسیح موعود پیدا ہو گیا اور نشان ظاہر ہوئے اور زمین و آسمان نے گواہی دی تو اول المنکرین یہی علماء ہو گئے۔ پس علماء کا طریق اور رویہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے شروع ہو کر اب تک یہی ہے۔ اب تو یہ بھی کہنے لگ گئے ہیں کہ کسی مسیح موعود کے آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اور ہم یعنی یہ نام نہاد علماء ہی کافی ہیں۔

حضور نے فرمایا کہ جن کو خدا تعالیٰ رہنما بنائے اصل رہنما وہی ہوتے ہیں نہ کہ خود ساختہ رہنما۔

حضور نے ان نام نہاد علماء کی عقل اور سوچ کی مثال دیتے ہوئے فرمایا کہ ایک بڑے سکالر کہلانے والے جو ڈاکٹر کہلاتے ہیں، وفاقی وزیر بھی ہیں پاکستان کے، اور اسلامی نظریاتی کونسل کے ممبر بھی رہے ہیں، ان کے بارے

باقی صفحہ نمبر 12 پر ملاحظہ فرمائیں